ملنے کا پتہ: حضرت تاج العلماء سراج العرفا مولینا مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری مارکاں کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ۔

بحمدہٖ تعالیٰ

سنی مسلمانوں کی دینی بھلائی، سچی خیر خواہی اور ہدایت کے لئے ہندوستان کے پچاسی اکابر علماء اہل سنّت مُفتیان شریعت و پیران طریقت کثرہم اللہ تعالیٰ و نصرہم کے یہ نفیس و مبارک فتاوے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان میں عظیم و جلیل سندوں اور قاہر دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ احمد یوسف فارسی امام ذکریا مسجد بمبئی اپنے افعال خبیثہ و اقوال کفریہ کی بنا پر کافر و مرتد ہو گیا۔ اب اُس کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوگی۔ اُس کو علانیہ توبہ اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم بجز اس کے اُس کی امامت حرام اور اُس سے میل جول حرام، سلام کلام حرام، اُس کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی برتاؤ کرنا حرام اشد حرام

مسمّٰی بنام تاریخی

سلّ الصّوارم الصّمدیّۃ

۵۹ علیٰ ۱۳ھ

حلیف شیاطین النّجدیّۃ

له ا سے علیکم اکمد قال تعالیٰ اذا انطلق الا انطلق فشتّتہم
۱ سے ۱ ایک سے ابر ۱ ۱ ھ صفر ۱۲

اس مبارک رسالہ میں حضرات علماء کرام (۱) مبارکپور (۲) بھیروں گڈھ ریاست گوالیار (۳) سنبھل (۴) آگرہ (۵) حیدرآباد دکن (۶) مرادآباد (۷) ریاست پٹیالہ (۸) شہر جابدانی ہگلی (۹) گیا (۱۰) پیلی بھیت (۱۱) دادون علی گڈھ (۱۲) بریلی (۱۳) کلکتہ (۱۴) بدایوں (۱۵) بمبئی (۱۶) بنگلور (۱۷) علی پور (۱۸) سیالکوٹ (۱۹) مارہرہ مطہرہ کے واجب العمل فتاوے ہیں

ارکین انجمن تبلیغ صداقت بمبئی نے سلطانی پریس بمبئی میں چھپوا کر دفتر انجمن واقع رحمت منزل کامیکر اسٹریٹ چھٹا محلہ بمبئی ۳ سے شائع کیا

قیمت ۴ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

پیارے سُنّی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد للہ تعالیٰ ہم آج آپ کی خدمات میں اُن تمام فتووں کو یکجا کتابی صورت میں پیش کر رہے ہیں جو زکریا مسجد کے نجدی العقیدہ امام..... احمد یوسف فارسی کے متعلق ہندوستان کے ۸۵ جلیل القدر اکابر علمائے کرام و مفتیان عظام نے صادر فرمائے۔

حضرات! آپ کو زکریا مسجد کے امام۔ احمد یوسف فارسی کی نجدیت کا حال اچھی طرح معلوم ہوگیا؟ اور جن صاحبان کو اُن واقعات وحالات کا علم نہ ہو وہ ہمارا اشتہار "دشمنان اسلام کی آمد پر ممبئی میں ایک فتنۂ عظیم" مطالعہ کریں (جو اس رسالہ کے ساتھ بھی شائع کیا جاتا ہے)

حضرات! ہمارے اس اشتہار کی اشاعت کے بعد احمد یوسف فارسی (امام زکریا مسجد) نے اس معاملہ کو انھوں اپنی مرضی سے ممبئی کی جمعیت العلماء میں پیش کیا اور جمعیت کو اپنا حکم و منصف قرار دے کر جمعیت سے فیصلہ چاہا اور اس کے ہر فیصلہ کو تسلیم کرنے کا تحریری اقرار کیا اور صاف لکھدیا کہ جمعیت جو فیصلہ کرے گی۔ مجھے منظور ہوگا۔ جمعیۃ العلماء کے کئی اجلاس ہوئے۔ بعد تحقیقات جمعیت نے احمد فارسی کو مجرم قرار دیدیا۔ اور اس کو توبہ مجمع شرعیہ کا حکم سنایا۔ لیکن افسوس احمد فارسی شراب نجدیت سے بالکل ہی مدہوش ہوچکا تھا پھر کڑوا کریلا اس پر نیم چڑھا کہ دین کے ڈاکو راہ مارنیوالے رہزن مل گئے۔ مولوی........ منشی اپنا رنگ جما گئے مگر پھر بھی جمعیت العلماء کے صدر محترم اور اُن کے بھائی شمس حکمت جناب مولوی حکیم شمس الاسلام صاحب دھلوی نے انتہائی کوشش کی کہ کسی طرح یہ قضیہ بصورت احسن ختم ہوجائے۔ اسی لئے اُن حضرات سے

(باوجودیکہ خود منصف تھے) جمعیت کا ایک وفد لے کر احمد یوسف کے پاس گئے اور اُس کو سمجھایا۔ اُس بدعہد نے اُن حضرات سے پھر وعدہ کیا کہ میں کل بروز جمعہ برسرِ منبر توبہ علانیہ کردوں گا۔ لیکن اس مغرور نے پھر بھی توبہ نہ کی۔ سچ ہے "تکبر عزازیل را خوار کرد۔ بزندانِ لعنت گرفتار کرد"۔ اس طرح احمد یوسف فارسی نے وعدہ واقرار کے خلاف اپنے بنائے ہوئے حکم اور عدالت سے غداری کی۔ اُس سے غداری۔ وعدہ خلافی۔ دھوکہ بازی کی۔ کیا شکایت جبکہ وہ اپنے دین وایمان واسلام سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ اس کے بعد جمعیۃ العلماء نے اپنا فتویٰ وفیصلہ بصورت اشتہار شائع کردیا جمعیت کے فیصلہ کی اشاعت کے بعد منشی ۔۔۔ نذیر احمد خجندی میرٹھی کے بڑھاپے کی مرجھائی ہوئی رگوں میں احمد یوسف کی حمایت کا خون جوش کھانے لگا اور خجندیت مآب نے ایک صفحہ اشتہار کا جمعیت کے خلاف سیاہ کر ڈالا اور اپنے نامۂ اعمال میں ایک عمل کا اضافہ کرلیا۔ چونکہ خجندی صاحب نے محض ذاتیات وریکیک تاویلات سے کام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہا تھا اس لئے جناب حکمت مآب مولوی حکیم شمس الاسلام صاحب دہلوی سکریٹری جمعیۃ العلماء نے خجندی کا رد شائع کردیا حکیم صاحب موصوف کے جواب کے بعد خجندی نے پھر ایک اشتہار شائع کیا۔ اس میں بھی وہی غیر معقول قول بلکہ کفری بول سے کاغذ سیاہ کیا گیا تھا اس کا قاہر رد ایک سُنّی بھائی نے بعنوان "ضربِ محمدی بر ہفوات خجندی" شائع فرمایا۔ یہ ضرب ایسی کاری پڑی اور اُس میں ایسی دہن دوزی فرمائی گئی کہ خجندی صاحب صمٌ بکمٌ عمیٌ فہم لا یرجعون بنے ہوئے صوم سکوت رکھکر زاویۂ خاموشی میں معتکف ہوگئے اس سے قبل بھی اشتہار بازی بہت ہوچکی۔ اہلسنت کے اب تک کئی اشتہارات نجدی امام کے خلاف شائع ہوچکے۔ مگر ضدی اور سرکش امام۔ احمد یوسف کو قبولِ حق کی توفیق نصیب نہ ہوئی جب امام مذکور کے سر سے نجدیت کا نشہ کسی طرح نہ اُترا۔ تو ہم نے حضرت پیر حیدر شاہ صاحب وحضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری وغیرہ کے فتاوےٰ[1] بصورت اشتہار شائع کردئے اور بذ۔ یعہ خط ٹرسٹی صاحبان کو بھیجدیا اور ٹرسٹیان زکریا مسجد کی خواہش پر ہم نے اُن سے ملاقات کرکے اُن کو معاملہ کی نزاکت واہمیت پر توجّہ دلائی۔ ٹرسٹیان زکریا مسجد میں سے جناب عبدالقادر صاحب نورانی (صدر ٹرسٹی) وجناب عبدالستار صاحب واحدنا وجناب محمد عمر نورانی نے ہم کو یقین اور اطمینان دلایا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں گے اور شریعت مطہرہ کے حکم پر سر جھکائیں گے۔ سُنّی مصلیان زکریا مسجد کے ایک وفد نے بھی ٹرسٹی صاحبان کی خدمت میں امام مذکور سے اپنی نفرت کا اظہار کیا۔ لیکن افسوس

[1] یہ فتاوے بھی رسالہ ہذا میں شائع کیے جاتے ہیں۔ (حاشیہ مذ۔ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

صد ہزار افسوس کہ ابتک ٹرسٹیان زکریا مسجد نے باوجود وعدوں کے کوئی فیصلہ نہیں کیا اور بدستور مسلمانوں کی نمازیں برباد ہو رہی ہیں اور ٹرسٹی صاحبان تساہل و تغافل سے باز نہیں آتے کیا اب ہم اُمید کریں کہ ان فتووں کی اشاعت کے بعد وہ حضرات خدا و رسول جل علاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے شرم کریں گے اور حسب اقرار خود بہت جلد اس نجدی امام کا فیصلہ کر کے مسلمانوں کی پیاری نمازوں کو بربادی سے بچا کر خود کو مواخذہ خداوندی سے بچائیں گے ؟

ہم اپنے سنّی بھائیوں بالخصوص میمن بھائیوں سے پُرزور الفاظ میں اپیل کرتے ہیں کہ وہ شریعت مطہرہ کے ارشادات مقدسہ کے مطالعہ کے بعد خواب غفلت سے ہوشیار ہوں اور اس نجدی وہابی امام کے خلاف متحدہ قوت سے پُرزور آواز اُٹھائیں اور ٹرسٹیان زکریا مسجد کو مجبور کر دیں کہ وہ شریعت مطہرہ کے حکم پر سر جھکائیں اور اس امام کو عہدۂ امامت سے خارج کر دیں۔

سُنّی بھائیو ! اس امام کے خلاف ہر جائز کارروائی کے لئے تیار ہو جاؤ اور اس کو زکریا مسجد سے خارج کراؤ۔ اس نجدی کی ضد۔ ہٹ دھرمی حد سے گذر چکی وہ اپنی نفسانیت سے باز نہیں آتا اور اب اہلسنّت کی طرف سے اس پر اتمام حجت کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ اس نے باوجود وعدہ و اقرار اب تک اپنے کفریات سے توبہ نہ کی۔ جمعیت العلماء صوبہ بمبئی کو اپنا حکم بنا کر دھوکہ دیا۔ بلکہ اپنے ذلیل حامیوں سے علمائے کرام و مخلصین اہلسنّت کو گالیاں دلوائیں اُن کی توہین کروائی ”رات کی بات“ ”راز کی بات“ جیسے ناپاک گندے اور ملعون اشتہار اپنے تقدس کے جیتے میں لکھکر تقسیم کیا۔ اہلسنّت اور ان کے علماء کی دل آزاری میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی بلکہ اِترا کر اُڑ چلا اور مذہب کے انتہا درجہ کی ضد باندھ لینے پر تلا کہ ”توبہ“ کو بچوں کا کھیل کہہ بھاگا۔ کیا ایسے افعال شنیعہ او اقوال خبیثہ کے بعد بھی ٹرسٹیان زکریا مسجد اس مسلم آزار شخص کو عہدۂ امامت سے خارج نہیں کریں گے ؟

ٹرسٹی صاحبو اور سُنّی بھائیو! علمائے کرام کے فتاوے ملاحظہ فرماؤ اور غور کرو کہ احمد یوسف فارسی کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ خبردار ہو جاؤ۔ اور اگر پہلے نہ جانتے تھے تو اب جان لو کہ تمام بدمذہبوں کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (اَصۡحَابُ الۡبِدَعِ کِلَابُ اَهۡلِ النَّارِ بدمذہب دوزخیوں کے کتے ہیں) اور اس کے سوا بہت حدیثیں بدمذہبوں کی مذمت شدیدہ میں وارد ہوئی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ نماز مقام مناجات و مانند اور تمام اعمال صالحہ میں معزز و ممتاز۔ پھر کیا لطافت ایمانی گوارا کر سکتی ہے کہ ایسی جگہ

(بسلسلہ صفحہ ۳) حضرت پیر جیب شاہ صاحب قبلہ کے فتوے کی اشاعت سے پہلے بھوساری محلہ کی انجمن اہلسنّت کے اراکین نے حضرت عظیم البرکت رئیس الدین جلیل المنزلت حاوی فروع و اصول گل بوستان آل رسول جامع فضائل و حسنات شاہزادہ خاندان برکات تاج العلماء سراج العرفاء مولانا مولوی حافظ [illegible] (اگلے صفحہ پر دیکھئے)

اشرار و مرتدین کو پیشوا و سردار کیا جائے جن کے حق میں سگان جہنم وارد ہوا ہو ۔ کس کا دل گوارا کریگا کہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا مناجات الٰہی میں اُس کا مقتدا ہو؟ کوئی مسلمان ہرگز ہرگز گوارا نہیں کر سکتا ۔ ہم خود زکریا مسجد کے امام ...... احمد فارسی کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے ۔ بلکہ آپ کی توجہ علمائے کرام کے ارشادات پر مبذول کرانا چاہتے ہیں ۔

دیکھئے کہ اُن حضرات کرام نے امام مذکور کو کن الفاظ سے یاد فرمایا اور کیا احکام صادر فرمائے ۔ زیر نظر فتاوے میں تمام علمائے دین نے امام مذکور کو فاسق معلن ۔ مبتدع ۔ ضال ۔ مضل ۔ بدمذہب ۔ بددین ۔ گمراہ رہزن اسلام ۔ دوست دار اہل کفر و بدعت ۔ مُبتلا بہ سخت غضب الٰہی ۔ خارج از اسلام ۔ سخت وہابی ۔ نجدیوں کا غلام نافرجام ۔ نجدیوں کا پجاری ۔ اہلسنّت سے خروج کیا ۔ نجدیوں میں شمار ہوا کافر مرتد بے توبہ مرے تو مستحق نار ابد ۔ اُس کے پیچھے نماز حرام ۔ اس سے میل جُول حرام ۔ جس قدر نمازیں اُس کے مُرتد ہونے کے بعد پڑھی گئیں سب کا اعادہ واجب ۔ اس کی امامت ایسی ہے جیسے کوئی وہابی گاندھی یا جواہر لال کو ایسی حالت میں اپنا امام بنالے بلکہ امام مذکور اس سے بھی بدتر ہے کہ وہ کافر مرتد ہے ۔ اس کو عہدۂ امامت سے خارج کرنا لازم ہے ۔

پیارے بھائیو اور ٹرسٹی صاحبو! ان ارشادات کو دیکھو اور اصلاح عاقبت کے لئے احکام شرعی کی طرف متوجہ ہو جاؤ ۔ اسلام کے حضور سر جھکاؤ ۔ کہ اسلام گردن نہادن ہے نہ کہ سر کشیدن مولیٰ عزوجل قبولِ حق کی توفیق دے آمین ۔ ہم ٹرسٹیان زکریا مسجد بالخصوص جناب عبدالقادر نورانی صاحب و جناب عبدالستار صاحب واحدنا و جناب محمد عمر صاحب نورانی کی غیرتِ اسلامی اور حمیتِ دینی و حرارتِ ایمانی سے امید رکھتے ہیں کہ وہ حضرات بہت جلد مسئلہ شرعیہ پر عمل پیرا ہوں گے ۔ اور سُنّی مسلمانوں کے جذبات کو اپنی غفلت سے مجروح نہ ہونے دیں گے ۔ جناب عبدالستار صاحب واحدنا و جناب محمد عمر صاحب نورانی ہمارے پاس قبول کر چکے کہ بیشک امام مذکور تو بہ نہ تجدید ایمان لائے اور بغیر تجدید ایمان اُس کی امامت باطل کیا وہ حضرات اپنے قول و اقرار کا لحاظ نہیں کریں گے ۔ ہم کو کسی سچے مسلمان سے بدعہدی کا اندیشہ نہیں ہم کو آج بھی ان حضرات ٹرسٹیان زکریا مسجد کی دین پرستی انصاف اور سچائی سے اُمید ہے کہ وہ بہت جلد شریعت مطہرہ کے حکم کا احترام کریں گے اور اپنے وعدوں کا لحاظ فرمائیں گے ۔ ہم دست بدعا ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ سب کو قبول حق کی توفیق دے ۔ آمین ۔

مفتی سید شاہد اللہ ... میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ کا مبارک فتویٰ مع تصدیقات دیگر علماء ارسال فرمایا اور ٹرسٹی صاحبان کو بھی بذریعہ خط فتویٰ ملاحظہ کی غرض سے ... ہم باجازت اراکین انجمن اہلسنت اس رسالہ مبارکہ کے آخر میں درج کریں گے ۔ منہ غفرلہ

مسلمانو و ٹرسٹی صاحبو! بحمد اللہ اس فتوے نے حجت الٰہیہ قائم کر دی۔ نجدیین وہابیین و جملہ مبتدعین کی
اندرونی و بیرونی ضلالتوں کی جڑ کاٹ دی۔ گردن کتر دی۔ اب جو نہ دیکھے۔ کان نہ دھرے۔ حق سمجھنے کا قصد نہ کرے
روز قیامت اُس کے لئے کوئی عذر نہ ہو گا۔ دنیا چند روزہ ہے۔ واحد قہار سے کام پڑنا ہے۔ لہٰذا ایک ذرّہ تعصب و سخن
پروری سے جدا ہو کر۔ ان ارشادات پر نظر فکر کرو۔ تنہائی قبر و ہنگامہ حشر کا تصور کرو۔ اُس دن نامہ اعمال کھولے جائیں گے
اُس بھڑکتی آگ کو سامنے لائیں گے۔ اہلسنت نجات پائیں گے۔ اُن کے مخالف نار جہنم میں دھکے کھائیں گے مخالفوں
کے ساتھی مخالفوں کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جائیں گے۔ تولیت ٹرسٹیٹ کے منصب کچھ کام نہ آئیں گے۔
دنیا کے یہ سب بکھیڑے یہیں رہ جائیں گے ہر شخص اپنی اکیلی جان سے۔ اپنے اعمال۔ اپنے ایمان سے بارگاہِ عدالت
میں حاضر ہو گا۔ ہر دل کا راز ظاہر ہو گا۔ کوئی جھوٹا حیلہ ہرگز نہ چلیگا۔ بات بنانے کو راستہ نہ ملیگا۔ عالم الغیوب سوال
کریگا۔ وانائے قلوب اظہار لے گا۔ وہاں یہ کہتے نہ بنے گی کہ ہم غافل تھے کسی مولوی...... کسی منشی نے بہکا دیا ہم جاہل
تھے۔ آج کام اپنے اختیار میں ہے۔ رحمتِ پروردگار انتظار میں ہے۔ لِلّٰہ انصاف کی آنکھ کھولو۔ حق و باطل میزانِ عقل
میں تو لو۔ وہ کام کر چلو کہ بول بالا ہو۔ اللہ و رسول کا منہ اُجالا ہو۔ دیکھو حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب جلوہ نما ہو گیا۔ اب اگر آنکھ اُٹھا کر نظر نہ ڈالو۔ تو
تم ہی کہو کہ کیا عذر کرو گے۔ واحد قہار کو کیا جواب دو گے۔ ہم نے اپنا کام پورا کر دیا۔ اگر اب بھی بعض جہال جہالت میں
گرے ہوئے۔ فساد پر اڑے ہوئے۔ عناد میں پڑے ہوئے۔ بُغض کے بھرے ہوئے۔ حق سے پھرے ہوئے اپنی
ہٹ دھرمی نہ چھوڑیں۔ پند پذیر نہ ہوں۔ بلکہ ناحق ناصح پر بہتان اٹھائیں۔ علمائے کرام کو گالیاں دیں۔ افترا پردازی
تہمت تراشی۔ فتنہ بازی۔ کفر نوازی سے کام لیں تو وہ آتنا اور سُن لیں کہ ہم ان تمام باتوں کو منتقم حقیقی کے حسن انتقام
پر چھوڑ دیں گے۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ اب امام مذکور کی وہابیت کھل گئی اور اس پر کفر کا فتویٰ لگ چکا اب جو شخص اس
کی حمایت کرے گا۔ اس کا دم بھرے گا۔ قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ شریعت مطہرہ
کا مسئلہ یہی ہے کہ گناہ کی حمایت گناہ۔ کفر کی حمایت اور رضا۔ کفر۔ اس حکم سے ہر مسلمان کو خوف کرنا چاہئے۔ بالخصوص
حضرات ٹرسٹیان زکریا مسجد کو توجہ کرنی چاہئے۔ ورنہ محرومیٔ شفاعت و تباہی عاقبت کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔
لہٰذا اگر اب بھی ٹرسٹی صاحبان نے یا اور کسی مسلمان نے احمد یوسف فارسی کی حمایت کی اور خواب غفلت سے
بیدار نہ ہوئے تو شریعت مطہرہ میں اُن کا حکم بھی وہی ہے۔ جو احمد یوسف امام مذکور کا۔ نعوذ باللہ اب ہم اپنی گذارش

کو دعا پر ختم کرتے ہیں۔

اللھم یا ربنا ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

اللھم انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافرین لاسیما علی النجدیین المفسدین المارقین

من الدین مروق السھم من الرمیۃ والخارجین منہ ثم لا تخرج الشعرۃ من العجین کما قال

الصادق المصدوق النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ

وحزبہ اجمعین۔ آمین۔

اب ہم ہمارا اشتہار ,, دشمنان اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم ،، درج ذیل کرتے ہیں۔ اس کے بعد استفتاء، ہمارا اشتہار علماء کرام کی خدمات بابرکات میں بھیجا گیا تھا الحمد للہ تعالی علماء کرام نے اس کی تصدیق و تائید فرمائی۔ مخالفین اہل سنت بالخصوص نجدی میرٹھی کے لئے مقام عبرت ہے کہ اس نے اپنے اشتہار میں لکھا تھا کہ:۔ راقم اشتہار قابل تعزیر ہے اب وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں (اگر نجدی ظاہری بینائی سے قطعی محروم نہ ہو گئے ہوں) کہ ہمارے اشتہار کو مفتیان عظام حق وصواب فرما رہے ہیں۔

ضروری گذارش

فتاوی کی ترتیب میں مراتب کا لحاظ نہیں کیا گیا ورنہ ہمارے جذبات عقیدتمندی کا تقاضہ یہی تھا کہ ہمارے حضور پر نور تاج العلماء سراج العرفاء زین الاصفیاء حاوی فروع و اصول حضرت سیدی وسندی مولانا مولوی مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین مسند عالیہ غوثیہ قادریہ برکاتیہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ کا مبارک فتوی سب فتووں سے پہلے ہو لیکن اس مقدس فتوے کو اراکین انجمن اہلسنت بھوساری محلہ نے شائع فرمایا ہم اس شرف کے حصول پر اراکین انجمن اہلسنت کو مبارکباد دیتے ہوئے اس مبارک فتوے کو بطور پشت پناہ آخر میں درج کریں گے۔

دشمنان اسلام کی آمد پر بمبئی میں

ایک فتنۂ عظیم، بعض ائمہ مساجد کے ہاتھوں احکامات اسلام کی

پامالی مسلمانوں کے جذباتِ ایمانی سے اپیل

مسلمانو اس اشتہار کو اول سے آخر تک ضرور پڑھو کہ آخر میں مسلمانوں کی مظلومی کے دردناک حالات لکھے گئے ہیں

پیارے دیندار مسلمانو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چند روز قبل ایک اشتہار بعنوان "سنی بھائیوں سے دینی گذارش" شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا کہ آج انقلاب زمانہ کی وجہ سے ظالم نجدیوں کو مسجدوں میں بلا کر منبروں پر انکی تعریف کی جاتی ہے۔ ان کا خیر مقدم کیا جاتا ہے وغیرہ۔ اب ہم اپنے پیارے اور دینی بھائیوں کی خدمت میں تفصیلاً تمام حالات عرض کرنا چاہتے ہیں اور ان کو خدا اور رسول جل علا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واجب العمل فرمان پر توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

پیارے بھائیو! خدا کے واسطے ہماری گذارشات کو دلی توجہ سے ملاحظہ کرو اور حق و باطل میں امتیاز کرو اپنی عاقبت کی عافیت کے لئے غور کرو اور ایک مرتبہ ہماری گذارشات کو ٹھنڈے دل سے ایمانی نگاہ سے ضرور ہی ملاحظہ فرمائیں۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنی توفیق رفیق فرمائے آمین۔

پیارے مسلمانو! یہ انقلاب کیسا ہو رہا ہے۔ ان ظالم نجدیوں کی برسر منبر تعریف کی جا رہی ہے۔ ان دشمن اسلام ظالموں، لٹیروں، سفاکوں کو امیر۔ بلند مرتبہ والے۔ معظم، ہمو امیر وغیرہ خطابات سے نوازا جاتا ہے۔ دیکھو شیخ احمد امام زکریا مسجد کی تقریر (عربی اخبار النشرہ بمبئی ۲۳ مئی) چونکہ ہمیں صرف احمد یوسف امام زکریا مسجد کی تقریر اخبار مذکور میں ملی۔ لہذا ہم نے صرف اسی کے متعلق لکھا ہے۔ ورنہ سنا جاتا ہے کہ جامع مسجد اور منارہ مسجد میں بھی نجدیوں کی تعریف یا امن کے لئے دعا کم از کم ان کی عزت کی گئی۔ لہذا اگر یہ خبر صحیح ہے تو خطیب جامع مسجد اور امام منارہ مسجد کے متعلق بھی وہ حکم ہے جو احمد یوسف امام زکریا مسجد کے لئے شریعت مطہرہ کا حکم سب کے لئے یکساں ہے۔ لہذا اس اشتہار کو صرف امام زکریا مسجد کے لئے خاص نہ سمجھا جائے بلکہ یہ اشتہار (بصورت صحت خبر) امام منارہ مسجد اور خطیب جامع

کی تقریر بلیغی انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر ضرور شرعی محاسبہ قائم کر کے ان کے خلاف بھی آواز اٹھائیں گے۔ احمد یوسف امام زکریا مسجد کی تخصیص محض اس لئے ہوکہ ان کی تقریر بمبئی کے عربی اخبار النشرہ ۲۳ مئی میں شائع ہو گئی ہے۔

پیارے مسلمانو! یہ وہی احمد یوسف ہو جو ابن سعود عاقبت نا محمود کے داخلہ مکہ معظمہ کے وقت اسماعیل جیب مسجد میں آج کے اپنے سمو امیر کے لئے بددعا کیا کرتا تھا۔ یہ وہی ہے جو نجدیوں سے مسلمانوں کو نفرت دلایا کرتا تھا اور نجدیوں کی ہلاکت و تباہی کا دل سے متمنی تھا۔ مگر آج ظالم نجدیوں کو ان خطابات سے خوش کر رہا ہے اور مسلمانوں کی نماز برباد کر رہا ہے۔

پیارے مسلمانو! ہم محض تمہارے دینی فائدہ کے لئے، تمہاری نمازوں کو بربادی سے بچانے کے لئے تمہارے سامنے پھر حق و باطل کو پیش کرتے ہیں۔ خدارا اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے حق پہچانو باطل سے دور بھاگو۔

پیارے سُنّی بھائیو! اب ہم احمد یوسف امام زکریا مسجد کی کھلی گمراہی سے آپ کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں اور اس نے جو کچھ اپنے نجدی آقایان نعمت کے متعلق تقریر کی اس پر شرعی محاسبہ قائم کرتے ہیں مسلمانو۔ دیکھو اور غور کرو زکریا مسجد کا امام ان نجدیوں کے متعلق کیا کہتا ہے اور تمہارے وکُل جہان کے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ سوچو۔ غور کرو کہ خدا کے محبوب جمیل مخبر صادق عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سچے یا معاذ اللہ احمد یوسف سچا۔ ہم زکریا مسجد کے امام کے اقوال عربی اخبار النشرہ سے لکھتے ہیں اور پھر اس کے متعلق فرمانِ خدا و رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے ہیں۔ جس عبارت پر خط (لکیر) ہو وہ امام زکریا مسجد کا قول سمجھا جائے،

(اخبار النشرہ مورخہ ۲۳ مئی) ۱؎ نماز جمعہ کے بعد کھڑا ہوا خطیب اور مصافحہ کیا بلند مرتبہ والے امیر معظم اور ان کے ساتھیوں سے اور آداب بجالایا اور چڑھا منبر پہ شیخ احمد اور کہا آپ کے قدوم آوری پر خوشی بجالایا اور کہا سمو امیر کے لئے اپنے قصیدہ سے تین بیت جو بنا رکھا تھا سمو امیر کے لئے۔ دنیا جانتی ہے کہ نجدیوں سے زیادہ ظالم بارھویں صدی سے اب تک کوئی نہیں ہوا۔ اور ان کی نازل کی ہوئی مصیبت سے بڑھکر اسلام اور اہل اسلام پر کوئی مصیبت نہیں گذری۔ پھر ایسے ظالموں کی تعریف کرنا، آداب بجالانا، خوشی کا اظہار کرنا حرام اشد حرام ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنی ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے اور فرماتا فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین ۰ یعنی یاد آئے پر ظالم لوگوں کے

پاس نہ بیٹھو۔ کلام فقہ سے ظاہر یہ ہے کہ حکم آیت باقی ہے اور ظالم لوگ بدمذہب و فاسق و کافر ہیں اور ان کے پاس بیٹھنا منع ہے۔ تفسیر امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ میں ہے۔ امام ضحاک نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ اس آیت کے حکم میں ہر وہ شخص کہ دین میں نئی بات نکالے اور ہر بدمذہب تا قیام قیامت داخل ہے۔ ایسا ہی تفسیر خطیب وغیرہ میں ہے۔ یہ تو فرمان خداوندی ہے۔

لیکن افسوس زکریا مسجد کا امام ظالموں سے مصافحہ کرتا، ان کی تعظیم بجالاتا ہے۔ زکریا مسجد کا امام پھر کہتا ہے۔

(۲) ہمو امیر (بلند مرتبہ والا) کی خداوند حفاظت کرے۔ خطیب زکریا مسجد ان کی حفاظت کی دعا کرتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے لئے دعا نہیں فرماتے۔ بلکہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نجد کے لئے دعا کی درخواست کی گئی۔ تو حضور نے التفات نہ فرمایا، یہاں تک کہ پھر وہی درخواست کی گئی اور حضور نے توجہ نہ فرمائی۔ پھر تیسری مرتبہ نجد کے لئے درخواست کی گئی تو حضور کریم نے فرمایا۔ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان۔ یعنی وہاں (نجد) میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا (گروہ شیطان کا) صحیح بخاری جلد ثانی کتاب الفتن مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۲ اب نہ زکریا مسجد کے امام کو نجدیوں کے لئے دعا کرکے حضور کی مخالفت کرنا اور حضور کے فرمائے ہوئے فتنہ کی حفاظت چاہنا منظور ہو تو رات دن دعا کیا کرے لیکن یہ بھی یاد رکھے کہ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم۔ یعنی وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا۔ بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لئے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے۔ نجدیوں کی حمایت کرنا اور ان کی حفاظت چاہنا یقیناً حضور کو ایذا دینا ہے اور حضور کی ایذا باعث لعنت و عذاب مہین ہے العیاذ باللہ۔

پھر زکریا مسجد کا امام اپنی تقریر میں کہتا ہے (۳) اے طلوع ہونے والے نیک ستارے، قریب تر کیا ہم نے اپنی جانوں کو۔ اگر فرماؤ تم اے امیر کسی روز آخر شب میں تو تیار ہو جائیں گے جنگ کے لئے اور دوڑیں گے ہم بلندی حاصل کرنے کے لئے ہم تنہا تنہا اور جماعت بنکر، مسلمانو دیکھو زکریا مسجد کا امام مسلمانوں کی جانوں کو نجدیوں سے قریب تر کر رہا ہے اور ان کا ساتھ بے حتیٰ کہ اپنی جانوں سے مدد کرنے کا وعدہ کرتا ہے حالانکہ نجدی اللہ و رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدترین دشمن ہیں۔ دیکھو تمہارا رب تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ

اَوۡ عَشِیۡرَتَھُمۡ ؕ تو نہ پائے گا اُن لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ دوستی کریں اللہ اور رسول کے مخالفوں سے۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے بھائی یا کنبے والے ہوں۔ آہ یہاں نجدیوں سے دوستی کیسی ؟ بلکہ جانوں سے جنگ میں مدد کرنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ مسلمانو غور کرو فرمان خدا کیا ہے لعنہ زکریا مسجد کا امام مذکور پھر کہتا ہے (۴) نشک اور خوشی کا باعث یہ کہ ہمارے بادشاہ اور ہمارے اُمراء ادائے فریضۂ نماز میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے اور یہ بھی خوشی کا سبب ہے کہ ہم امیر صفوں کے ساتھ دوش بدوش شریک ہوتے ہیں۔ ہماری نمازوں میں اور اسباب شکر خداوند جل یہ کہ اس حکومت کا اپنی طرف بلانا صحیح اور راستہ ایسا جس میں کجی اور ٹیڑھا پن نہیں لکھا ہوا ہے ان کے جھنڈوں پر
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جو اشارہ کرتا ہے اس پر کہ ان کا اور ہمارا ایک ہی کلمہ ہے۔ مسلمانو دیکھو۔ امام پھر وہی نجدیوں کی خوشامد اور ان کے لئے چاپلوسی کر رہا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۝

اللہ و رسول کے جتنے مخالف ہیں۔ سب ہر ذلیل سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نے عنقریب میری اُمت میں اختلاف ہوگا اور فرقے پیدا ہوں گے۔ ایک قوم ہوگی جن کے اقوال نیک ہوں گے اور افعال بُرے ہوں گے۔ پڑھیں گے وہ قرآن کو (مگر) نہیں تجاوز کرے گا قرآن ان کے حلق سے نکل جائیں گے دین سے۔ مثل نکل جانے تیر کے کمان سے نہیں پھریں گے دین کی طرف جب تک نہ پھرے تیر اپنی نشست کی طرف۔ وہ لوگ بدترین خلق سے ہیں .... بلائیں گے وہ کتاب کی طرف حالانکہ نہیں ہوں گے کسی امر میں موافق کتاب کے .... نشانی اس قوم کی سر منڈوانا ہے۔

روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور ابوداؤد نے اپنی سنن میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں کنز العمال شریف جلد ششم کتاب الفتن ملاحظہ ہو۔ حضور فرمائیں کہ وہ (نجدی) کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے۔ حالانکہ کسی امر میں کتاب کے موافق نہ ہوں گے اور زکریا مسجد کا امام احمد فارسی کہتا ہے کہ بلانا اس حکومت کا مذہب باطل وہابیہ کی طرف صحیح ہے اور اس میں کجی نہیں۔ مسلمانو انصاف کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے یا امام زکریا مسجد سجاد مذکور کہتا ہے کہ ان کے جھنڈوں پر کلمہ لکھا ہوا ہے اور رب تبارک و تعالے

قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ۔ (ترجمہ) جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور اللہ کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ دیکھو کیسی لانبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی تاکیدوں سے موکد کیسی کیسی قسموں سے موئید۔ ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے منافقین کے جھوٹے کذاب ہونیکی گواہی دی تو پھر نجدیوں کا صرف اپنے جھنڈوں پر کلمہ شریف بغیر لکھنا کیا نفع دیگا۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا ہوا اپنے کو مسلمان کہتا ہو ہم اس کو مسلمان جانیں گے۔ جب تک اس سے کوئی کلمہ، کوئی حرکت، کوئی فعل منافی اسلام صادر نہ ہو۔ بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کچھ کام نہ دے گی۔ پھر جھنڈوں پر کلمہ لکھنا کیا کام دیسکتا ہے اب حضور اقدس کا ارشاد بھی سنو۔ فرماتے ہیں کہ تم میں (مسلمانوں میں) ایک قوم ایسی پیدا ہوگی کہ جن کے نماز روزے اور دیگر اعمال کے مقابلے میں تم لوگ اپنی نماز روزوں اور دیگر اعمال کو حقیر سمجھو گے۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن نہیں تجاوز کریگا ان کے حلق سے، دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے (قد روی البخاری عن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ حدیث بھی نجدیوں پر پوری صادق آتی ہے۔ ظاہری تقویٰ اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی ہے۔ لیکن حقیقت میں بے دین۔ کلمہ شریف کے نام سے بھولے مسلمانوں کو دھوکہ کیوں دیا جاتا ہے حالانکہ ابن سعود کا مذہبی مورث اعلیٰ ابن عبدالوہاب اپنی کتاب التوحید میں صاف صاف بکتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبت کرنا شرک ہے۔ معاذ اللہ۔ پھر کیا کلمہ شریف کے نام سے بھولے مسلمانوں کو زکریا مسجد کا امام دھوکہ نہیں دے رہا ہے۔ پھر احمد یوسف امام زکریا مسجد اپنی تقریر میں کہتا ہے (۵) اور باعث فخر یہ کہ تحقیق یہ حکومت مقلد مذہب امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو ایک ائمہ مجتہدین اعظام میں سے ہیں۔

مسلمانو! یہ بھی ایک دھوکہ اور فریب ہے جبکہ حسب ارشاد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرقہ مخذولہ دین ہی سے نکل گیا تو پھر تقلید کیسی؟ اور سنئے فقہ حنفی کے زبردست فقیہہ اور عالم حضرت علامہ شامی قدس سرہ السامی اپنی معتبر و مستند کتاب فتاویٰ شامی میں فرماتے ہیں کَمَا وَقَعَ فِیْ زَمَانِنَا فِیْ اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَی الْحَرَمَیْنِ وَكَانُوْا یَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ

هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاِسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ
وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰى كَسَرَ اللّٰهُ شَوْكَتَهُمْ وَخَرَبَ بِلَادَهُمْ وَظَفَرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ
عام ثَلٰث وَثَلٰثِيْن والف ۔ جیساکہ واقعہ ہوا۔ ہمارے زمانہ کے پیروان عبدالوہاب نجدی نکلے نجد سے اور بظلم وتعدی غلبہ
کیا۔ حرمین شریفین پر اور یہ وہابیہ نجدیہ اپنے کو حنبلی کہتے ہیں۔ لیکن ان نجدیوں کے عقائد میں یہ ہو کر فقط وہی مسلمان ہیں اور
جو اُن کے (من گھڑت) عقائد کے موافق نہ ہو وہ مشرک ہے اور اسی (خبیث عقیدہ کی) وجہ سے اہلسنت اور ان کے
علماء کا قتل جائز و مباح سمجھتے ہیں۔ زکریا مسجد کا امام بتائے کیا اسی کا نام تقلید امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ کہ مسلمانوں
کا اور ان کے علمائے کرام کا قتل جائز سمجھا جائے۔ اور سنئے حضرت علامہ زماں مفتی سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں۔ وَكَانَ يَدَّعِيْ الْاِنْتِسَابَ اِلٰى مَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ كِذْبًا وَّتَسَتُّرًا وَّزُوْرًا یعنی
نجدی جھوٹ بولتے اور اپنی خرافات پر پردہ ڈالنے کے لئے جھوٹی قسم کھاتے اور امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف
اپنی نسبت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں وَيَتَسَتَّرُوْنَ ظَاهِرًا بِمَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَيُلَبِّسُوْنَ بِذٰلِكَ
عَلَى الْعَامَّةِ یعنی یہ نجدیہ ازراہِ تقیہ چھپاتے ہیں۔ ساتھ مذہب حضرت امام حنبل کے تاکہ عوام کو دھوکہ دے سکیں اور
تلبیس ابلیس کریں خود قرن الشیطان اول ابن عبدالوہاب کا پوتا اپنی کتاب فصل الخطاب میں لکھتا ہے الا انما فی
بعض المسائل اذا اصح لنا نص جلی ترکنا المذهب وان خالف مذهب الحنابلة یعنی ہم کو جب
کوئی نص جلی مل جاتی ہے تو ائمہ اربعہ کے مذہب کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خواہ حنبلی مذہب ہو (آشوب نجد صفحہ) دیوبند
کے صدر مدرس مولوی حسین احمد کا فتویٰ بھی سنئے وہ اپنی کتاب "رجوم المدنین" میں لکھتے ہیں۔ نجدی خونخوار ظالم۔
باغی فاسق۔ مسلمانوں کے خون اور مال کو حلال سمجھنے والے ہیں۔ نجدیوں کے نزدیک تقلید امام معین شرک ہے نجدیوں
کے نزدیک روضۂ مطہرہ سرکار۔ مدینہ کی زیارت حرام ہے اور سفر زیارت زنا کے برابر ہے۔ رجوم المدنین صفحہ ۵۱ و
تحذیر الخنفیہ صفحہ ۲۰۰-۲۰۱ غور کرو مسلمانوں تم کو زکریا مسجد کا امام کس طرح دھوکہ دے رہا ہے۔ امام مذکور پھر اپنی تقریر
میں کہتا ہے (۴) اور میں زیادہ تقریر کرنا نہیں چاہتا اور میں اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں قل یا اهل الکتاب تعالوا
الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا الله ولا نشرک به شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا
من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون۔ دیکھو مسلمانو غور کرو یہ آیت کریمہ اہل کتاب

یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں انھیں سے خطاب. لیکن افسوس کہ ذکریا مسجد کا امام اس آیۂ کریمہ کو مسلمانوں پر پیش کرتا ہے اور اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ آؤ اللہ کی وحدانیت کی طرف. گویا ذکریا مسجد کے امام کے نزدیک اس وقت جتنے مصلی ذکریا مسجد میں موجود تھے وہ سب معاذ اللہ یہودی و نصاریٰ تھے. اور وہ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح کسی کو اس کی ذات میں شریک کرتے تھے یا آپس میں ایک دوسرے کو رب سمجھتے تھے اور امام گویا ایسے ہی مشرکوں سے مخاطب تھا. اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

مسلمانو کیا تمہاری غیرت ایمانی بالکل ہی جاتی رہی جو تمہارے جذبات ایمانی سے کھیل کھیلا جاتا ہے اور تم سے کھلم کھلا و تدو یہود و نصاریٰ کی طرح خطاب کیا جاتا ہے اور مسلمانوں تم کو معلوم نہیں کہ اس طرح کا خطاب مسلمانوں سے ذکریا مسجد کے امام ہی نے نہیں کیا بلکہ بعینہ یہی خطاب خارجی اور نجدی ہمیشہ مسلمانوں سے کرتے رہے ہیں. جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے.

پیارے مسلمانو! لِلّٰہ انصاف کرو. کیا یہ خطاب مسلمانوں سے جائز تھا؟ کیا آیت شریف کے مخاطب مسلمان ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں. پھر کیا یہ ظلم نہیں کہ مسلمانوں کی مسجد میں بر سر منبر مسلمانوں سے یہود و نصاریٰ کا خطاب کیا جائے

پھر امام مذکور اپنی تقریر میں کہتا ہے (۷) فعلیہ ینبغی لنا الیوم ان نترک البحث فی الفروعات ونصطف صفاً واحداً یعنی آج کے دن فروعات کی بحث چھوڑ دو اور سب ایک صف میں ہو جاؤ.

مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ. دیکھو تم کو پھر دھوکہ دیا جاتا ہے. مسلمانوں کا اور نجدیوں کا اختلاف ہرگز صرف فروعی اختلاف نہیں. بلکہ فروعی و اصولی اختلاف ہے. کفر اور اسلام کا اختلاف ہے. ہم ذکریا مسجد کے حامی نجدیت امام سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر حلال المال والدم سمجھنا اور یہ سمجھ کر ہی لاکھوں بے گناہ مسلمانوں اور ان کے ذی عزت علماء کو تلوار کے گھاٹ اتارنا صرف فروعی اختلاف ہے؟ کیا خود قرن الشیطان اول ابن عبد الوہاب اپنی کتاب کشف الشبہات میں نہیں لکھ چکا کہ چھ سو برس سے پوری دنیا بلا استثناء کافر ہے. کیا یہ بھی فروعی اختلاف ہے. کیا تمام مقلدین ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بسبب تقلید کافر سمجھنا اور کہنا بھی صرف فروعی اختلاف ہے؟ کیا اتباع غیر سبیل المومنین فروعی اختلاف ہی

کیا حضرت باری عزاسمہٗ جلّ شانہٗ کے لئے وجہ ید، جہت ثابت کرنا اور اس کے لئے ایسا جسم ماننا جو اُترتا چڑھتا ہو۔ کیا یہ بھی فروعی اختلاف ہے۔ کیا اجماع کے معتبر اور قابلِ عمل ہونے سے انکار کرنا بھی فروعی اختلاف ہو (از آشوب نجد) معاذ اللہ و انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمانو! کہاں تک لکھا جائے صاحبِ ایمان کے لئے اتنا ہی کافی ہے جتنا لکھا گیا اور جس کے دل میں نجدی بدعت داخل ہو گئی اس کے لئے دفتر بھی ناکافی ہے۔

پیارے دینی بھائیو! ہمارا اور نجدی خبثا کا اختلاف ہرگز صرف فروعی اختلاف نہیں بلکہ اصولی اختلاف ہے یعنی کفر و اسلام کا اختلاف ہو۔ لیکن افسوس بر حال امام زکریا مسجد کہ وہ برسرِ منبر کس دیدہ دلیری سے جھوٹ بولتا۔ اور مسلمانوں کو دھوکا دیتا ہے۔ خیر زکریا مسجد کے امام کو چھوڑو و خ رھم فی طغیانھم یعمھون۔ لیکن مسلمانو تم کیوں اپنی پیاری نمازوں کو اس امام کی اقتدا میں برباد کرتے ہو؟ زکریا مسجد کا امام تو نجدیوں کو خوش کر کے ان سے انعام (ہدیہ نقیہ) پاتا ہے اور اس کا امیر معظم اس خوشامد سے خوش ہو کر اس کو دنیوی انعام دیتا ہے (ملاحظہ ہو بمبئی کا اخبار المنشرہ ۲۳ مئی ۵۳ء)

لیکن مسلمانو تم اس حامی نجدیت کو امام بنا کر خسران مبین کے مستحق نہ ہو۔

پیارے سُنی بھائیو! ظالم ابن سعود اور اس کی ظالم حکومت کے سنسنی خیز مظالم سے کون ناآشنا ہے۔ ابن سعودؔ نجدی ہے اور ہمارے آقا صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نجدیوں سے نفرت فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ حضور اقدس نے نجد کے لئے دعا نہ فرمائی اور نجد میں زلزلے اور فتنے ہونے کی اور شیطان کے سینگ نکلنے کی خبر دی (صحیح بخاری جلد ثانی کتاب الفتن) حضور اقدس نے بارہا نجد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہاں سے فتنہ نکلے گا۔ یہاں سے شیطان کا گروہ نکلے گا وغیرہ اکثر احادیث شریفہ سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نجدیوں سے نفرت فرمایا کرتے اور نجدی فتنہ کی خبر دیا کرتے تھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، طوالت کے خوف سے احادیث نقل نہ کی گئیں۔ جس کو تفصیل مطلوب ہو وہ بخاری شریف اور مسلم شریف مشکوٰۃ شریف و فتاویٰ شامی و دیگر کتب ملاحظہ کرے۔ اب ہم پھر وضاحت کے ساتھ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ نجدیوں میں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ دیکھو موجودہ نجدی ابن سعود کی خاص کتاب الهدیۃ السنیہ ہم اس کتاب کی عبارت معہ ترجمہ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے سُنی بھائیوں کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ موجودہ نجدی اور قرن الشیطان اول ابن عبدالوہاب میں عملاً و اعتقاداً کوئی فرق نہیں۔ جو اس شیطان اوّل کے عقائد تھے وہی اس نجدی کے بھی ہیں ملاحظہ ہو یا رسول اللہ کہنا شرک اکبر ہو۔ ہدیۃ السنیہ۔ صفحہ ۴۲ پر لکھتا ہے لا یقال یا رسول اللہ

او یا ولی اللہ اسئلک الشفاعۃ او غیرھا کاد رکنی او اغثنی او اشفعنی ۔ الی آخرہ

یعنی یارسول اللہ نہ کہا جائے۔ اسی طرح یا ولی اللہ کیونکہ اس بارے میں قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت نہیں۔ بلکہ یہ

شرک اکبر ہے۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتال کیا اور اس کا شرک اکبر ہونا قرآن و حدیث سے

ثابت ہے (معاذ اللہ) اور سنئے شفاعت طلب کرنے والا مشرک ہے اور اسی اپنی کتاب ہدیۃ السنیۃ میں لکھا ہے۔

فمتخذ الشفیع مشرک لا تنفعہ شفاعۃ یعنی شفیع پکڑنے والا مشرک ہے۔ اور اس کو شفاعت کرنیوالے

کی شفاعت کچھ نفع نہ دیگی ہدیۃ السنیۃ صفحہ ۶۵ اور لکھتا ہے فتبین ان المتخذین شفعاء مشرکون یعنی ظاہر ہوگیا

شفیع بنانیوالے مشرکین ہیں ہدیہ صفحہ ۲۶ تحذیر الحنفیہ صفحہ ۱۳ مسلمانو ذرا انصاف کرو۔ کیا تم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو شفیع المذنبین نہیں مانتے کیا تم حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت پر ایمان نہیں رکھتے

پھر کیا اس نجدی نے تم کو کافر مشرک نہیں کہا۔ آہ نہ صرف تم کو بلکہ اس ظالم نے منھ بھر کر تمام روئے زمین کے مسلمانوں

اور نہ صرف موجودہ مسلمانوں بلکہ اگلے پچھلے نہ صرف عام مسلمانوں کو بلکہ صحابہ کرام بلکہ خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اور ان کے رب تبارک و تعالیٰ کو بھی معاذ اللہ کافر مشرک کہا۔ کیونکہ شفاعت قرآن و حدیث سے ثابت ہے فلا حول و لا قوۃ

الا باللہ۔

پیارے بھائیو! اب تو آپ کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ ابن عبد الوہاب اور موجودہ نجدی ابن سعود اعتقاداً ایک ہی

ہیں۔ دونوں کے مذہبی عقائد میں کوئی فرق نہیں۔ اب ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ عملاً بھی دونوں ایک ہی ہیں ابن

عبد الوہاب نے بھی مسلمانوں پر شدید مظالم کئے۔ دیکھو حضرت سیدی علامہ محمد امین عابدین رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار حاشیہ

در المختار جلد سوم (حنفی المذہب کی معتبر اور مستند کتاب فتاوی شامی) میں پیروان ابن عبد الوہاب کی نسبت لکھتے

ہیں کہ ہمارے زمانہ میں یہ لوگ نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر تغلب کیا۔ یہ لوگ اپنے کو حنبلی کہتے تھے لیکن اعتقاد ان

کا یہ تھا کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے اعتقاد کے مخالف ہیں وہ سب مشرک ہیں۔ اسی عقیدہ کی بناء پر اہلسنت

اور ان کے علماء کے قتل کو مباح سمجھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کیا۔

اور سنہ ۱۲۳۳ھ میں اسلامی لشکر کو ان پر فتح دی (فتاوی شامی) مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے جس طرح زمانۂ سابق میں

وہابیوں نجدیوں کے منحوس و ناپاک قدم سے سرزمین حجاز کو پاک و صاف کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اب بھی مکہ معظمہ

اور مدینہ منورہ کی مقدس و مبارک گلیوں کو ظالم وہابی نجدیوں کے وجود ناسعود سے پاک کرے۔ آمین ثم آمین۔

مسلمانو! پیارے دیندار بھائیو! یہ کیسا انقلاب ہے آہ تمہاری غیرت دینی کیا ہوئی۔ تمہارے جذبات ایمانی کیسے سرد ہو گئے؟ کیوں نہیں۔ تمہاری رگوں میں حرارتِ ایمانی سے خون جوش کرتا تھا

آہ تم کو اسلامی ہمدردی کیسے چین لینے دیتی۔ کیا تم اتنے بےحس ہو گئے؟ کیا تم ظالم نجدیوں کے دلخراش مظالم بھول گئے۔ کیا تم ان ظالموں کی داستانِ ظلم و ستم فراموش کر سکتے ہیں؟ آہ کون، ظالم ابن سعود جس نے دنیائے اسلام میں دل ہلا دینے والے مظالم سے تہلکہ ڈال دیا تھا جس کے بے پناہ ظلم سے اسلامی دنیا میں کہرام مچ گیا تھا۔ جس شقی نے مکہ معظمہ میں جس کے متعلق تمہارا رب تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے من دخلہ کان امنا یعنی جو شخص مکہ میں داخل ہوا۔ وہ امن میں آگیا۔ آہ اس بیت امن میں رہنے والوں کو اس ظالم نے تباہ و برباد کیا، ان کا مال لوٹا۔ ان کو بے دریغ قتل کیا۔ بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ کیا۔ گھر والوں کو بے گھر کیا۔ ہاں ہاں اس ظالم ابن سعود نے ساکنانِ مدینہ طیبہ کو بیدردی سے تلوار کے گھاٹ اتارا۔ ہاں ان اہل مدینہ کو جن کے متعلق مسلمانوں کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ من اخاف اھل المدینۃ ظالما لھم اخافہ اللہ وکانت علیہ لعنۃ اللہ (نسائی شریف فتح الباری صـ۲۳۵) یعنی فرمایا حضور نے جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے درانحالیکہ ان پر ظلم کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو ڈراتا ہے اور ہوگی اُس پر لعنت اللہ تعالیٰ کی۔ ظالم ابن سعود نے حضور کے ارشاد کی کچھ پرواہ نہ کی نہ خدا کی لعنت کا خوف کیا۔ اس ظالم نے مسلمانوں کے عظمت والے مقدس مقامات کو برباد کیا، آہ صد ہزار آہ۔ جس ظالم نے تمہارے آقا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی۔ تکلیف پہونچائی۔ ان کو قبر اقدس میں بے چین کیا۔ ان کے مقدس مولد النبی کو منہدم کیا آہ وہ مقدس مولد النبی جہاں باعث ایجاد عالم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جہاں ہر وقت رحمت و انوار کی بارش ہوا کرتی تھی۔ ہیہات ہیہات اُس مبارک یادگار اور محترم مقام کو اپنے ناپاک کدالوں سے مسمار کر کے زمین کے برابر کر دیا۔ واحسرتاہ۔ تمام مسلمانوں کی ماں ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کو اپنی ناپاک گولیوں سے ظالموں نے شہید کیا۔ وادیلتاہ۔ عم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جدنا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کو شہید کیا بلکہ اس مقدس مزار پر خبیثا مع جوتے کے چڑھ گئے اور کہنے لگے اے عباس تجھ میں کچھ طاقت ہو تو ہمارا کچھ بگاڑ۔ آہ عم رسول کی یہ توہین، کون عم رسول جن کے متعلق حضور

پُرنور فرماتے العباس منی وانا منہ یعنی عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ، آہ جس ظالم نے حرم جابر نے جس دشمن اسلام واہل اسلام نے دودھ پیتے بچوں پر رحم نہ کیا۔ آہ جس سنگدل نے عفت مآب پردہ نشین عورتوں پر رحم نہ کیا ہو۔ وامصیبتاہ جن پاک بیبیوں کا ناخن چشم فلک نے نہ دیکھا ہو۔ ان کو بے پردہ کیا گیا نہ صرف بے پردہ بلکہ معاذ اللہ خلاف شریعت حرکات کیے گئے۔ ان کو برہنہ کیا گیا وہ مظلوم خواتین صرف زانوؤں تک ایک رومال لپیٹے ہوئے تمام بدن ننگا دوڑائی گئیں۔ آہ جو کبھی چند قدم بھی نہ چلی تھیں۔ نازونعم کی پلی ہوئی ظالم نجدیوں کے خوف سے اپنی عصمت بچانے کے لئے ساٹھ ساٹھ میل بھوکی پیاسی تپتی ہوئی زمین پر ننگے بدن ننگے پاؤں جان وعزت کے خوف سے گرتی پڑتی بھاگی بھاگی پھر رہی تھیں۔ پاؤں سوج گئے۔ تلووں میں چھالے پڑ گئے۔ پنڈلیوں میں زخم ہو گئے مگر ظالم اور سفاک نجدیوں کے خوف سے اپنی جان اور عزت بچانے کے لیے بھاگی بھاگی گوشہ عافیت کی تلاش کر رہی تھیں۔ ظالم نجدیوں نے غدر مچا رکھا تھا۔ نجدی درندوں نے تمام مکانوں کو لوٹنا اور مکانوں کے مالکوں کو بلا استثنیٰ قتل کرنا شروع کیا۔ چھوٹے چھوٹے بچے ان درندہ صفت نجدیوں کو دیکھتے تھے اور سہم جاتے تھے آہ وہ مظلوم اپنے پیارے پیارے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو جوڑ کر ان ظالموں سے رحم وکرم کی التجائیں کرتے تھے لیکن ہائے مصیبت کہ بچوں کی عاجزی کا جواب تلواروں، خنجروں کی نوکوں اور بندوقوں کی سنگینوں سے دیا جاتا تھا۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ جوان۔ بچے سب ہی قتل کیے جا رہے تھے۔ بازار خونریزی گرم تھا۔ نجدی وحشی مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیل رہے تھے۔ آہ ان ظالموں پر کسی کے آنسو، کسی کی زاری، کسی کی خوشامد، ان سنگدلوں کے دلوں پر ذرہ برابر اثر نہ کرتی تھی۔ جو ان بیدردوں کے سامنے آتا۔ انتہائی قساوت قلبی سے جانوروں کی طرح ذبح کیا جاتا تھا۔ آہ ایسی بربریت، ایسے جہالت کے مظالم کر سکتا [illegible] فلک بھی لرز گئے ہوں گے۔ آہ مسلمان کلمہ رسول پر گولی کا نشانہ بنائے گئے۔

مسلمانو! اس ظالم جابر ابن سعود اور اس کی شیطانی فوج نے ایک دو ظلم نہیں کیے جن کا شمار کرایا جا سکے۔ ان ظالم خارجیوں نے ہر اس مقام کو اور مزار کو شہید ومسمار کر دیا۔ جو مسلمانوں کے نزدیک مقدس تھا اور جن کو مسلمان اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ مثلاً (۱) مزار سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲) مزار سیدتنا آمنہ والدہ حضور پُرنور (۳) مزار سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۴) مزارات اہل الہواشم (۵) مسجد جن (۶) مسجد ابوقبیس (۷) مزار سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۸) مزار حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۹) مولد النبی صلی اللہ

شہ ہائے اشتہار کی اشاعت اول ہر طلبی سے جاں بچائے لقد، مظلوم معصوم لکھا جی اب پر علماء کرام نے اس تنبیہ فرمائی بالخصوص حضرت ناصر الاسلام والمسلمین سلطان الـ
علامہ نال المفتی عالی شان آیۃ من آیات الرحمٰن مولانا مولوی مفتی حافظ قاری ابو الفتح محمد حشمت علی خاں کرام بالمن والاحسان نے توجہ دلائی (بقیہ صفحہ ۱۹ پر دیکھئے)

تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰) مولد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (۱۱) مسجد انا اعطیناک الکوثر (۱۲) وہ مقام جہاں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے پیارے صابر بیٹے سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کو قربانی کے لئے لٹایا تھا (۱۳) جبل النور کا وہ مقام جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدر مبارک جبریل علیہ السلام نے چاک کر کے نور ربانی بھرا تھا۔ الغرض نجدی ظالموں نے وہ وہ ظلم وستم ڈھائے کہ دنیائے اسلام کانپ گئی۔ آسمانوں پر مظلوموں کی فریاد سے شور برپا ہو گیا مسلمانوں کے دولت ایمانی کے ڈاکوؤں اور مسلمانوں کے مال دنیوی کے لٹیروں نے اپنی انسانیت سوز بربریت اور درندگی کا خوب خوب مظاہرہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے محبوب اجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف پہونچائی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو بے چین کیا اور اسی لئے مسجدوں میں نجدی ظالموں کے لئے بددعائیں کی جاتی تھیں لیکن آج مسلمانوں کی حرارت ایمانی سرد ہو گئی۔ آج مسلمانوں کا مذہبی جوش ٹھنڈا ہو گیا، آج مسلمان بےحس ہو گئے۔ آج مسلمانوں کی غیرتِ دینی میں کمی نئی جوش باقی نہیں رہا۔ آج مسلمانوں میں دینی ولولہ نہیں رہا۔ آہ مسلمانو! اب تمہاری بے غیرتی۔ بےحسی و جمود کی انتہا ہو گئی آہ آج تمہارے سامنے تمہاری مسجدوں میں تمہارے منبروں پر تمہارے خطیب کہلانے والے تمہارے امام بننے والے اسلام کے بدترین دشمن اور ظالم نجدیوں کی علی الاعلان تعریفیں کر رہے ہیں۔

اذا کان الغراب دلیل قوم ٭ سیھدیھم طریق الھالکین

مسلمانو! کیا یہی تقاضا غیرت دینی اور اخوت اسلامی ہے۔ کیا تم اپنے دشمنوں کے دوست کی تعریف کرو گے یا ٹھنڈے دل سے سنو گے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر کیا ہو گیا تم کو۔ کہ تم خدا اور رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدترین دشمنوں کی تعریف برداشت کرتے ہو۔ ان کا اپنی مسجد میں آنا گوارا کرتے ہو۔ مسلمانو، مسلمانو، اے سنی بھائیو! اٹھو اٹھو۔ خدا اور رسول جل علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی پر کمر باندھو۔ امن وقانون میں رہ کر ان کے خلاف ہر بات کے لئے تیار ہو جاؤ۔ جس مسجد میں نجدی کا طرفدار امام ہو اس کو عہدۂ امامت سے خارج کراؤ اور اگر خارج نہ کرا سکو۔ تو اس کا قطعی بائیکاٹ کرو۔ اس کے پیچھے ہرگز نماز مت پڑھو۔ زکریا مسجد کے امام احمد یوسف فارسی کا حال تم کو معلوم ہو چکا۔ اب تمہارا دینی۔ ایمانی۔ اسلامی فرض ہے کہ تم اس امام کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کرو اور زکریا مسجد کے متولیوں سے درخواست کرو کہ وہ تمہاری نمازوں کا احترام کریں اور اس امام کو فوراً امامت سے خارج کریں۔ اگر کبھی خدانخواستہ ٹرسٹی صاحبان زکریا مسجد تمہاری درخواست منظور نہ کریں تو تم اس امام کا اس وقت تک کے لئے بائیکاٹ کرو۔ جب تک کہ وہ

(بقیہ صفحہ ۱۸) کہ بجز حضرات انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے کوئی معصوم نہیں اور لفظ معصوم اہلسنت کا خاص اصطلاحی لفظ ہے۔ اس کا اطلاق حضرات انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے سوا کسی پر جائز نہیں۔ ہم حضرات علمائے کرام بالخصوص حضرت قبلہ شیر بیشہ سنت مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور بارگاہ رب العزت

شرعی طور پر تو صحیحہ علی الاعلان بر سر منبر نہ کرے اور اس کو اپنی تقریر کی طرح اخباروں میں شائع نہ کرے۔ یاد رکھو مسلمانو! اب تمہاری نماز اس امام کے پیچھے ہرگز درست نہ ہوگی بشرعاً احمد یوسف امام زکریا مسجد کو اب امام بنانا اس کو قاضی بنانا۔ اس سے نکاح پڑھوانا۔ اس کو سلام کرنا۔ اس کی ذرہ برابر عزت کرنا سب حرام، قطعاً حرام، مسلمانو اگر اپنے ایمان کی سلامتی اور عاقبت کی عافیت چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے محبوب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی کرو۔ ان سے دور رہو۔ اُن سے اپنی بیزاری اور نفرت کا اظہار کرو۔ ورنہ یاد رکھو۔ قیامت کے دن شفاعت رسول سے محروم ہو جاؤ گے۔ وہاں سوائے اُس رؤف و رحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی مددگار اور حامی نہ ہوگا۔ لہٰذا بچاؤ اپنی جانوں کو جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے۔

دیندار بھائیو! اس اشتہار کی اشاعت سے ہمارا مقصد صرف تمہاری دینی بھلائی ہے۔ خدارا اس پر غور کرو اور مکاروں کے مکر و فریب سے ہوشیار رہو۔ اب ہم زکریا مسجد کے ٹرسٹی صاحبان سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس اشتہار کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمادیں اور شرعی احکام کو قبول فرمائیں اور مسلمانوں کی نماز برباد ہونے سے بچائیں اور احمد یوسف امام زکریا مسجد کو فوراً عہدۂ امامت سے خارج کردیں اور اپنی دینداری اور اسلامی ہمدردی کا ثبوت دیں۔

(نوٹ) مسلمان بھائی اور دیگر متولیان مساجد ہمارے اس اشتہار کو خاص زکریا مسجد ہی کے امام کے خلاف نہ سمجھیں بلکہ ہر اس امام کے خلاف جانیں جس نے نجدیوں کی تعریف کی ہو۔ ان کی مدح سرائی میں قصیدہ خوانی کی ہو لہٰذا مسلمان بھائی اور دیگر مساجد کے متولی صاحبان بھی ہماری گذارشات پر توجہ فرمائیں اور جہاں اور جس جس مسجد میں ابن سعود اور اس کے لڑکوں کی اور نجدیوں کی تعریف کی گئی ہو اور جس امام نے ایسا کیا ہو۔ مسلمانوں پر فرض مذہبی ہو کہ ایسے امام کے خلاف پُرزور احتجاج کریں اور اس کو امامت سے خارج کرائیں ورنہ بصورت دیگر اس کا بالکل بائیکاٹ کریں اور وہاں نماز نہ پڑھیں۔ خواہ وہ مسجد جامع مسجد ہو، خواہ منارہ مسجد یا اور کوئی مسجد فقط وما علینا الا البلاغ، ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

حسب فرمائش اراکین انجمن تبلیغ صداقت مسلمانوں کی دینی بھلائی کے لئے لکھا اس مضمون کو فقیر ابوالمظفر محمد سالم بن شیخ علی درہمی ہاشمی قادری رکن مجلس عاملہ انجمن تبلیغ صداقت نے مولیٰ تعالیٰ رحمت کرے راقم پر اور مشتہرین پر اور ان سب پر جو چلیں راہ سیدھی۔

المشتہرین:۔ اراکین انجمن تبلیغ صداقت چھاچھ محلہ کامبیکر اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳

اِستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ احمد یوسف امام زکریا مسجد بمبئی نے بروز جمعہ زکریا مسجد میں ابن سعود کے بیٹوں کا خود استقبال کیا، آداب بجالایا اور مصلیوں سے استقبال کرایا اور نجدی حکومت کی ابن سعود نجدی کی اور اس کے لڑکوں کی تعریفیں کیں نجدیوں کی شان میں قصیدے پڑھے انکی حفاظت و سلامتی کی دعا کی اور ایک تقریر کی جسمیں کہا کہ اللہ عزوجل کے بہت بڑے شکر کا سبب یہ ہے کہ حکومت نجدیہ کے دعوے اور دعوت صحیح، اور ایسی دعوت جسمیں کجی اور نقصان نہیں اور نجدی حکومت کو حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد بتایا اور کہا کہ نجدیوں کے جھنڈوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ جو اشارہ کرتا ہے کہ ان کا اور تمام اہل زمین کا ایک ہی کلمہ ہے جسکی بنا پر ہم سب پر لازم ہے کہ فروعات کی بحث چھوڑدیں اور ایک صف ہو جائیں اور ایسے امور اور مسائل میں مشغول نہ ہوں جن کا نقصان نفع سے زیادہ تر ہے۔ نیز اپنی تقریر میں ابن سعود کے بڑے لڑکے سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے بلند تر امیر نیکی کے تارے ہم سب نے نزدیک کر دیا جانوں کو اور نزدیک کر دیا ہم نے واسطے اے سہا ستارے تیرے لئے نظر کو۔ اگر تو کسی روز میدانِ جنگ میں ہم کو کسی وقت بھی بلائیگا تو ہم تنہا تنہا اور جماعتیں بنا کر بلندی حاصل کرنے کے لئے تیرے پاس حاضری دینگے اس کے بعد کہا کہ میں زیادہ تقریر کرنا پسند نہیں کرتا اور میں اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں قل یا اھل الکتٰب الیٰ اخرہٖ اس کے بعد نہایت تعظیم و تکریم سے ابنائے سعودی کو رخصت کیا اور ابنائے سعودی نے امام مذکور کو انعام دیا۔ یہ تمام حالات بمبئی کے عربی اخبار النشرہ ۲۲ر مئی ۱۹۳۰ء میں شائع ہو گئے ہیں اس کے بعد شہر کے چند سنی مسلمانوں نے ایک اشتہار شائع کرا کر ان حالات پر تمام سنیوں کی توجہ مبذول کرائی پھر ہماری انجمن نے ایک اشتہار بعنوان "دشمنانِ اسلام کی آمد بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" شائع کرایا جو آپکی خدمت میں بھی ارسال ہے (۱) اب عرض یہ ہے کہ اس امام کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟ (۲) اس کی امامت درست ہے یا نہیں اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھی جائیں وہ واجب الاعادہ ہیں یا نہیں؟ اور اگر اعادہ نہ کیا جائے تو فرض ذمہ سے ساقط ہوگا یا نہیں؟ (۳) اگر امام توبہ کرنا چاہے تو کس طرح کرے کیا امام کو اپنی غلطی اور توبہ کا اعلان برسر منبر عام مسلمانوں کے سامنے کرنا اور اس کو اپنی تقریر کی طرح شائع کرنا ضروری ہے اور کیا توبہ کیساتھ تجدید اسلام بھی ضروری ہے؟ (۴) اگر امام چند معتبر اشخاص کے سامنے توبہ کرے تو کیا شرعاً اسکی توبہ قابل قبول ہوگی اور ایسی خفیہ توبہ کے بعد اسکی امامت درست ہوگی یا نہیں؟ (۵) راقم اشتہار نے جو کچھ اپنے اشتہار "دشمنانِ اسلام کی آمد بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" میں لکھا ہے وہ حق و صواب ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب معتبرہ ارشاد فرمائیں اور مولے تبارک و تعالیٰ سے اجر پائیں۔

المستفتئین:- اراکین انجمن تبلیغ صداقت۔ رحمت منزل کامبیکر اسٹریٹ چھاچھ محلہ بمبئی ۳

۷۸۶

فتوائے دارالافتاء مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڈھ

الجواب

نجدیوں کی بد دینی اور اسلام و مسلم کشی کوئی راز اور مخفی چیز نہیں۔ ان کی گمراہی و فتنہ پردازی عالم آشکارہ ہے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرما دیا کہ نجد سے زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام و یمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ نجد کے لوگ حاضر تھے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے پھر حضور نے شام و یمن کے لئے دعا فرمائی اور نجد کے لئے دعا نہ کی۔ انھوں نے پھر درخواست کی۔ مگر حضور نے قبول نہ فرمائی۔ بلکہ تیسری مرتبہ درخواست کرنے پر فرمایا هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنی نجد کے زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ بخاری شریف مصری جلد رابع صفحہ ۱۵۳ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نجد سے وہ شیطان کا سینگ ابن عبدالوہاب نجدی نکلا۔ جس نے اپنا ایک جتھا تیار کر کے وہابی مذہب ایجاد کیا۔ اگرچہ وہابی فرقہ اپنے کو حنبلی کہتا ہے مگر یہ ان کا فریب ہے۔ ان گمراہوں کے عقیدے ہیں تمام دنیا کے مسلمان مشرک ہیں۔ مسلمانانِ اہلسنت و علمائے اہلسنت کا قتل جائز جانتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ردالمحتار عرف شامی میں فرماتے ہیں کہ كَمَا وَقَعَ فِي زَمَانِنَا فِي أَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوْا يَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوْا أَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَمَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰى كَسَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَاَلْفٍ۔ حدیث مبارک کی روشنی میں ظاہر ہو گیا کہ نجدی مذہب و ذریت

شیطان کا ایک عظیم فتنہ ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے معلوم ہوا کہ نجدیوں کے عقیدے میں تمام دنیا کے مسلمان مشرک ہیں۔ اور ان کے نزدیک مسلمانان اہلسنت کا قتل حلال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان خبثا نے غلبہ پایا۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کا قتل عام کیا اور وہ وہ ظلم کئے کہ شیطان بھی انگشت بدنداں رہ گیا ان کے کفر و ارتداد میں کیا شبہ جب تک وہ اپنے عقائد کفریہ سے توبہ نہ کریں ان کا جھنڈوں پر کلمہ لکھنا قرآن پڑھنا اسلام کا دعویٰ کرنا ان کو کفر سے نہ بچائے گا۔ احمد یوسف امام زکریا مسجد کے اقوال و افعال مذکورہ فی السوال اس کی وہابیت کی شہادت دیرہے ہیں۔ وہ یقیناً نجدیوں خبیثوں کے ہم عقیدہ ہے اور سخت وہابی ہے۔ برضا و رغبت نجدیوں کی تعظیم و توقیر کرنا ان کی تعریف و توصیف میں قصیدہ پڑھنا بحکم قرآنی نجدی بنتا ہے۔ ارشاد ہے وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ یعنی تم میں سے جو ان سے دوستی کرے وہ انھیں سے ہے۔ لہٰذا امام مذکور اپنی ان حرکات و اقوال کی بنا پر نجدی وہابی فرقہ کا ایک فرد ہوا مسلمانوں کو اس سے پرہیز و گریز لازم ہے۔

۱؎ امام مذکور بددین گمراہ وہابی نجدی و نجدی پرست ہے۔ اس کو فوراً امامت سے معزول کرنا ضروری ہے

۲؎ اس کی امامت حرام ہے۔ اس کے پیچھے نماز درست نہیں۔ اس واقعہ پر مطلع ہونے کے بعد اس کے پیچھے نماز پڑھنا اپنی نمازوں کو برباد کرنے کے علاوہ گناہ عظیم ہے۔

۳؎ اگر توبہ کرے تو بالاعلان مجمع عام میں نجدیوں کی گمراہی و بددینی کا اقرار کرے نجدی وھابی عقیدوں سے بیزاری ظاہر کرتے ہوئے توبہ نامہ شائع کرے۔ تجدید اسلام کرے۔

۴؎ گناہ بالاعلان کی توبہ بالاعلان ضروری ہے۔ چند آدمیوں کے سامنے خفیہ طور پر توبہ معتبر نہیں اگر بالاعلان توبہ کی۔ تو توبہ معتبر ہوگی۔ مگر پھر بھی ایسے شخص کو منصبِ امامت پر قائم رکھنا خلافِ احتیاط ہے۔

۵؎ اشتہار (دشمنانِ اسلام کی آمد پہ بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم) میں جن واقعات کی بنا پر شرعی احکام بیان کئے ہیں۔ وہ احکام حق و صواب ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) کتبہ

عبدالعزیز صدر مدرس دارالعلوم اہلسنت مصباح العلوم مبارکپور

الجواب صحیح

(۲) شمس الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ اہلسنت

مصباح العلوم مبارکپور

الجواب صحیح

(۳) ابوالفضل علی احمد غفرلہ الصمد مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

لقد اصاب من اجاب واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب

(۴) فقیر محمد ثناء اللہ اعظمی غفرلہ مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۵) الجواب صحیح

محمد عثمان اعظمی مدرس جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

۷۸۶

فتوائے بھیروں گڈھ ریاست گوالیار

الجواب

(۱) فرقہ جدیدہ نجدیہ نہ جنبلی ہے نہ شافعی، بلکہ مثل روافض وخوارج اہل سنت سے خارج اور گمراہ بددین
اور بدعتی وناری فرقہ ہو طحطاوی میں ہے مَنْ کَانَ خَارِجًا عَنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ
وَالنَّارِ یعنی جو شخص ان چاروں مذہب اہلسنت سے خارج ہے وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔ اس فرقہ والے کی
عزت ومدحت وقعت وتعظیم بلاشبہ حرام ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ

غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے اللہ تعالےٰ غضب فرماتا ہے۔ اور عرش عظیم ہل جاتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ ابْنُ عَدِیٍّ وَابْنُ عَسَاکِرَ یعنی جس نے مبتدع کی تعظیم وتکریم کی۔ اُس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔ قَدْ صَرَّحُوْا عُلَمَائُنَا قَاطِبَةً فِیْ ضَلَالَتِهَا مِنْ زَمَانِ خُرُوْجِهَا اِلٰی یَوْمِنَا هٰذَا امام مذکور بھی نجدی ہے اگر پہلے نہ تھا۔ تو اب ہوگیا بلکہ نجدی کا غلام نافرجام اور وہ اس کا امام جو حکم اس کے لئے وہی اس کے لئے ہے کہ مسلمان اس سے دور رہیں اور میل جول ترک کریں واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایسے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں فتاویٰ تاتارخانیہ اور فتح القدیر میں ہے رَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَجُوْزُ خَلْفَ اَهْلِ الْهَوٰی یعنی ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور جو نماز جب بھی اُس کے پیچھے پڑھی ہو اُس کا لوٹانا واجب درمختار رد المحتار میں ہے کُلُّ صَلٰوةٍ اُدِّیَتْ مَعَ کَرَاهَةِ التَّحْرِیْمِ تَجِبُ اِعَادَتُهَا فِی الْوَقْتِ وَبَعْدَهٗ یعنی جو نماز مکروہ تحریمی بھی ادا کی جائے۔ اس کا لوٹانا وقت میں یا بعد وقت کے واجب ہے اور اب ایسے شخص کو امام بنانا گناہ ہے اور اُسے امامت سے خارج کرنا واجب ہے۔ غنیہ شرح منیہ میں ہے لَوْ قَدَّمُوْا فَاسِقًا یَأْثَمُوْنَ یعنی اگر فاسق کو بھی لوگ امام بنائیں گے تو گنہگار ہونگے امامت تو امامت مسلمانوں کے کسی کام میں اُسے متولی کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

زواجر نے اقتراف الکبائر میں ہے اَلْکَبِیْرَةُ تَوْلِیَةُ جَائِرٍ اَوْ فَاسِقٍ اَمْرًا مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی ظالم اور فاسق کو مسلمانوں کے کسی کام میں متولی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ نماز اہم ترین فرائض دینیہ میں سے ہے اس کا اہتمام امامت ضروری ہے ورنہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا۔ حدیث ہے اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ یَّقْبَلَ اللّٰهُ صَلٰوتَکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ یعنی اگر تمہیں یہ منظور اور پسند ہو کہ ہماری نمازیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو چاہئے کہ تم میں سب سے بہتر کو امام بناؤ۔ فقط (واللہ تعالیٰ اعلم)

(۳) حدیث میں ہے اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا التَّوْبَةَ السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةُ بِالْعَلَانِیَةِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِ الْکَبِیْرِ یعنی جب تو کوئی گناہ کرے تو اس کے ساتھ توبہ کر۔ پوشیدہ کی پوشیدہ اور آشکارا کی آشکارا۔ پس امام مذکور نے جس طرح نجدیوں کی سب کے سامنے مدح کی۔ اسی طرح اس پر لازم ہے

کہ رب کے سامنے توبہ کرے۔ خفیہ توبہ اس کی توبہ نہیں ہوگی اور جب توبہ نہیں تو امامت کیسی؟ بلکہ لازم یہ ہے کہ توبہ کے بعد اس پر توبہ کا اثر ظاہر نہ ہو (نجدیوں سے نفرت و بیزاری) جب تک آئے ہرگز امام نہ بنائیں۔ فتاوی عالمگیریہ میں ہے اَلْفَاسِقُ اِذَا تَابَ لَمْ تُقْبَلْ شَہَادَتُہٗ مَا لَمْ یَمْضِ عَلَیْہِ زَمَانٌ یَظْہَرُ عَلَیْہِ اَثَرُ التَّوْبَۃِ یعنی فاسق کی شہادت بھی قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ اتنا زمانہ نہ گذر جائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر نہ ہو جائے۔ جب شہادت میں یہ حکم ہو تو امامت جو نیابت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے کیسے جائز ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جواب نمبر ۳ میں گذرا یعنی خفیہ چند اشخاص کے سامنے توبہ کرے تو وہ توبہ نہ ہوگی۔ علانیہ برسر منبر در برد اشخاص عام کرے اور اشتہار چھپوا کر عام طور پر شائع کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اشتہار میں جو کچھ نجدیوں کے لئے لکھا وہ صحیح ہے

(۶) عبد الکریم غفرلہ المولیٰ الرحیم چتوڑی

ملنے کا پتہ

جناب سلطان حسین صاحب تاجر کتب۔ وزیر بلڈنگ۔ بھنڈی بازار بمبئی ۳

جناب غلام محی الدین صاحب تاجر کتب بندر والی بلڈنگ۔ کولسہ محلہ۔ بمبئی ۳

جناب حکیم بابو محمد عمر صاحب۔ قریب بڑی مسجد۔ مدن پورہ بمبئی

ضیاء کمپنی پارچہ فروش ۲۱۶ مسجد بندر روڈ۔ ناخدا محلہ ناکہ بمبئی ۳

انجمن اہلسنت ۴۵ بھوساری محلہ۔ سانگ اسٹریٹ۔ بمبئی ۳

۴۸۶

فتوائے سنبھل ضلع مرادآباد

الجواب

(۱) بلا کسی معذوری و مجبوری کے ابن سعود اور اس کے بیٹوں کے عقائدِ باطلہ و حرکاتِ نالائقہ پر مطلع ہو کر ان کی نہ فقط ایسی تعریفیں اور استقبال و اعزاز کرنا بلکہ ان کے باطل مذہب کو صحیح قرار دینا۔ ان کے اصولی اختلافات کو فروعی اختلافات بتانا۔ کسی صحیح العقیدہ سُنّی المذہب شخص سے ممکن نہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ ایسے حرکات ایسے افعال و اقوال کسی گمراہ و بددین۔ نجدی سیرت سے صادر ہوں گے۔ رد المحتار میں ہے۔ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ شَاتِمَهٗ کَافِرٌ وَحُکْمُهُ الْقَتْلُ وَمَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِهٖ وَکُفْرِهٖ کَفَرَ (رد المحتار ص ۲۹۹ ج ۳) شرح فقہ اکبر میں ہے اَلرِّضَا بِالْکُفْرِ کُفْرٌ سَوَاءٌ کَانَ بِکُفْرِ نَفْسِهٖ اَوْ بِکُفْرِ غَیْرِهٖ (شرح فقہ اکبر مصری ص ۱۴۰) لہٰذا امام زکریا مسجد پر نجدی کے کفری عقائد کو معمولی اختلافات کہنے اور باوجود اس کی ایسی ناپاک گستاخیوں کے اسے قابل ملامت و طعن اور لائقِ توہین تذلیل نہ ٹھہرانے کا جرم کم از کم ضرور عائد ہوتا ہے جو خود اس کے نجدی ہمعقیدہ ہونے اور صحیح معنی میں سُنّی المذہب نہ ہونے کا صاف اظہار کر رہا ہو۔ لہٰذا اس امام مذکور پر توبہ و استغفار لازم و ضروری ہے۔

(۲) بلا توبہ کے نہ اس کی امامت صحیح نہ اس کی اقتدا درست۔ نہ فریضہ مقتدی ذمہ سے ساقط ہو۔ کَمَا هُوَ مُصَرَّحٌ فِیْ کُتُبِ الْاُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ۔

(۳) امام مذکور کو باعلان عام علی رؤس الاشہاد توبہ کرنا اور تجدید ایمان کرنا اور اس کا تقریراً و تحریراً اظہار کرنا ضروری ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے یَحْتَاجُ اِلَی التَّوْبَةِ ثَلٰثَةِ مَوَاضِعَ اَحَدُهَا اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی التَّوْبَةِ الَّذِیْنَ تَکَلَّمَ بِالْبُهْتَانِ عِنْدَ هُمْ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ قَدْ ذَکَرْتُهٗ عِنْدَ کُمْ بِکَذَا وَکَذَا فَاعْلَمُوْا اَنِّیْ کُنْتُ کَاذِبًا فِیْ ذَالِکَ ص ۱۳۵ لہٰذا جس طرح ارتکاب جرم کیا اسی طرح توبہ کرے۔

(۴) علانیہ جرم کی خفیہ طور پہ توبہ کرنا اور اس کا صرف چند شخصوں پر اظہار کرنا کافی نہیں۔ لہٰذا امام مذکور

خفیہ طور پہ تائب ہو کر امامت نہیں کر سکتا بلکہ ایسے شخص کو بلا تجربہ کے صرف توبہ بالاعلان پر اعتماد کرتے ہوئے پھر امامت کے لئے مقرر کرنا نامناسب ہے۔ کہ امامت کی بڑی ذمہ داری ہے۔

(۵) اشتہار مندرجہ فی السوال کا مضمون صحیح و صواب ہے۔ اہل اسلام اس پر عمل کریں اور اس کو حق جانیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ :- المعتصم بذیل سید کل نبی و مرسل
محمد اجمل غفرلہ اللہ عزوجل
ناظم مدرسہ اہلسنۃ فی بلدۃ سنبھل

الجواب صحیح :- محمد شجاعت عفی عنہٗ

۷۸۶

فتوائے دار الافتاء جامع مسجد آگرہ

الجواب

اس میں تو شک نہیں کہ فرقہ نجدیہ اپنے عقائد باطلہ کی بنا پر فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہے ان کے عقائد باطلہ طشت از بام ہو چکے ہیں جن کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوی شامی باب البغاۃ میں اس فرقہ کا شمار باغیوں میں فرمایا۔ اور تحریر فرمایا کہ ان کا اصل اعتقاد یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ مشرک ہے اس کا مال اس کی جان ان نجدیوں کے نزدیک مباح ہے۔

انھیں لوگوں کے واسطے حضور نے دعا نہ فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا۔ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا

يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ان کے مقتدا و پیشوا محمد ابن عبد الوہاب نجدی نے جو کچھ کیا وہ تاریخ وہابیہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ حجاز و مصر ہند وغیرہ کے علمائے اہلسنت نے ان کا ہمیشہ رد فرمایا اور لوگوں کو ان سے بچنے اور دور رہنے کی تلقین فرمائی۔

ایسی صورت میں کسی سنی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان کی ذرہ بھر تعظیم و توقیر مدح و ثنا کرے جس نے ایسا کیا اس نے اپنے مذہب کو برباد کیا۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ (مشکوٰۃ شریف)

(۱) جس امام نے ان کی تعظیم و توقیر مدح و ثنا کی۔ اس نے مذہب اہلسنت سے خروج کیا اور وہ انہیں میں شمار کیا گیا ہے۔

(۲) اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور جو نمازیں اس بدعت شنیعہ کے اختیار کرنے کے بعد پڑھی گئیں وہ واجب الاعادہ ورنہ بذمہ مسلم باقی رہیں گی۔

(۳) تَوْبَةُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَتَوْبَةُ الْاِعْلَانِ بِالْاِعْلَانِ فقہ کا جزئیہ ہے۔ جس صورت سے بدعت اختیار کی۔ اسی صورت سے توبہ کرے۔

(۴) ہرگز نہیں حکم شریعت کے مطابق توبہ ہونا چاہیے۔

(۵) اشتہار میں جو کچھ لکھا گیا وہ بالکل صحیح و درست اور حمایت مذہب اہل سنت و جماعت ہے کَثَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰی سَوَادَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

فقیر عبد الحفیظ قادری مفتی آگرہ جامع مسجد

۷۸۹

فتوائے ریاست حیدرآباد دکن

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ التَّوَّابِ

(۱) امام مذکور کے اہل بدعت، فاسق معلن، ضال مضل ہونے میں تو شک ہی نہیں، پھر اگر وہ گروہ نجدیہ وہابیہ
کے عقائد کفریہ ارتدادیہ میں بھی اُن کا متبع اور حامی ہے تو بفحوائے "مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِمْ وَعَذَابِهِمْ فَقَدْ كَفَرَ"
خود بھی اُن کا شریک و سہیم خارج از دائرہ ایمان و اسلام اور مستحق عذاب نیران ہے۔ قَالَ تَعَالَى وَمَنْ
يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ (پ ۶ س مائدہ) و ایضاً قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ○ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ
فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ
أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ○ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ○ (پ ۶ س مائدہ) حدیث شریف
میں ارشاد ہوا مَنْ مَشَى إِلَى صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِيُوَقِّرَهُ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ (
طبرانی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو شخص اُن اہل بدعت پرستاران ضلالت سے
میل جول رکھے گا وہ انھیں میں سے ہے۔ بنی اسرائیل پر (حضرت سیدنا) داؤد اور (حضرت سیدنا)
عیسیٰ ابن مریم عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ یوں کہ انھوں
نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھے۔ وہ ایک دوسرے کو برے کاموں سے منع نہیں کرتے تھے۔ کیسے برے
کام کرتے تھے وہ، اُن میں کے بہتوں کو تو دیکھے گا کہ وہ کفار (و مشرکین، اہل بدعت و ضلالت، فاسقین
فاجرین مثلاً نجدیہ وہابیہ۔ روافض و نیاچرہ وغیرہم مرتدین و مبتدعین) سے محبت رکھتے ہیں (اُن کے لئے
منبر پر کھڑے ہو کر قصیدے پڑھتے ہیں۔ ان کو بلند و بالا القاب سے یاد کرتے ہیں۔ ان کا لانعام

بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ ذلیلوں کو بلند امیر، اور اُن مصادیق ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔ اور عند اللہ شر الدواب کو نیکی کا تارا بتاتے ہیں) کتنا بُرا اُنھوں نے اپنی جانوں کے لئے پیش کیا کہ اُن پر خدا کا غضب ہے اور عذاب (آخرت) میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ اگر خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان رکھتے ہوتے تو ان (دشمنانِ دین اعدائے بزرگیں) کو اپنا دوست نہ بناتے مگر ان میں کے بہت سے نافرمان ہیں (قرآن کریم) جو کوئی بدعتی (بدمذہب، بددین گمراہ جیسے وہابیہ نجدیہ، وغیرہم اشرار) کی طرف اس کی عزت بڑھانے، اُس کا استقبال کرنے، اس کو ممتاز جگہ بٹھانے کے لئے ایک قدم بھی چلا تو اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی (حدیث شریف) تو معلوم ہوا کہ امام مذکور، بحکم قرآن مجید و حدیث حمید دوست دار اہل کفر و بدعت، مبتلا بہ بخت و غضب الٰہی (اعاذنا اللہ تعالیٰ منہا) مستحق عذاب نار، ہادم اسلام ضال مضل ہے اس پر علانیہ کھُلم کھُلا توبہ نہ صرف توبہ بلکہ تجدید اسلام و ایمان و تجدید نکاح فرض ہے، صرف چند آدمیوں کے سامنے خفیہ توبہ کر لینا شرعاً ہرگز ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔ اُس نے گناہ منبر پر کھڑے ہو کر علی الاعلان پکار پکار کر تحریراً و تقریراً کیا۔ خود گمراہ ہوا، دوسروں کو گمراہی میں ڈالا، وہ ایک بڑی مسجد کا امام تھا۔ بہت سے مسلمان اُس کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ اس کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے تھے اُس نے اپنے ساتھ ان کو بھی بدعت کی راہ دکھائی۔ گمراہی کی ٹھوکر کھائی۔ اب وہ چاہتا ہے کہ اپنی جھوٹی کھوٹی دنیاوی عزت بچانے کے لئے گلیا میں گڑ پھوڑے۔ آہ اُس نے ناموس اسلام کو بر سر منبر برباد کیا علی الاعلان دشمنانِ اسلام۔ بدترین اعدائے خدا و رسول جل و علا و علیہ الصلاۃ والسلام، یعنی ابنائے سعود نامسعود اور حکومت نجدی مردود کو اپنی جھوٹی خوشامد اور جہنمی چاپلوسی سے شاد کیا۔ آج اُس کو اپنی عزت پیاری ہو گئی۔ جو وہ کونے میں مُنھ چھپاتا ہے۔ اگر درحقیقت اُس کو اپنے کئے پر پشیمانی ہے۔ کچھ بھی خوفِ ربانی ہے تو ایک بار پھر منبر پر چڑھے۔ کل شیطان لعین کے بہکانے سے دشمنانِ دین کی مدح میں قصیدے پڑھے تھے آج رحمان و رحیم جل و علا سے توفیق پانے پر اپنی گمراہی اور نکبت کا ماتم کرے اور بصدق دل سے صاف صاف الفاظ میں اپنی ضلالت و بطالت سے توبہ و رجوع کر کے پھر سے مسلمان ہو، تحریراً اور تقریراً اس توبہ اور تجدید اسلام کا اعلان ہو۔ اس سے پہلے وہ ہرگز مسلمانوں کی امامت نہیں کر سکتا۔ امامت درکنار مسلمانوں کو اُس سے ملنا جلنا۔ اُس کے پاس اُٹھنا بیٹھنا۔ شادی بیاہ۔ سلام و عیادت ناجائز ہے حدیث شریف نے

ارشاد فرمایا "لَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ"

(۲) امام مذکور کے کم از کم مبتدع، فاسق معلن، بدمذہب، بدعقیدہ ہونے میں تو شک ہی نہیں ہے حدیث شریف میں ایسوں کے لئے ارشاد ہوا "لَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ" نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے نہ ان کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ فقہائے کرام نے باب امامت میں فاسق معلن کے پیچھے کراہت نماز کی دلیل ارشاد فرماتے ہوئے تصریح فرمائی کہ فاسق اگرچہ عالم ہو مگر اس کو نماز کے لئے نہ بڑھایا جائے گا۔ وہ مسلمانوں کا امام نہ بن سکے گا کہ شرعاً اس کی اہانت اور تذلیل واجب ہے اور امام بنانے میں تعظیم ہوتی ہے اور فاسق کی تعظیم حرام ہے۔ چنانچہ فرمایا "اَمَّا الْفَاسِقُ الْاَعْلَمُ فَلَا يُقَدَّمُ لِاَنَّ فِيْ تَقْدِيْمِهٖ تَعْظِيْمَهٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا" مراقی الفلاح و حاشیہ کنز از علامہ سید ابو السعود وغیرہ کتب فقہ) اور بدمذہب مبتدع تو فاسق فی العمل سے بھی بدتر ہے۔ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں فرمایا "اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِنْ حَيْثُ الْاِعْتِقَادِ وَهُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَيْثُ الْعَمَلِ" ان تصریحات سے واضح ہے کہ امام مذکور کے پیچھے نماز کم از کم مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اور اگر وہ ان خبثاء نجدیہ وہابیہ کے عقائد کفریہ ارتدادیہ میں بھی اُن کا شریک و سہیم ہے تو سرے سے کسی کی نماز ہی نہ ہوگی۔ فرض علی حالہ ذمہ پر باقی رہے گا۔ بلکہ اس صورت میں اگر مقتدیوں نے اُس کو مسلمان سمجھ کر امام بنایا تو ان پر بھی وہی حکم عائد ہوگا اور نہ صرف نماز بلکہ اسلام و ایمان کی بھی تجدید کرنا پڑیگی۔

(۳ و ۴) کا جواب نمبر ایک میں گذرا۔ نمبر ۵ اشتہار دشمنان اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم سراسر حق و صواب ہے۔ اُس پر مسلمانوں کو عمل کرنا اور دشمنان اسلام و مسلمین کے مکائد سے واقف ہو کر اُن سے علیحدگی اور کلی اجتناب اہم الفرائض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) کتبہ الفقیر الحقیر السید آل مصطفیٰ المعروف بسید میاں القادری البرکاتی القاسمی الطبیب فی صدر نظامیہ شفاخانہ یونانی حیدرآباد دکن۔

شنبہ دوازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ
مطابق ۱۷ مہر ۱۳۴۹ ف

سید آل مصطفیٰ حیدرآباد دکن

فتوائے دارالافتاء مراد آباد

الجواب

وہابیہ نجدیہ گمراہ فرقہ ہے اور اُس کی گمراہی حد کفر تک پہونچی ہوئی ہے۔ اپنے سوا تمام جہان کو مشرک کہتا ہے اور شرک وکفر کے احکام اس قدر عام کر دیتے ہیں کہ اس سے خود بھی نہیں بچتا ہے اپنے احکام سے خود ہی کافر ٹھہرتا ہے۔ مجموعۃ التوحید صـ۱۹ میں ہے۔ مُوَالَاۃُ الْکُفَّارِ مُوْجِبَۃٌ لِسَخَطِ اللّٰہِ وَالْخُلُوْدِ فِی الْعَذَابِ بِمُجَرَّدِھَا۔ اسی صفحہ میں ہے ذِکْرُ تَعَالٰی اِنَّ مُوَالَاۃَ الْکُفَّارِ مُنَافِیَۃٌ لِلْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَا اُنْزِلَ اللّٰہُ (ثُمَّ اَخْبَرَ) اَنَّ سَبَبَ ذٰلِکَ کَوْنُ کَثِیْرٍ فِیْھِمْ فَاسِقِیْنَ وَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ مَنْ خَافَ الدَّائِرَۃَ وَبَیْنَ مَنْ لَمْ یَخَفْ۔ ان عبارات کا حاصل یہ ہے کہ کفار کی دوستی خدا کی ناراضی اور عذابِ دائم کی موجب اور ایمان کے منافی ہے اور خواہ یہ خوف سے ہو یا بغیر خوف کے اس میں کوئی فرق نہیں صـ۱۸۲ میں ہے فَمَنْ رَکَنَ اِلٰی اَھْلِ الشِّرْکِ اَیْ مَالَ اِلَیْھِمْ وَرَضِیَ بِشَیْءٍ مِنْ اَعْمَالِھِمْ فَاِنَّہٗ مُسْتَحِقٌّ لِاَنْ یُّعَذِّبَہُ اللّٰہُ وَاَنْ یَّخْذُلَ لَہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی اہل شرک کی طرف جو میل کرے اور اُن کے کسی عمل کے ساتھ راضی ہو وہ عذاب نار اور خذلان دُنیا و آخرت کا مستحق ہے اسی صفحہ میں فَمَنْ وَادَّ الْکَافِرَ فَلَیْسَ بِمُؤْمِنٍ جس نے کسی کافر سے دوستی کی وہ ایماندار نہیں صـ۱۹۲ میں ہے اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَظْھَرَ الطَّاعَۃَ وَالْمُوَافَقَۃَ لِلْمُشْرِکِیْنَ مِنْ غَیْرِ اِکْرَاہٍ اَنَّہٗ یَکُوْنُ بِذٰلِکَ مُرْتَدًّا خَارِجًا مِنَ الْاِسْلَامِ وَاِنْ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْعَلُ الْاَرْکَانَ الْخَمْسَۃَ اِنَّ ذٰلِکَ لَا یَنْفَعُہٗ یعنی جب مسلمان بغیر کسی اکراہ کے مشرکین کے ساتھ طاعت و موافقت کا اظہار کرے تو وہ مرتد خارج از اسلام ہو جاتا ہے اگرچہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو اور ارکانِ خمسہ ادا کرتا ہو۔ یہ اُسے کچھ نافع نہ ہوگا یہ مجموعۃ التوحید جس کی عبارتیں نقل کی گئیں وہابیہ کی مستند کتاب ہے۔ جس کی وہ تبلیغ کر رہے ہیں اور حکومت نجدیہ کی طرف سے چھاپی گئی ہے کفار و مشرکین

کے ساتھ نجدیوں کے جو تعلقات اور جیسی موافقت و مودت ہے ظاہر ہے۔ پھر اپنے ان احکام سے وہ کافر مخلد فی النار سب کچھ ٹھہرتے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے گمراہی کے عقیدے ہیں جن کی علمائے عرب و عجم نے اپنی کتابوں میں تصریحیں فرمائی ہیں حتی کہ ان کے پروردہ کرم ہندوستان کے دیوبندی وہابی بھی انھیں خارجی کہتے ہیں۔ چنانچہ المہند جو علماء دیوبند کی ایسی کتاب ہے کہ ان کے اکابر و اصاغر اس کے مصدق ہیں اس میں جو کچھ نجدیوں کے متعلق لکھا ہے ملاحظہ کیجئے۔

سوال محمد ابن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال اور ان کی آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو کیا مشرب ہو؟

جواب۔ ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے۔ جو صاحب درمختار نے فرمایا۔ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی۔ تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں۔ ان کا حکم باغیوں کا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے۔ اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔ اور اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی اب معلوم ہوا کہ وہابیہ نجدیہ ایسا فرقہ ہے۔ جس کو عرب و عجم کے تمام علماء بیدین گمراہ سمجھتے ہیں اور خود ان کے مجیال وہابیہ دیوبند بھی ان کو خارجی ظالم اور تمام مسلمانوں کو مشرک سمجھنے والا مانتے ہیں۔ ردالمحتار میں بھی یہی ہے اور وہ خود اپنے حکم سے ہی خارج از اسلام ہیں اور جو مظالم انھوں نے کئے ہیں۔ انھوں نے دنیائے اسلام کو تڑپا دیا ہے۔ اور مسلمانان عالم کے قلوب مجروح کر ڈالے ہیں بلکہ ان کی سفاکیاں اور درندوں کو شرما دینے والے مظالم اس حد پر پہنچ گئے کہ دنیا کے غیر مسلم بھی اس کے تصور سے

لرزہ براندام ہوتے ہیں۔ ایسوں کے ساتھ رسم وراہ میل وجول، محبت ووداد تعظیم تکریم مسلمان کا کام نہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وقال اللہ تعالٰی وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ وقال اللہ تعالٰی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وقال اللہ تعالٰی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ الآیۃ۔ اس مضمون کی بکثرت آیات ہیں جن میں بے دینوں گمراہوں ظالموں کے ساتھ میل محبت مجالست مخالطت منع فرمائی گئی۔ حدیث شریف میں ہے اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاھْتَزَّ لِذٰلِکَ الْعَرْشُ جب فاسق کی مدح کیجاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ کہ جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک جھونک دو یہ احکام خدا اور خدا کے رسول کے ہیں اس طمع پر لعنت ہے جس کی بدولت کوئی شخص مسلمانوں کا امام ہوکر مسجد میں بدینوں کی مدح کرے دنیا کی بات تو مسجد میں جائز نہیں۔ چہ جائیکہ ایسی عظیم معصیت۔ نجدیوں کا یہ حال ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے جو امام تھے اور ان میں بہت بہترین خطباء تھے۔ ان سب کو برطرف کردیا تو اگر وہ انھیں مسلمان سمجھتے اور ان کی امامت جائز جانتے تو ایسا نہ کرتے۔ مگر بمبئی کے امام صاحب کو ذرا شعور نہ ہوا

ع بروز طمع دیدہ ہوشمند

ان کے حال پر بہت ہی افسوس ہے۔ اللہ تعالٰی ہدایت نصیب کرے۔ انھیں لازم ہے کہ اللہ کے لئے اس کی اور اس کے حبیب کی رضا جوئی کے لئے مجمع عام میں کلمہ شہادت پڑھکر توبہ صادقہ کریں۔ اظہار جرم میں شرم نہ کی تھی تو اعلان توبہ میں نہ جھجکیں کہ توبہ میں تو بندہ کا معاملہ رب کے ساتھ صاف ہوتا ہے۔ اور سیئات کے دفتر دھل جاتے ہیں۔ سوال میں امام احمد یوسف کے جو کلمے منقول ہیں۔ بہت ہی شنیع ہیں نہایت ہی قبیح ہیں۔ ان سب سے توبہ ضروری ہو اور جب تک توبہ نہ کرے تو اس کی امامت درست نہیں کہ امام بنانا تو فاسق کو ہی مکروہ ہے۔ چہ جائیکہ مسجد میں اہل ضلال کی تعریفیں کرنا اور ان کے ضلال سے اغماض کرکے ان کی جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دینے اور ضلالت کی ترویج کرنے والا۔ نہ اس کی امامت جائز۔ وہ نمازیں جو اس حال کے بعد اس کے پیچھے پڑھی گئیں اول سب کا اعادہ ضروری ہو۔ واللہ تعالٰی اعلم

(۱۱) العبد المعتصم بحبل المتین

کتبہ

محمد نعیم الدین عفی عنہ المعین

(۱۲) مَا اَجَابَ بِہٖ سَیِّدِیْ فَھُوَ حَقٌّ وَالْحَقُّ اَحَقُّ بِالْاِتِّبَاعِ

عمر النعیمی

(۱۳) صحیح الجواب محمد یونس عفی عنہ

وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا الضَّلَالُ

(۱۴) وصی احمد

(۱۵) الجواب صحیح ۔ محمد مختار اشرفی غفرلہٗ

(۱۶) نعم التوفیق وجذا التقریب ۱۲

العبد

محمد شجاعت عفی عنہ

(۱۷) الجواب صحیح

ظفر الدین احمد

جامعہ نعیمیہ مرادآبادی

فتوائے دار الافتاء ریاست پٹیالہ

الجواب

جوابِ اوّل ۔ امام مذکور نے جب کہ نجدی ابن سعود نامسعود کی دعوت و مذھب کو صحیح و درست بتایا ۔ اس میں کچھ اور نقصان نہیں مانا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور ابن سعود کے کفریات کو فروعی بحث ٹھہرا کر اس کو معاذ اللہ سراہا ۔ اس کی تعریف کے گیت گائے تو کون خیال و وہم کرسکتا ہے کہ یہ امام نجدی کا پیرو اور اس کے عقیدہ کا نہیں ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ یہ امام نجدی ہے اور نجدی عقائد کفریہ کا متبع ہے ۔ لہذا اپنی تقریر کے آخر میں صاف کہدیا کہ میں اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں قُل یَا اَھْلِ الْکِتَابِ اِلیٰ آخرہ

یعنی تم فرماؤ اے کتابیو ۔ ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے ۔ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں ۔ تو کہدو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (ترجمہ رضوی) اس آیت کو مسلمانوں کو مخاطب کر کے پڑھکر امام مذکور نے کھلم کھلا اپنی وہابیت و نجدیت کی نقاب کشائی و پردہ دری کر دی کہ وہابیوں کی طرح وہ امام بھی تمام دنیا کے مسلمانانِ اہلسنت کو کافر مشرک جہنمی جانتا اور اہل سنت کو قتل کرنا ، اُن کا مال لوٹنا بھی امام مذکور حلال مانتا ہے ۔ ورنہ اس آیت کے پڑھنے اور اہلسنت کو مخاطب کرنے کا منشا اور مطلب کیا ہے ۔ خلاصۂ کلام یہ کہ امام مذکور نے نہایت آزادی سے بغیر تقیہ کے اپنے وہابی ہونے کا اُس مجمع میں اقرار و اظہار کیا اور اخبار میں وہی اقرارِ وہابیت شائع کرا کے اپنی وہابیت پر مکمل رجسٹری کرا دی ۔ اب امام مذکور رجسٹری شدہ وہابی ہے اور شرعاً وہ کافر و مرتد ہے اور بغیر توبہ اسی کفری حالت میں مرگیا تو مستحق نارِ ابد ہے اور یہ تو ہر تھوڑی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص جس مذھب و عقیدہ کا پیرو ہوگا ۔ ہمیشہ اُس کی صحت و

برائی بیان کرے گا۔ کبھی برائی نہیں کرے گا۔ دیکھو وہابی جو تقیہ باز نہ ہو۔ کبھی مذہب اہلسنت کی تعریف نہیں کرے گا۔ تو امام مذکور اگر پکا کٹر وہابی نہیں۔ تو وہابی دعوت و مذہب و عقیدوں کی تصحیح و بزرگی کیونکر بیان کی۔

شفا شریف میں ہے وَنُکَفِّرُ وَمَنْ لَمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ مِنَ الْمِلَلِ اَوْ وَقَفَ فِیْھِمْ اَوْ شَکَّ ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملتِ اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا اُن کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور امام مذکور تو وہابی مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔ بحر الرائق وغیرہ میں ہے مَنْ حَسَّنَ کَلَامَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ اَوْ قَالَ مَعْنَوِیٌّ اَوْ کَلَامٌ لَہٗ مَعْنًی صَحِیْحٌ اِنْ کَانَ ذٰلِکَ کُفْرًا مِنَ الْقَائِلِ کَفَرَ الْمُحَسِّنُ جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ شخص جو اس کی تحسین کرتا ہے۔ یہ بھی کافر ہو جائیگا کتاب الاعلام میں امام ابن حجر نے فرمایا مَنْ تَلَفَّظَ بِلَفْظِ الْکُفْرِ یَکْفُرُ وَکُلُّ مَنِ اسْتَحْسَنَہٗ اَوْ رَضِیَ بِہٖ یَکْفُرُ۔ جو شخص کفر کی بات کہے۔ وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ پس امام مذکور پکا وہابی کافر مرتد ہے مسلمان اُس سے دور و نفور رہیں۔

جواب دوم۔ اس کی امامت ایسی ہے جیسے کوئی وہابی گاندھی یا جواہر لال کو اسی حالت میں اپنا امام بنالے بلکہ امام مذکور تو اس سے بدتر ہے کہ وہ کافر ہے اور امام مذکور مرتد ہے۔ اس کے پیچھے نماز حرام، حرام، حرام، قطعاً حرام ہے۔ اس کے پیچھے نماز سرے سے ہوگی ہی نہیں۔ فرض ذمہ باقی رہے گا۔ دوبارہ پڑھنا، اعادہ کرنا فرض ہوگا کبیری میں ہے۔ اَمَّا لَوْ کَانَ مُؤَدِّیًا اِلَی الْکُفْرِ فَلَا یَجُوْزُ اَصْلًا کَالْغُلَاۃِ مِنَ الرَّوَافِضِ (اِلٰی قَوْلِہٖ) وَمَنْ یُنْکِرُ الشَّفَاعَۃَ اَوِ الرُّؤْیَۃَ اَوْ عَذَابَ الْقَبْرِ اَوِ الْکِرَامَ الْکَاتِبِیْنَ یعنی اگر بدمذہب کی بدمذہبی کفر تک مؤدی ہو تو اس کی اقتدا قطعاً جائز نہیں جیسے رافضی جو ضروریاتِ دین کے منکر ہیں (یہاں تک کہا) جو شفاعت مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کرے یا دیدارِ خدا کا یا عذاب قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرے درمختار میں ہے۔ وَاِنْ کَفَرَ بِھَا فَلَا یَصِحُّ الْاِقْتِدَاءُ بِہٖ اَصْلًا اور فتح القدیر میں ہے رَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَنَّ الصَّلٰوۃَ خَلْفَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ لَا تَجُوْزُ

جواب سوم۔ یقیناً جس طرح بر سر منبر عقائد کفریہ وہابیہ کی تصدیق و تصحیح کی اور اظہار میں دہ

کفری تقریر شائع کی۔ اسی طرح اس پہ لازم وضروری ہوگا کہ برسرمنبر علی رؤس الاشہاد اُسی طرح مسلمانوں کو جمع کرکے صاف لفظوں میں عقائد کفریہ وہابیہ نجدیہ سے نفرت وبیزاری وبریّت کا اظہار کرے اور توبہ کرے اور ابن سعود نامسعود کے عقائد کفریہ بیان کرکے اُس کا کُھلّم کُھلّا رد کرے اور اس پر حکم شرعی بیان کرے پھر یہ تمام تقریر اخبارات میں شائع کرے۔ جب اس کی توبہ ہوگی اور اس توبہ میں تجدید اسلام وتجدید نکاح ضروری ہے۔

جواب چہارم۔ یہ توبہ۔ توبہ نہیں اور اس کے بعد امامت درست نہیں۔ جب تک اپنی کفری تقریر کی طرح عام مسلمانوں کے روبرو توبہ کرکے صاف لفظوں میں اس کو شائع نہ کرے۔ شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔

تَوْبَۃُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃِ بِالْعَلَانِیَۃِ۔

جواب پنجم۔ اشتہار مذکور میں جو کچھ بیان کیا ہے۔ حق وصحیح ہے ماشاء اللہ راقم کو خدائے تعالےٰ جزائے خیر بخشے کہ انھوں نے اس نازک وپرفتن دور میں ایمان کے ڈاکوؤں اور دین کے لٹیروں سے مسلمان بھائیوں کو خبردار کیا اور اہل سنت کے ایمانوں کی حفاظت کی۔ مسلمان بھائیوں اور متولیان وٹرسٹیان مسٰجد کو لازم ہے کہ اس اشتہار پر عمل کریں۔ مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاہَدَ ہُمْ بِیَدِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَ ہُمْ بِلِسَانِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَ ہُمْ بِقَلْبِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو ان کی امت میں نہ بھیجا۔ مگر ان کے لئے ان کی امت میں سے کچھ انصار اور مددگار ہوئے اور کچھ مخلص احباب واصحاب کہ ان کے طریقہ پہ چلتے اور ان کے حکم کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد کچھ ناخلف آئے کہ جو کہتے وہ نہ کرتے اور جس کا حکم نہ ہوتا۔ وہ کرتے۔ یعنی میری امت میں بھی ایسے ناخلف ہوں گے۔ جیسے وہابی۔ مرزائی۔ نیچری۔ ندوی۔ گاندھوی۔ دیوبندی۔ احراری۔ خاکساری۔ کانگریسی وغیرہ

وغیرہ۔ تو جو شخص ان کو رفع کریگا اور اپنی بستی کو اُن سے محفوظ اور اُن کو اپنی محافل و مساجد میں نہ آنے دیگا
تو وہ مومن ہے۔ جو اس امر سے عاجز ہے اور زبان سے ان کے عقائد فاسدہ اور اقوالِ خبیثہ کا رد کرے گا۔
اور اُن کی حالت سے مسلمانوں کو مطلع کریگا وہ بھی ایماندار ہے اور جو شخص اس کی بھی قدرت نہیں رکھتا۔
اور دل سے اُن کو برا اور بددین جان کر اُن سے کنارہ کشی کر کے اُن سے سلام کلام، میل جول اُن کے
ساتھ نماز پڑھنا حرام جانے گا تو وہ بھی مسلمان اور باایمان ہے۔ اور اس سے کم درجہ ایمان کا اور کوئی نہیں
ہے۔ مسلمان اس امام کا قطعاً بائیکاٹ کریں اور متولیان و ٹرسٹیان جلد از جلد ایسے امام کو امامت سے علیحدہ
کردیں۔ خدا سے ڈریں اور فرمان شرعی کے سامنے سر نیاز جھکادیں اور مسلمانوں کی نمازیں خراب نہ کریں

حدیث ۲: ارشاد فرماتے ہیں۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ
اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی تو ضرور اس نے اسلام کے ڈھانے
پر مدد کی۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حدیث ۳، ۴، ۵، ۶، ۷

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ
وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْ
هُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔ زَادَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ
وَعِنْدَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ زَادَ ابْنُ حِبَّانَ عَنْهُ
لَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ وَلِلدَّيْلَمِيِّ۔ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ بُرَاءُ مِنِّيْ جِهَادُهُمْ كَجِهَادِ التُّرْكِ وَالدَّيْلَمِ
خداوند کریم عمل کرنے کی توفیق بخشے (آمین)، واللہ تعالٰی ورسولہ اعلم

(۱۸) فقیر ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ لابویہ واخویہ واہلہ
ناظم دار الافتاء عالیہ اسلامیہ ریاست پٹیالہ
۹ رجب المرجب پنجشنبہ ۱۳۵۹ھ
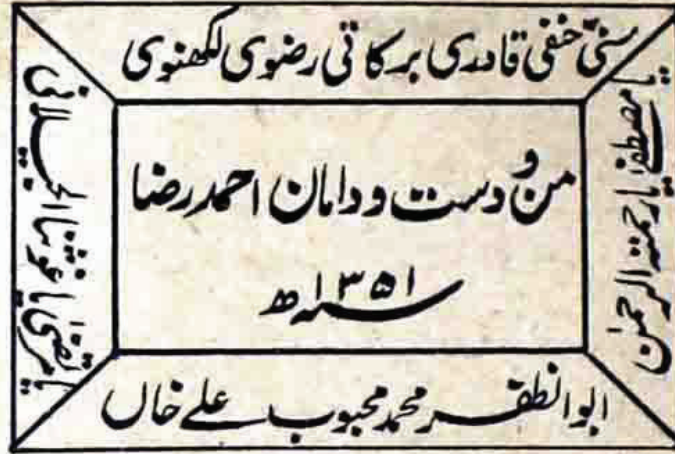
ملنے کا پتہ

یہ مبارک رسالہ حضرت مفتی صاحب موصوف سے پتہ ذیل پر مل سکتا ہے:۔

جامع مسجد پٹیالہ ۔ ریاست پٹیالہ (پنجاب)

دفتر جماعت اہلسنت ۔ محلہ محتشم خاں پیلی بھیت ۔ یوپی

سعید حسن خاں قادری رضوی ۔ ناظم مکتبہ اہلسنت محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوپی

فتوائے دارالافتاء شہر چاپدانی ضلع ہگلی !!

الجواب

وَهُوَ الْوَلِيُّ الْمُوَفِّقُ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ ؞ لَهُ الْحَمْدُ وَ اِلَيْهِ الصَّمَدُ وَمِنْهُ النَّصْرُ وَالْعَوْنُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ التَّوَّابُ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَسْلِيْمَاتُهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَمُخْتَارِ خَزَائِنِهٖ وَقَاسِمِ رِزْقِهٖ وَالْمُظْهِرِ عَلٰى غَيْبِهٖ وَالشَّفِيْعِ عِنْدَهُ لِخَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَالِكِنَا وَمَلِيْكِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ؞ سَيِّدِ الْقَاهِرِيْنَ عَلٰى اَعْدَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؞ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ ؞ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ ؞ الَّذِيْنَ هُمْ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ وَاَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ ؞ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهِ الْعَارِفِيْنَ الْوَاصِلِيْنَ ؞ وَعَلٰى عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ الْهَادِيْنَ الْمُهْتَدِيْنَ ؞ وَعَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ النَّاجِيْنَ الْمُفْلِحِيْنَ ؞ الَّذِيْنَ هُمْ اَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ؞ اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ جن وجوہ کثیرہ عظیمہ کی بنا پر حضرات علمائے اسلام رحمہم اللہ الملک المنعام نے مجموعۂ بدعات کفر وضلال وفسق بانی مذہب نامہذب وہابی شیخ نجدی (ابن عبدالوہاب باغی خارجی) اور اس کے متبعین ومعتقدین کی تکفیر وتضلیل وتفسیق فرمائی تھی۔ انھیں میں سے ایک بڑی وجہ مہم یہ بھی تھی کہ شیخ نجدی اور اس کے ہم مذہب وہابی سارے کے سارے کلمۂ توحید لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کے پہلے ہی جزو لاالٰہ الا اللہ کے منکر تھے اس طرح کہ لاالٰہ الا اللہ کے قائلین وقارئین، مومنین ومسلمین کو کھلّم کھلّا کافر مشرک حلال المال مباح الدم کہتے اور لکھتے یوں کلمۂ طیبہ کے توحید الٰہی ہونے سے انکار رکھتے اور ایک اسی بات ہی سے قرآن ورسول ورحمٰن پر اُن کا ایمان نہ ہونا بھی ظاہر تھا۔ بھلا پھر کیسے اور کیونکر بحکم شریعت مطہرہ کافر نہ کہے جاتے۔ ان ملاعنہ کے اسی ناپاک عقیدۂ کفریہ کا علامہ شامی رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ نے اپنی معتبر و متداول بین العلماء کتاب ردالمحتار میں انھیں باغی خارجی بتا کر ان الفاظ سے تذکرہ کیا ہے۔ اِعْتَقَدُوْا اَنَّھُمْ ھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَھُمْ مُشْرِکُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِکَ قَتْلَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَقَتْلَ عُلَمَائِھِمْ یعنی اُن وہابیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو لوگ اُن کے عقیدے پر نہ ہوں وہ سب کے سب مشرک ہیں اور اسی بناء پر اُنھوں نے مسلمانان اہلسنّت اور علمائے اہلسنّت کے قتل کو حلال ٹھہرایا اور حضرت علامہ احمد زینی دحلان علیہ رحمۃ اللہ الملک المنان نے اپنی کتاب مستطاب "الدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ" میں تحریر فرمایا ہے۔ ھٰؤُلَاءِ الْمَلَاحِدَۃُ الْمُکَفِّرَۃُ لِلْمُسْلِمِیْنَ یعنی یہ وہابی ملحد بے دین ہیں جو تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ وہابیہ نجدیہ گذشتہ اور ابن سعود نامسعود اور اس کے ابناء و متبعین قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَاَمْثَالَھُمْ بلا استثناء سب کے سب وہابیہ موجودہ عملاً وفروعاً ہی نہیں بلکہ اصولاً واعتقاداً ومذہباً بحکم شریعت مطہرہ ایک ہی منبر کے کافر، مرتد، مردود اور یہود کی طرح خبثاً و عنوداً ہیں۔ اور ان مردہ کفار کی یہ خباثتیں اب کی مرتبہ حجاز مقدس پر تسلط و تغلب کے بعد اس قدر طشت از بام ہو چکی ہیں کہ ان کی قلمی و زبانی تقریروں، تحریروں کے حوالے کی نہ ہم کو ضرورت رہی اور نہ کسی مخالف معاند کو مجال دم زدن باقی کہ نجدی لٹریچر آج گھر بیٹھے لوگوں کو قیمتاً اور بلا قیمت پہونچایا جا رہا ہے اور کتب نجدیہ اور ان کے تراجم سر بازار مفت تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ بُغاۃ نجدیہ کے عقائد کفریہ تاریخی اوراق ہی تک محدود نہیں رہے اس وقت وہ کھلم کھلا بکتے ہیں اور اپنی کتابوں، اپنے اخباروں میں لکھ لکھ کر شائع کراتے ہیں۔ کوئی حد بھی ہے۔ کہ لندن تک میں نجدی سفیر کی انکار شفاعت پر تقریر ہو چکی جو اردو انگریزی اخباروں تک میں آگئی تھی۔ پھر بھی فقیر غفرلہٗ القدیر جگ بیتیا نہیں خود بیتیا ہی ایک واقعہ مختصر اً عرض کرے جس سے اولاً تو یہ بھی واضح و آشکارا ہوئے کہ اگلے پچھلے وہابیہ نجدیہ اعتقاداً سب ایک ہیں۔ ثانیاً نجدیوں کا کھلا اقرار کھلے کہ وہ کلمہ طیبہ کے پہلے جزو لا الٰہ الا اللہ کے واقعی منکر ہیں۔ کچھ زائد نہیں تقریباً سات ہی آٹھ برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ میں ناخدا مسجد کلکتہ میں مفتی و خطیب تھا۔ اُسی زمانے میں میں اپنے ایک دوست کے گھر پر اُن کی ملاقات کے لئے گیا۔ وہاں ایک نجدی بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے پوچھا۔ مَا تَقُوْلُ فِی النَّجْدِیِّیْنَ۔ یعنی نجدیوں کے حق میں کیا کہتے ہو۔ میں نے برجستہ جواب دیا۔ کُفَّارٌ مُرْتَدُّوْنَ۔ یعنی وہ کافر مرتد ہیں۔ اُس نے تیوری چڑھا کر پوچھا "لِمَ" یعنی کیوں ؟ میں

نے کہا۔ لِاَنَّ اِعْتِقَادَهُمْ اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَهُمْ هُمْ مُشْرِكُوْنَ۔ یعنی اس لئے کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ بس صرف وہی مسلمان ہیں اور تمام مسلمان جو ان کے اعتقاد پر نہیں وہ سب کے سب مشرک ہیں وَمَنْ كَفَّرَ مُسْلِمًا لَا سَبًّا وَلَا شَتْمًا بَلْ مَذْهَبًا وَاعْتِقَادًا فَهُوَ كَافِرٌ قَطْعًا اِتِّفَاقًا۔ یعنی جو شخص گالی دینے اور برا کہنے کے طور پر نہیں بلکہ مذھب و اعتقاد کی بنا پر کسی مسلمان کو کافر و مشرک کہے وہ یقیناً اتفاقاً کافر ہے فَكَيْفَ لَا يُكَفَّرُ النَّجْدِيَّةُ الَّذِيْنَ يَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَدِيْنُوْنَ الدِّيْنَ الْبَاطِلَ دِيْنَ الْوَهَّابِيَّةِ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ مُشْرِكُوْنَ تو کیونکر وہ نجدی وہابی کافر نہ ہوں گے جو یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ تمام مسلمان جو وہابیوں کے دین باطل کو نہیں مانتے ہیں۔ وہ سب کے سب کافر مشرک ہیں۔ اس پر وہ نجدی اپنے غیظ و غضب کی آگ میں بھڑک اٹھا مگر فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ کا مصداق بنا ہوا ساکت و صامت و مبہوت ہی بیٹھا رہا۔ وہاں سے میرے چلے آنے پر اس نے میرے دوست سے کہا انھوں نے دوبارہ ملاقات کے وقت مجھ سے کہا) کہ یہ شخص ایسا سخت کلام ہے اگر ہم عرب میں ہوتے اس وقت کہتا تو ہم اس کو فوراً قتل کر دیتے۔ میرے دوست نے کہا کہ تم نے یہاں آخر اس وجہ کا جواب کیوں نہ دیا جو انھوں نے تمہارے کافر مرتد ہونے کی پیش کی تھی۔ اس نے کہا اس کا ہم کیا جواب دیتے کہ وہ تو ہمارا مذہب ہی ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ابن سعود نا محمود قبحہ الملک المعبود نے تو تمام وہابیوں نجدیوں کے اعتقادات کفریہ کی خود اشاعت و تبلیغ کے لئے مصر کے مطبع المنار میں چھپوا کر ایک ناپاک رسالہ "الھدیۃ السنیہ والتحفۃ الوھابیۃ" شائع کرایا۔ پھر اس کا اردو ترجمہ "تحفہ وہابیہ" ہندوستان میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ سے چھپوا کر مفت تقسیم کرایا۔ جو رنگون ملک برما میں مجھ کو بھی مفت ہی ملا۔ خیر اسی الھدیۃ السنیۃ کے صفحہ ۴۲ پر ہے۔ فَلَا يُقَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ يَا وَلِیَّ اللّٰهِ اَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ اَوْ غَيْرَهَا كَاَدْرِكْنِیْ اَوْ اَغِثْنِیْ اَوْ اشْفِنِیْ اَوْ انْصُرْنِیْ عَلٰی عَدُوِّیْ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِمَّا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی فَاِذَا طَلَبْتَ ذٰلِكَ مِمَّا ذُكِرَ فِیْ اَيَّامِ الْبَرْزَخِ كَانَ مِنْ اَقْسَامِ الشِّرْكِ اِذْ لَمْ يَرِدْ بِذٰلِكَ نَصٌّ مِنْ كِتَابٍ اَوْ سُنَّةٍ وَلَا اَثَرٌ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ عَلٰی ذٰلِكَ بَلْ وَرَدَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَاِجْمَاعُ السَّلَفِ اَنَّ ذٰلِكَ شِرْكٌ اَكْبَرُ قَاتَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی یوں نہ کہا جائے کہ یا رسول اللہ یا ولی اللہ میں آپ سے شفاعت طلب کرتا ہوں اور اس کے سوا کچھ اور بھی نہ کہا جائے جیسے یا رسول اللہ یا ولی اللہ میری

خبر لیجئے یا میری فریاد کو پہونچئے یا مجھے شفا دیجئے یا میرے دشمن پر میری مدد کیجئے اور اسی قسم کی کوئی اور بات نہ کہی جائے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور قدرت نہیں رکھتا تو جب تو ایسی کوئی بات رسول اللہ یا ولی اللہ سے طلب کریگا۔ جب کہ وہ حالتِ برزخیہ میں ہیں تو یہ شرک کی قسموں میں سے ہے۔ کیونکہ نہ اس پر کتاب کی کوئی نص وارد ہوئی ہے نہ حدیث کی۔ نہ سلف صالحین کا کوئی فعل و قول اس بارے میں آیا ہے۔ بلکہ کتاب و سنت واجماع سلف میں یہ بات وارد ہوئی ہے کہ ایسا کرنا سب شرکوں سے بڑھکر شرک ہے۔ اسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کفار سے جہاد و قتال فرمایا۔ اسی الہدیۃ السنیہ کے صفحہ ۴۴ پر ہے۔

مَنْ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ اَنَّهُ مُشْرِكٌ مُهْدَرُ الدَّمِ یعنی جو شخص کہے کہ یارسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو بے شک وہ مشرک ہے اُس کا خون بہانا اُس کا قتل کرنا حلال ہے۔ اب ان نجدیوں، دل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ قرآن عظیم وحدیث نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلاۃ والتسلیم وآثار صالحین سلفِ قدیم محبوبانِ خدا اعلیٰ سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام والثنا کے ساتھ استشفاع واستغاثہ واستعانت سے مالامال ہیں۔ جن کے حضور لب کشائی سے وہابیوں۔ نجدیوں، دیوبندیوں ناریوں کی ناپاک زبانیں گنگ و لال ہیں ان نجدیوں ہئے کے پھوٹوں کو کون بتائے کہ قرآن میں ارشاد ربِ رحمٰن ہے

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ جس میں صاف مولائے پاک نے اپنے محبوبوں کو شفاعت کا مالک بتایا تحفہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے زبور مقدس میں سے نقل کیا حضور سید المحبوبین علیہ وعلی اللہ التحیۃ والتسکین کے بارے میں مَلِكُ الْاَرْضِ وَرِقَابِ الْاُمَمِ حدیث شریف میں آیا کہ جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا مَا نَفَعَنِيْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رُو کر فرمایا هَلْ اَنَا وَمَالِيْ اِلَّا لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهِ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) اس حدیث شریف نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ باغی نجدی حنبلی نہیں ورنہ امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی کتب میں نقل کی ہوئی اس حدیث کا انکار اپنی اوپر کی لکھی ہوئی عبارتوں میں نہ کرتے) اور بھی حدیث شریف میں ہے کہ اعشیٰ مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر اشعار میں ایک عرضی پیش کی جس کا ایک مصرع یہ بھی ہے

"یاملاك النَّاسِ وَحَیَّانَ الْعَرَبِ" اس کے علاوہ بھی اور بہتیری حدیثوں میں ہے کہ زمین کے مالک بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں وغیرہ وغیرہ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بارے ہیں "مَلِكُ رِقَابِ الْاَرْضِ" وغیرہ فرمایا اور امام اجل عارف باللہ حضرت سیدی سہل بن عبد اللہ تستری امام اجل قاضی عیاض، امام احمد قسطلانی شارح بخاری، علامہ خفاجی مصری، علامہ زرقانی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے اس مسئلہ کا فیصلہ بدیں الفاظ فرمایا "مَنْ لَمْ يَرَ وِلَايَةَ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ وَيَرٰى نَفْسَهٗ فِيْ مِلْكِهٖ لَا يَذُوْقُ حَلَاوَةَ سُنَّتِهٖ" بعونہ تعالیٰ فقیر غفر الکبیر اس موضوع خاص پر اور بھی بکثرت آیات واحادیث، و اقوال ائمہ وعلماء پیش کر سکتا ہے۔ اس وقت بوجہ طوالت اس مختصر میں اسی قدر پر بس کر کے طالب حق کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ قدرے قلیل تفصیل جلیل ملاحظہ کرنا چاہئے۔ تو حضور پرنور امام اہل سنت مجدد اعظم اعلیحضرت قبلہ فاضل ابن فاضل ابن فاضل بریلوی (مولانا شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی کتاب مستطاب "الامن والعلیٰ لناعتی المصطفےٰ بدافع البلاء" کی طرف رجوع لائے۔ در اصل ان نجدی کور باطنوں نے اس مسئلہ شفاعت کو بھی سمجھا ہی نہیں۔ ان دل کے اندھوں کو کون بتائے کہ شفاعت ایسی چیز ہی نہیں۔ جس کے کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ قادر ہو سکے۔ شفاعت در حقیقت اس کا نام ہے کہ کوئی شخص کسی اپنے بڑے یا برابر والے سے اپنے کسی متوسل کے لئے کوئی ایسی چیز طلب کرے جو خود اس کے اختیار میں نہ ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑا یا برابر والا کون ہو سکتا ہے۔ جس کے پاس وہ اپنے بندے کی شفاعت کرے گا۔ تعالیٰ اللہ عما یقولون النجدیون الظالمون علواً کبیرا "قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا" کے تو یہ معنی تھے۔ کہ اللہ عزوجل کے دربار میں جتنے شفاعت کرنے والے ہیں۔ سب کو شفاعت کرنے کا اختیار اسی نے عطا فرمایا ہے مگر نجدی مرتدوں نے عداوت محبوبانِ الٰہی کے نشے میں مخمور ہو کر آیت کریمہ کے معنی یوں بگاڑ ڈالے کہ اللہ کے سوا کوئی شفاعت کر ہی نہیں سکتا "فَسُبْحٰنَ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُهٗ بِهِ النَّجْدِيُّوْنَ الْمُرْتَدُّوْنَ" ان نجدیوں عقل کے اندھوں کو کون دکھائے کہ کفار ومشرکین پر حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جہاد وقتال فرمانے کی ہرگز ہرگز ہرگز یہ وجہ نہ تھی کہ وہ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیٰ سیدہم وعلیہم اجمعین واولیائے الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنا شفیع مانتے تھے۔ کوئی بھی نجدی

وہابی یا اُس کا پٹھو دیوبندی وہابی قیامت تک بھی اس کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ بلکہ اُن پر جہاد قتال کی یہ وجہ تھی کہ سیّدنا عزیر یا سیّدنا عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا یا ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے۔ یا غیر خدا کی عبادت کرتے تھے یا دین اسلام قبول کرنے اور جزیہ دینے سے انکار رکھتے تھے لیکن یہ ہے کہ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ یعنی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی بہر حال نجدیوں کی ان دونوں ناپاک عبارتوں سے بھی واضح ولائح ہوگیا کہ تمام اولین و آخرین مسلمانانِ اہلسنّت کو جو حضور انور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ و بارک وسلم علیہ وعلیٰ آلہ فی الدارین کو شفیع روز جزا و شافع محشر جانتے ہیں۔ اُن سب کو یہ نجدیہ ملاعنہ کافر مشرک حلال الدم مباح المال مانتے ہیں۔ تو ثابت ہوگیا یوں بھی کہ نجدی بے دینوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے کلمہ توحید الٰہی ہونے پر ہرگز ایمان نہیں ورنہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کو ہرگز مشرک نہیں کہہ سکتے۔ اب فقیر غفرلہٗ النصیر وہابیہ نجدیہ گزشتہ اور موجودہ بلا استثناء ابن سعود بدبخت عنود باغی نجدی وہابی خارجی خبیبہ (جانشین بانی مذہب نامہذب وہابی۔ باغی ابن عبدالوہاب شیخ نجدی خارجی) اس کے بیٹوں بے دینوں خذلہم اور اس کے ہم مشربوں، ہم مذہبوں، ہم عقیدوں، ہمنواؤں، پلیدوں بلیدوں قاتلہم کا صاف اور کھلا کفر و ارتداد (جامع بدعت کفر و فسق و معصیت ہونا ظاہر کرنے کے بعد امام زکریا مسجد بمبئی احمد یوسف کا ابن سعود کے لڑکوں کے استقبال کرنے، نجدی حکومت ابن سعود اور اس کے لونڈوں کی تعریف میں اس کا قصیدہ پڑھنا اور ان کی حفاظت و سلامتی کی دعا کرنے وغیرہ پر مختصر شرعی احکام لکھے۔ حدیث شریف میں ہے

۱۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰى اِلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِيُوَقِّرَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ (معجم کبیر طبرانی، حلیہ ابو نعیم وغیرہ) یعنی جو کسی بدمذہب (بدعتی) کی طرف اُس کی توقیر کرنے چلے۔ اُس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی۔ کافر مرتد جو بدعتی سے اشد ہے۔ اُس سے جو یہ معاملہ کرے اُس کے حشر کا فیصلہ ناظرین خود ہی کریں؛

۲۔ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ فَقَدْ اَجْرَمَ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ۔ یعنی جو ظالم کے ساتھ چلا اُس نے جرم کیا۔

۳ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُعِیْنَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ رواہ الطبرانی یعنی جو ظالم کے ساتھ چلا کہ اُس کی اعانت کرے اور جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔

۴ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ مشکوٰۃ و طبرانی وغیرہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے تو اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

۵ و ۶ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاھْتَزَّ لِذٰلِکَ الْعَرْشُ اَخْرَجَہٗ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِیْ ذَمِّ الْغِیْبَۃِ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ لَفْظِ الْبَیْھَقِیْ عَنْ اَنَسٍ اِنَّ اللّٰہَ یَغْضَبُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ فِی الْاَرْضِ یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اُس کے سبب عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین پر فاسق کی تعریف کی جاتی ہے قرآن پاک میں ہے۔

۱ وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنی ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمھیں آگ چھوئے گی ظالم کی تفسیر میں تفسیرات احمدیہ میں یوں تصریح ہے۔ دَخَلَ فِیْہِ الْکَافِرُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْفَاسِقُ وَالْفَعُوْ حُ مَعَ کُلِّھِمْ مُمْتَنِعٌ۔ یعنی اسی آیت کے حکم میں (جہاں ظالم کا لفظ آیا ہے) یہ کافر و مبتدع اور فاسق داخل ہیں اُن میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی بھی اجازت نہیں کما قال اللہ تعالیٰ

۲ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی اور اگر تجھے بھلادے شیطان تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور آیتِ پاک وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ کے تحت تفسیر جلالین میں یوں ہے۔

۱ (وَلَا تَرْکَنُوْا) تَمِیْلُوْا (اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا) بِمُوَادَّۃٍ اَوْ مُدَاھَنَۃٍ اَوْ رِضًا بِاَعْمَالِھِمْ (فَتَمَسَّکُمْ) تُصِیْبَکُمْ (النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ) اَیْ غَیْرِہٖ (مِنْ) زَائِدَۃٌ (اَوْلِیَاءَ) یَحْفَظُوْنَکُمْ مِنْہُ (ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ)

تُمْنَعُونَ مِنْ عَذَابِہٖ یعنی ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ ان سے دوستی یا چکنی چپڑی بات کرو یا ان کے اعمال پر راضی ہو کہ تمھیں آگ پہونچے گی اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہیں کہ اس سے تمھیں بچائے۔ پھر تمہاری مددگاری نہ ہوگی کہ اس کے عذاب سے روک دیئے جاؤ۔ علامہ صاوی اسی جلالین کے حاشیہ میں یوں لکھتے ہیں۔

قولہ اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا) اَیْ بِالْکُفْرِ وَالْمَعَاصِیْ (قولہ بِمُوَادَّۃٍ) مَصْدَرُ وَادَدَ کَقَاتَلَ اَیْ مَحَبَّۃٍ (قولہ اَوْمُدَاھَنَۃٍ) اَیْ مُصَانَعَۃٍ فَالْمُدَاھَنَۃُ بَذْلُ الدِّیْنِ وَ اِصْلَاحُ الدُّنْیَا (قولہ اَوْرِضًا بِاَعْمَالِھِمْ) اَیْ تَزْیِیْنًا لَھُمْ وَلَاعُذْرَ فِی الْاِحْتِجَاجِ بِضُرُوْرَۃِ الدُّنْیَا فَاِنَّ اللہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ (قولہ فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ) اَیْ لِاَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (قولہ یَحْفَظُوْنَکُمْ مِنْہُ) اَیْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ یعنی ظالم سے مراد عام ہے کافر ہوں یا فاسق مداہنت کے معنی کارستانی اور دین دیکر دنیا سنوارنی (جیسے امام زکریا مسجد بمبئی احمد یوسف نے دنیا بٹوری) ان کی اعمال پر راضی ہونا یعنی ان کی زینت بڑھانا اور ضرورت دنیا کے ساتھ حجت لانا یہ عذر مسموع نہیں۔ کہ اللہ ہی روزی دینے والا، مضبوط قوت والا ہے۔ تمھیں آگ چھوئے گی۔ اس لئے کہ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے آہ۔ اَقُوْلُ قَدْ تَبَیَّنَ جَلِیًّا اَنَّ الْاٰیَۃَ الشَّرِیْفَۃَ صَرِیْحَۃٌ فِی النَّھْیِ عَنْ مَحَبَّۃِ الْمُبْتَدِعِیْنَ وَمُعَلَّوْنَتِھِمْ وَتَکْثِیْرِ سَوَادِھِمْ وَمُشَارَکَتِھِمْ فِیْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا مَعًا سَوَاءٌ کَانَتْ بِدَعُھُمْ کُفْرًا اَوْعِصْیَانًا۔ فَالْمَسْئُوْلُ عَنْھُمْ جَامِعُوْنَ لِبِدَعِ الْکُفْرِ وَالْفِسْقِ وَعَلٰی اَھْلِ ھُمْ مِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ اور جواہر التنزیل میں اسی آیت کے تحت یوں مرقوم ہے وَالرُّکُوْنُ ھُوَالْمَیْلُ الْیَسِیْرُ وَمَا اَظُنُّکَ بِمَنْ یَمِیْلُ اِلَیْھِمْ کُلَّ الْمَیْلِ وَیَتَھَالَکُ عَلٰی مُصَاحَبَتِھِمْ وَیُتْعِبُ قَلْبَہٗ وَقَالَبَہٗ فِیْ اِدْخَالِ السُّرُوْرِ عَلَیْھِمْ وَیَسْتَنْھِضُ الرَّجِلَ وَالْخَیْلَ فِیْ جَلْبِ الْمَنَافِعِ اِلَیْھِمْ وَیَبْتَھِجُ بِالتَّزَیِّیْ بِزِیِّھِمْ وَالْمُشَارَکَۃِ فِیْ غَیِّھِمْ وَیَمُدُّ عَیْنَیْہِ اِلٰی مَا تَمَتَّعُوْا بِہٖ زَھْرَۃَ الدُّنْیَا الْفَانِیَۃِ وَیَغْبِطُھُمْ بِمَا اُوْتُوْا مِنَ الْقُطُوْفِ الدَّانِیَۃِ غَافِلًا عَنْ حَقِیْقَۃِ ذٰلِکَ ذَاھِلًا عَنْ مُنْتَھٰی مَا ھُنَالِکَ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُعَدَّ مِثْلُ ذٰلِکَ مِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

اور تفسیر روح البیان میں تحت آیۂ کریمہ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لکھا ہے وَالْمُوَادُّ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالْیَهُوْدُ وَالْفُسَّاقُ وَالظَّلَمَةُ وَالْمُبْتَدِعَةُ وَالْمُرَادُ بِنَفْیِ الْوُجْدَانِ نَفْیُ الْمُوَادَّةِ عَلٰی مَعْنٰی اَنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّتَحَقَّقَ ذٰلِكَ وَحَقُّهٗ اَنْ یَّمْتَنِعَ وَلَا یُوْجَدُ بِحَالٍ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْاٰیَاتُ وَالْاَحَادِیْثُ وَاَقْوَالُ اَئِمَّةِ الدِّیْنِ وَفُقَهَاءِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ فِیْ هٰذَا الْمَعْنٰی یَعْسُرُ حَصْرُهَا انہی وجوہ اور انہی احکام کے تحت علما رکتب عقائد نے شرح مقاصد وغیرہ میں لکھا ہے اِنَّ حُکْمَ الْمُبْتَدِعِ الْبُغْضُ وَالْاِهَانَةُ وَالرَّدُّ وَالطَّرْدُ یعنی بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اسے ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا ہے. تفسیر روح البیان میں ہے وَمَنْ اَهَانَ مُبْتَدِعًا صَلَبَهُ اللّٰهُ حَلَاوَةَ السُّنَنِ وَمَنْ تَحَبَّبَ اِلَی الْمُبْتَدِعِ لِطَلَبِ عِزٍّ فِی الدُّنْیَا اَوْ عِوَضٍ مِّنْهَا اَذَلَّهُ اللّٰهُ بِتِلْكَ الْعِزَّةِ وَافْقَرَهُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْغِنٰی اور اسی تفسیر میں ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ التُّسْتَرِیِّ قُدِّسَ سِرُّهٗ مَنْ صَحَّحَ اِیْمَانَهٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِیْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَاْنَسُ اِلٰی مُبْتَدِعٍ وَلَا یُجَالِسُهٗ وَلَا یُوَاکِلُهٗ وَلَا یُشَارِبُهٗ وَلَا یُصَاحِبُهٗ وَیُظْهِرُ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ. وَلِلسَّلَفِیِّ فِی انْتِخَابِ حَدِیْثِ الْفَرَّاءِ عَنِ الْاِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ فِیْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَا تُجَالِسُوْا قَدَرِیًّا وَلَا مُرْجِیًّا وَلَا خَارِجِیًّا اِنَّهُمْ یَکْفَئُوْنَ الدِّیْنَ کَمَا یُکْفَئُ الْاِنَاءُ وَیَغْلُوْنَ کَمَا غَلَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی الحدیث اس حدیث سے بھی صاف ظاہر تھا برتاؤ ان خارجیوں باغیوں نجدیوں کے ساتھ وغیرہ وغیرہ مگر امام مذکور نے سر اسر احکام الٰہی اور احادیث رسالت پناہی وغیرہم کے خلاف اور الٹا کیا اور یہی نہیں اپنی کفری تقریر پر تزویر سے ثابت کر دکھایا کہ وہ ملعون نجدیوں کو مسلمان سمجھتا ہے اور نجدی ملحدوں کے سوا جمیع اہل اسلام کو کافر مشرک مانتا ہے اسی لئے تو مسلمانوں سے قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پڑھ کر خطاب کرتا ہے بالجملہ خلاصہ کلام یہ ہی کہ بحکم شریعت مطہرہ امام زکریا مسجد بمبئی خود کافر مرتد ہے اور معاذ اللہ بے توبہ نصوص شرعی حرا

تو مستحق عذاب ابد ہے۔ اُس کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ ایسی حالت میں جتنی نمازیں اُس کے پیچھے پڑھی جائیں گی۔ سب کا اعادہ واجب نہیں بلکہ قطعاً فرض ہوگا۔ وہ سب نمازیں قطعاً و یقیناً فاسد ہوں گی۔ اس پر فرض ہے کہ جس طرح اُس کی طرف سے اشاعت فاحشہ ہوئی اُسی طرح اشاعت توبہ بھی کرے۔ چند اپنے معتمد علیہ مسلمانوں کے سامنے خلوت میں اُس کی خفیہ توبہ شرعاً ہرگز کافی نہیں کہ اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالعَلَانِیَۃُ بِالعَلَانِیَۃِ شریعت مطہرہ کا عام قانون ہے۔ جب تک توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح نہ کرے۔ اُس وقت تک مسلمانانِ اہل سنّت پر فرض ہے کہ اُس کی اقتداء سے قطعاً اجتناب رکھیں۔ انجمن تبلیغ صداقت بمبئی کا اشتہار "دشمنانِ اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" دیکھنے میں آیا۔ اس میں بدمذہبوں بے دینوں، نجدیوں، وہابیوں، ان کے حامیوں، طرفداروں پر جو کچھ شرعی احکام لکھے گئے۔ سب بحمد اللہ تعالیٰ حق و صحیح اور ان کے منکر بدمذہب قبیح و فضیح ہیں۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

۱۹۔ حررہ الفقیر السید الشاہ محمد ان المدعو لعبد الولی الحسنی القادری البرکاتی الکھنوی غفرلہ
ربہ القوی العلی الغنی مفتی شہر جابدانی ہگلی

۲۰۔ الجواب صحیح

سیّد شاہ نظام الدین خطیب جامع مسجد گورہٹی ہوگلی

۷۸۶

فتوائے دارالافتاء بیت الانوار
ضلع گیا

الجواب
بعون الملک الوہاب

معاندین دین و مخالفین اسلام سے کوئی زمانہ خالی نہیں جب کہ شریعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی کا آفتاب انتہائی منزل پر رونق افروز تھا۔ اس وقت بھی معاندین دین چاند نکلتا دیکھکر سگانِ بے تمیز کی طرح بھونک رہے تھے اور آج جب کہ اسلامی دنیا پستی کے دور سے گذر رہی ہے کیا پوچھتے ہیں کہ اس وقت عالم میں کیا کیا ہو رہا ہے کشتی امت گمراہی کی عالمگیر طوفان و تلاطم میں گھری ہوئی ہے بے دینی کے ہمہ گیر سیلاب کے تھپیڑوں سے ٹکرا رہی ہے۔ علاوہ کھلے دشمنوں کے ہزاروں ایسے بدباطن بے لگام سرکش چھپے دشمن ہیں کہ نہ اسلام بلکہ نام اسلام تک مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والتسلیم کی توہین بہت سے معاندینِ اسلام نے کی مگر وہابیہ نجدیہ اس پیشہ کے پرانے ماہر ہیں۔ یہ ان کا آبائی و اجدادی اور خاندانی ترکہ ہے۔ ان کے گندے گھنونے عقائد خبیثہ خسیسہ کی دنیا میں دھوم ہے ان کی مذہبی کتابیں توہین مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے پر ہیں اسلام اور مسلمانوں کی بیخکنی اور استیصال میں جن جن وحشیانہ ظالمانہ حرکتوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان سے ہر طبقہ کے لوگ واقف ہیں۔ نجدیوں کا معاذ اللہ یہ دھرم ہے کہ جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رفیع میں بے ادبی محبانِ خدا کے ساتھ گستاخی اور مسلمانوں کے ایذا رسانی میں ان کا شامل ہو۔ وہ تو ان کے نزدیک مسلمان ہے اور باقی دنیا کے تمام مسلمان ان کے نزدیک مشرک ہیں۔ چنانچہ فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار میں ہو۔ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا

بِذَالِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰى كَسَّرَ اللّٰهُ شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفَرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ

عَامَ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَاَلْفٍ یعنی جیسا ہمارے زمانہ میں پیروانِ عبدالوہاب میں واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین طیبین پر تغلب کیا وہ لوگ خلاف واقع اپنے کو حنبلی کہتے تھے لیکن در اصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں اور جو ان کے اعتقاد کے مخالف ہیں وہ سب مشرک ہیں اسی وجہ سے انھوں نے اہلسنّت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کیا ۱۲۳۳ھ میں اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح سے صاف ظاہر ہے کہ نجدیوں کے عقیدے میں دنیا کے تمام مسلمان مشرک ہیں اور ان کے نزدیک مسلمانان و علمائے اہلسنّت کا قتل مباح ہے نیز اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے باطل مذہب کو رافضیوں کی طرح چھپانا وہابیہ نجدیہ کا شعار اور آبائی ترکہ ہے۔ پھر اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نجد ہی سے وہابیت نجدیت پھیلی ہے۔ نجد ان کا مذہبی مرکز ہے۔ یہ نجد وہی نجد ہے۔ جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے آج سے صدیوں قبل ارشاد فرمایا۔ بِهَا هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنی نجد سے زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ نجدیوں کا فرقہ وہی فرقہ ہے جس کے متعلق حضور مخبر صادق صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ یعنی ان کی علامت سر منڈوانا ہے اس حدیث مبارکہ میں مطلق سر منڈوانا مراد نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ سر منڈوانے کا التزام کریں گے۔ بس اس حدیث شریف کے ہوتے ہوئے نجدیوں کے بے دین خارج از اسلام ہونے پر کسی اور دلیل کی احتیاج نہیں۔ اس لئے کہ بدعتی فرقوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کے یہاں سر منڈوانے کا اہتمام و التزام کیا جاتا ہو۔ نجدیوں نے سر منڈوانے کو اتنی اہمیت دی کہ مرد تو مرد عورتوں کے بھی منڈوا ڈالے ان ارشادات مبارکہ کی روشنی میں یہ معلوم ہو گیا کہ نجدی فرقہ ذریت شیطان کا ایک عظیم فتنہ ہے جس کے کفر و ارتداد میں کچھ بھی شبہ نہیں لہٰذا ان کا نماز پڑھنا، اسلام کا دعویٰ کرنا، جھنڈوں پر کلمۂ توحید لکھنا لاحاصل ہے عہد نبوی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبتدعین و منافقین کا بھی یہی حال تھا کہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے کفر و ارتداد اور دشمنیٔ اسلام کو چھپانے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جنگ و جہاد میں کفاروں سے

لڑتے بھی تھے مسجد نبوی میں نماز بھی ادا کرتے تھے جن کو بعد اطلاع حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنی مسجد سے نکلوا دیا تھا۔ انھوں نے ایک مسجد بھی بنوائی تھی جس کا نام مسجد ضرار تھا جس کو حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے گروادی تھی وہ حضور کے دربار میں حاضر ہوکر بڑے شدّومد کے ساتھ رسالت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار بھی کیا کرتے تھے مگر چونکہ یہ سب کچھ محض دھوکہ اور فریب دہی کے لئے تھا۔ اور زبانی اقرار مگر دل میں وہی کفر و نفاق پوشیدہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالے نے ان کے جھوٹے ہونے کی خبر دیدی اور صاف فرمادیا کہ یہ کافر ہیں۔ مسلمان ہرگز نہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ

ترجمہ:۔ جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

احمد یوسف امام زکریا مسجد کے وہ اقوال وافعال جو اس سے نجدیوں کی تعریف و توصیف میں صادر ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مذکور سخت وہابی اور نجدی پرست ہے اس لئے کہ نجدیوں کی تعریف و توصیف وہی کرے گا جس کے دل میں ان کی دوستی اور محبت ہو اور قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ یعنی تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا۔ وہ انھیں میں سے ہے لہٰذا امام مذکور نجدیوں کی تعریف و توصیف کرکے خود نجدی ہوا۔

(۱) امام زکریا مسجد وہابی نجدیوں کا پجاری ہے۔ اُس کو فوراً امامت سے معزول کردینا ضروری ہے

(۲) امام مذکور کی امامت حرام اور اس کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز درست نہیں۔ جو شخص اس کے عقائد پر مطلع ہونے کے بعد اس کے پیچھے نماز ادا کرے گا۔ اس کی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ پھر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ فرض ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔

(۳) اگر امام مذکور توبہ کرنا چاہے۔ تو جس طرح مجمع عام میں اس نے نجدیوں کی تعریف اور اخبار میں تعریفی مضمون شائع کیا ہے اسی طرح مجمع عام میں نجدیوں کی گمراہی بے دینی اور کافر ہونے کا اعلان کردے اور بالاعلان توبہ نامہ شائع کرکے اپنی غلطیوں کا اعتراف اور نجدیوں سے اپنی بیزاری کا

اظہار کرے۔

(۴) اگر فقط چند آدمیوں کے سامنے توبہ کی تو ہرگز معتبر نہیں ایسے شخص کا منصب امامت پر قائم رکھنا خلاف احتیاط ہے اس لئے کہ دھوکہ فریب اور تقیہ کرنا ان کا قدیم شیوہ ہے ابھی ردالمحتار کی عبارت مذکور ہوئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ پیروانِ عبدالوہاب نجدی خلاف واقع اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے۔ یعنی وہ حنبلی نہ تھے۔ محض دھوکہ دینے کی غرض سے اپنے باطل مذہب کو چھپاتے تھے۔ لہذا ان کا کیا اعتبار۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ یعنی فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے۔ مگر اپنی جانوں کو اور انھیں شعور نہیں۔

(۵) اشتہار (دشمنانِ اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم) جو ارکین انجمن تبلیغ صداقت کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں جو شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ وہ صحیح ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم

فقیر محمد سراج الہدا عفی عنہ گدائے آستانہ عالیہ قادریہ بیت الانوار

ملنے کا پتہ

حضرت مولینا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی

خطیب مسجد بکر قصابان کھڑک لکڑی بازار بمبئی ۹

فتوائے پہلی جمعیت یوپی

الجواب

اللّٰھم لک الحمد وانت الموفق للصدق والصواب ۵ صل وسلم وبارک علٰی سیدنا وشافعنا وما لکنا وملجئنا محمد ن النبی الاواب ۵ وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ خیر اٰل واصحاب ۵ وانزل باسک الشدید بمن کذبک او اھان حبیبک دعاب ۵ لا سیما بالمرتدین المبتدعین المتبعین لابن عبد الوھاب وبمن اکرمھم او وقرھم او وادھم او حاب ۵ اٰمین یا مالک یوم الحساب ۵

ابن سعود خذلہ الملک المعبود نے تحریک وہابیت کی تفصیل وتبلیغ کے لئے ۱۳۴۴ھ میں چند رسائل ملعونہ کا ناپاک مجموعہ مطبعۃ المنار مصر میں چھپوا کر شائع کیا جس کا نام الھدیۃ السنیہ والتحفۃ الوھابیہ رکھا۔ اس کے صفحہ ۲۶ پر لکھا۔ لیست الوسیلۃ بمخلوق ینبغی لیحصل واسطۃ بین اللہ وبین خلقہ یشفع لھم ویتقربون الیہ لان ھذا عین ما نھی اللہ عنہ فی الاٰیات وانزل بقبحہ الکتب فارسل الرسل یعنی کوئی مخلوق وسیلہ نہیں جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ و واسطہ بنایا جائے کہ وہ بندوں کے لئے بارگاہِ الٰہی میں شفاعت کرے اور بندے اس سے نزدیکی حاصل کریں اس لئے کہ یہ وہی چیز ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے آیتوں میں منع کیا اور اسی کی برائی ظاہر کرنے کے لئے اس نے کتابوں کو نازل کیا۔ اور رسولوں کو بھیجا۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے قل ادعوا الذین زعمتم من دونہٖ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا ۵ اولٰئک الذین یدعون یبتغون الٰی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب ویرجون رحمتہٗ ویخافون عذابہٗ ان عذاب ربک کان محذورا ۵ یعنی اے محبوب تم ان خدا کا شریک بنانے والے کافروں سے فرماؤ کہ جن کو

تم نے خدا کے سوا اپنا معبود بنالیا ہے اُن کو پکارو تو وہ تم سے مصیبت دور کرنے کے اپنی ذات سے مالک نہیں اور نہ پھیر دینے کے۔ جن کو یہ کفار پوج رہے ہیں۔ وہ لوگ خود ہی اپنے رب کی طرف اُس کو وسیلہ بناتے ہیں جو اُن میں سب سے زیادہ اللہ سے قریب ہے اور وہ اللہ کی رحمت کی اُمید رکھتے اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔ یہود و نصاریٰ سیدنا عزیز و سیدنا عیسےٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا مانتے اُن کی عبادت کرتے تھے۔ مشرکینِ عرب ملائکہ کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو خدا کی بیٹیاں کہتے اور اُن کو پوجتے تھے۔ اِن آیاتِ مبارکہ میں بتایا گیا کہ وہ حضرات بغیر حکم خداوندی تم سے مصیبتیں دور نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس کا وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں جسے اُن میں سب سے زیادہ قربِ الٰہی حاصل ہے۔ اور تمام انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام میں سب سے زائد قربِ الٰہی جن کو حاصل ہے وہ نہیں ہیں مگر حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اقرب الخلق الی اللہ ہونا مسئلہ ضروریہ دینیہ ہے خبثائے نجد نے بارگاہِ الٰہی میں کسی مخلوق کے وسیلہ ہونے ہی کا مطلقاً انکار کیا۔ حالانکہ قرآن عظیم کی نصّ قطعی سے ثابت ہے کہ حضور اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے رب جل جلالہ کی بارگاہِ اقدس میں انبیاء مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والسلام کے لئے بھی وسیلہ ہیں۔ تو ملاعنہ نجد نے قرآن عظیم کی اس آیت کریمہ کی کھلم کھلا تکذیب کی جو قطعاً کفر قطعی ہے

اسی ابن سعود قبحہ الملک الودود کے اسی ناپاک مجموعہ کے صفحہ ۶۲ پر لکھا ہے وَالْمَقْصُوْدُ اَنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ دَلَّا عَلٰى اَنَّ مَنْ جَعَلَ الْمَلٰٓئِكَةَ وَالْاَنْبِيَاءَ اَوِ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا طَالِبٍ اَوِ الْمَحْجُوْبَ وَسَائِطَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ لِيَشْفَعُوْا لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لِاَجْلِ قُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ كَمَا يُفْعَلُ عِنْدَ الْمُلُوْكِ اِنَّهٗ كَافِرٌ مُشْرِكٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ وَاِنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلّٰى وَصَامَ وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ بَلْ هُوَ مِنَ الْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ یعنی مقصود یہ ہے کہ قرآن و حدیث دونوں نے بتا دیا کہ جو لوگ فرشتوں یا پیغمبروں کو یا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا ابو طالب یا محجوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ

کے درمیان واسطہ و وسیلہ مانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اُن کی شفاعت کریں کیونکہ اُن کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نزدیکی حاصل ہے۔ جس طرح بادشاہوں کے سامنے کیا جاتا ہے تو بیشک وہ لوگ کافر ہیں مشرک ہیں اُن کو قتل کرنا حلال، اُن کا مال لوٹنا جائز ہے اگرچہ وہ لوگ اشہد ان لاالٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد ارسول اللہ پڑھتے ہیں اور نماز پڑھتے روزہ رکھتے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ اُن کافروں میں سے ہیں جن کو ان کے اعمال میں ٹوٹا ہوا جن کی ساری کوششیں دنیوی زندگی میں برباد ہو گئیں اور وہ اس گمان میں ہیں کہ اچھے اعمال کر رہے ہیں یہ تو ابھی قرآن عظیم کی ہی نصِ قطعی سے بتایا جاچکا کہ مقربان بارگاہِ الٰہی یقیناً خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ و وسیلہ ہیں۔ کفرۂ نجد نے اِس عبارتِ ملعونہ میں پھر اُس آیت کریمہ کو جھٹلایا۔ اب یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ مقربان بارگاہِ خداوندی کا شفیع و شافع و مشفع ہونا بھی قرآن پاک کی نصوص قطعیہ سے ثابت اور مسئلہ ضروریۂ دینیہ ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا یعنی جن لوگوں کو یہ کفار و مشرکین اللہ عزوجل کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ اُن میں شفاعت کا مالک اُن لوگوں کے سوا کوئی نہیں جنھوں نے رحمٰن جل جلالہ کے حضور عہد لے لیا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ یعنی یہ کفار و مشرکین جن لوگوں کو اللہ عزوجل کے سوا پوجتے ہیں۔ ان میں کوئی شفاعت کا مالک نہیں سوا اُن لوگوں کے جنھوں نے حق کی گواہی دی اور وہ علم رکھتے ہیں۔ ان مقدس آیاتِ مبارکہ نے صاف صاف فرمادیا کہ ملائکہ و انبیاء و محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام والثنا کو حضرت ربُّ العزت جل جلالہ نے شفاعت کا مالک بنادیا ہے اُن حضرات نے اپنے رب کریم بے نیاز عز جلالہ سے شفاعت کا عہد لے لیا ہے مَرَدَۂ نجد نے اِس عبارتِ ملعونہ میں عقیدۂ شفاعت کو قطعی یقینی کفر و شرک ٹھہرا کر تمام مسلمانانِ اہلسنت اولین و آخرین کو کافر و مشرک حلال الدم مباح المال ٹھہرایا اور خود قرآن عظیم کو کفر و شرک سکھانے والی کتاب اور حضرت رب واحد قہار جل جلالہ کو کفر و شرک کی تعلیم دینے والا بتایا۔ اس سے بڑھکر اور کونسا کفر قطعی و ارتداد یقینی متصور ہو سکتا ہے والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ پھر اسی مضمون ملعون کو اس مجموعۂ خبیثہ کے آخر صفحہ ۵۶ سے ربع صفحہ ۵۷ تک

یوں لکھا۔ فَمَنْ جَعَلَ الْاَنْبِیَاءَ اَوْ غَیْرَھُمْ کَابْنِ عَبَّاسٍ اَوِ الْمَجْذُوْبِ اَوْ اَبِیْ طَالِبٍ وَسَائِطَ یَدْعُوْنَهُمْ وَیَتَوَکَّلُ عَلَیْهِمْ وَیَسْأَلُهُمْ جَلْبَ الْمَنَافِعِ وَدَفْعَ الْمَضَارِّ بِمَعْنٰی اَنَّ الْخَلْقَ یَسْأَلُوْنَهُمْ وَهُمْ یَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ کَمَا اَنَّ الْوَسَائِطَ عِنْدَ الْمُلُوْکِ یَسْأَلُوْنَ الْمُلُوْکَ حَوَائِجَ النَّاسِ لِقُرْبِهِمْ مِنْهُمْ وَالنَّاسُ یَسْأَلُوْنَهُمْ اَدَبًا مِنْهُمْ اَنْ یُبَاشِرُوْا سُؤَالَ الْمَلِکِ اَوْ لِکَوْنِهِمْ اَقْرَبَ اِلَی الْمَلِکِ فَمَنْ جَعَلَهُمْ وَسَائِطَ عَلٰی هٰذَا الْوَجْهِ فَهُوَ کَافِرٌ مُشْرِکٌ حَلَالُ الْمَالِ وَالدَّمِ یعنی جو شخص انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو یا اُن کے سوا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا مجذوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یا ابوطالب کی طرح صحابہ و اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو واسطہ ٹھہراتا ہے کہ اُن کو پکارتا اُن پر اعتماد کرتا اُن سے فوائد حاصل ہونے اور نقصانات دور ہونے کا سوال کرتا ہے۔ اس طور پر کہ لوگ اُن سے مانگتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ جیسے کہ بادشاہوں کے یہاں جو لوگ واسطہ اور وسیلہ ہوتے ہیں وہ بادشاہوں کا مقرب ہونے کا سبب لوگوں کی حاجتیں بادشاہوں سے مانگتے ہیں اور لوگ اُن مقربین سے مانگتے ہیں۔ اس امر کا ادب لحاظ کرتے ہوئے کہ خود براہ راست بادشاہ سے مانگیں یا بادشاہ کے دربار میں اُن لوگوں کے مقرب ہونے کے سبب۔ تو جو شخص انبیا علیہم الصلاۃ والسلام یا اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس طرح پر واسطہ و وسیلہ مانے تو وہ کافر ہے مشرک ہے۔ اُس کا مال لوٹنا جائز ہے اُس کا خون بہانا حلال ہے۔ اس عبارت ملعونہ میں اور اس سے پہلے کی صفحہ ۶۲ والی عبارت میں ابوطالب کا نام تو محض افتراءً لکھدیا ہے۔ ورنہ جمہور اہلسنّت کے نزدیک صحیح و ترجیح یہی ہے کہ ابوطالب تادمِ آخر ایمان نہیں لائے پھر کونسا متبعِ جمہور سُنّی مسلمان ہوگا۔ جو ابوطالب کو اپنا شفیع یا اپنے اور اپنے رب جل جلالہٗ کے درمیان واسطہ و وسیلہ ٹھہرائیگا یا حصول منافع و دفع مفاسد کے لئے اُن کی روح سے سوال کرے گا۔ مگر اس عبارت نجسہ میں صاف صاف کہدیا کہ جو لوگ انبیاء و اولیاء کو مقرب بارگاہِ الٰہی مانتے ہیں وہ بھی کافر مشرک مباح المال والدم ہیں اور جو لوگ اُن کو خالق و مخلوق کے درمیان اس طرح کا واسطہ و وسیلہ مانتے ہیں کہ وہ خود اپنی ذات سے کسی کو کچھ دینے کی قدرت نہیں رکھتے بلکہ لوگ اپنی حاجتیں اُن سے عرض کرتے ہیں اور اُن کو چونکہ بارگاہِ خداوندی میں قرب و وجاہت و علوِ

منزلت و رفعت مکانت حاصل ہے وہ اُن حاجات کو اللہ عزوجل کے حضور میں عرض کر دیتے ہیں تو یہ
سب لوگ بھی کافر ہیں مشرک ہیں۔ مباح الدم والمال ہیں۔ انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کا
بارگاہِ الٰہی میں وجیہ و مقرب ہونا بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ
الصلاۃ والسلام کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ یعنی
وہ دنیا و آخرت میں وجاہت والے اور بارگاہِ خداوندی کے مقربوں میں سے ہیں۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے رب جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا یعنی وہ اللہ کے حضور وجاہت
والے ہیں۔ اسی طرح حضراتِ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربِ خداوندی حاصل ہونا ضروریاتِ
دین میں سے ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ
مُّقْتَدِرٍ یعنی بیشک متقی اور پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہیں۔ سچائی کے مقام میں عزت
والے بادشاہ کے پاس۔ اسی طرح ہر زمانہ و قرن میں اہل ایمان و اسلام برابر بلا نکیر اپنی حاجتیں اللہ
عزوجل کے محبوبانِ کرام علیٰ سیدہم و علیہم الصلاۃ والسلام کی سرکاروں میں اسی لئے عرض کرتے رہے
کہ وہ اُن عرضداشتوں کو حضرت ملیک الملک جل جلالہٗ کی بارگاہِ جلیل میں عرض کر دیں۔ بنی اسرائیل
جب من و سلویٰ پر صبر نہ کر سکے تو انھوں نے حضرت سیدنا کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کی جناب میں عرض
کیا يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا
وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا یعنی اے موسیٰ اب ہم ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے تو آپ
ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے کچھ ایسی چیزیں پیدا فرمائے جن کو زمین اُگاتی ہے
اُس کے ساگ اور اُس کی ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔

بنی اسرائیل کی اس حرکت پر کہ انھوں نے اپنی حاجات کی عرضداشت موسیٰ علیہ الصلاۃ
السلام کے واسطہ سے بارگاہِ رب العزت جل جلالہٗ میں پیش کرائی۔ نہ تو حضرت کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم
نے کچھ انکار فرمایا نہ خود حضرت ربِ صمد جل جلالہٗ نے اپنی ناراضی کا اظہار فرمایا۔ حواریوں کو جب مائدہ کی
خواہش ہوئی تو انھوں نے خود براہِ راست اللہ تبارک تعالیٰ سے مائدہ نازل کرنے کی دعا نہیں کی بلکہ

حضرت سیدنا روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں عرض کیا یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ یعنی اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ کا رب آسمان سے ہم پر مائدہ اتار سکتا ہے۔ حواریین کے اس فعل پر کہ انھوں نے اپنی حاجت کی عرضداشت خود براہِ راست اللہ تبارک و تعالیٰ کی سرکار میں پیش نہیں کی۔ بلکہ جناب روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے پیش کرائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ خود ہی فرماتا ہے۔ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ہ یعنی اور اپنے رب سے مغفرت مانگو بیشک وہ بڑا مغفرت فرمانے والا ہے اور خود ہی فرماتا ہے وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کی مغفرت کرے اور خود ہی مغفرت مانگنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا یعنی اور اگر ایمان والے اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہو جائیں پھر اللہ سے مغفرت مانگیں اور رسول بھی اُن کے لئے مغفرت مانگے تو یقیناً وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ ملاحظہ ہو خود حضرت احد صمد جل جلالہ حکم دیتا ہے کہ گناہوں کی مغفرت کی حاجت ہو تو میرے محبوب کے دربار میں حاضر ہو کر مغفرت کی عرضداشت پیش کرو کہ یا رسول اللہ اپنے رب سے ہمارے گناہوں کی مغفرت کرا دیجئے۔ پھر تم خود بھی ہم سے مغفرت مانگو اور ہمارا پیارا رسول بھی تمہارے لئے ہم سے مغفرت مانگے۔ تو ہم توبہ قبول کریں گے۔ تم پر مہربانی فرما دیں گے اشقیائے نجد نے اپنی عبارتِ خبیثہ میں ان ضروری دینی مسئلوں کا انکار بھی کیا اور ان آیاتِ قرآنیہ کی تکذیب بھی کی اور سیدنا موسیٰ و سیدنا عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو کفر و شرک پر راضی رہنے والا بھی بتایا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کو کفر و شرک پر راضی رہنے والا اور کفر و شرک کا حکم دینے والا بھی ٹھہرایا یہ بھی قطعی یقینی اشد کفر و ارتداد ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کفار نجد کے اس مجموعۂ خبیثہ میں اور بھی بکثرت کفریات قطعیہ و ارتدادات یقینیہ اہلے گہلے پھر رہے ہیں۔ مگر آدمی کے کافر و مرتد ہو جانے کے لئے معاذ اللہ ایک ہی کفر و ارتداد بس ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَنَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ

وَالدُّنْیَا وَالْعَاقِبَةِ بہرحال شک نہیں کہ وہابیہ نجدیہ علیہم اللعنۃ السرمدیہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کے سبب بحکم شریعت قطعاً یقیناً کافر مرتد ہیں اور بے توبہ مرے تو مستحق نار ابدی ہیں۔ کہ جو شخص کسی ایک مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار یا کسی ایک آیت قرآن کی تکذیب کرے وہ قطعاً یقیناً کافر مستحق خزی دنیا و عذاب آخرت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤی اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۰ یعنی تو کیا کتاب الٰہی کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حصہ سے کفر کرتے ہو تو تم میں سے جو شخص ایسا کرے اُس کا بدلہ اس کے سوا کیا ہے کہ دنیوی زندگی میں رُسوائی ہو اور قیامت کے دن وہ سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں یہ تو ہین مرتدین نجد کے اصلی عقائد کفریہ مگر از انجا کہ اس زمانۂ غربت میں بھی بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ عوام کلمہ گویانِ اسلام میں اکثریت مسلمانانِ اہل سنّت ہی کی ہے۔ لہٰذا جس طرح بلّی اپنے غلیظ کو چھپا دیا کرتی ہے۔ اگرچہ اپنی خباثتِ قلبیہ کے اقتضا کی بنا پر اپنی یہ کفری نجاستیں شائع تو کر دیں۔ لیکن سُنّی مسلمانوں کے ڈر سے ان پر پردہ ڈالنا بھی ضروری ہوا لہٰذا صفحہ ۱۴۴ پر لکھا جاتا ہے وَشَفَاعَةُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ عِنْدَ بَعْضٍ کُلُّهَا مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ فَلَا یَقْبَلُ اَحَدٌ شَفَاعَةَ اَحَدٍ اِلَّا لِرَغْبَةٍ اَوْ لِرَهْبَةٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰی لَا یَرْجُوْ اَحَدًا وَلَا یَخَافُهٗ وَلَا یَحْتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ وَهُوَ الْغَنِیُّ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا سِوَاهُ وَکُلُّ مَا سِوَاهُ فَقِیْرٌ اِلَیْهِ وَالْمُشْرِکُوْنَ یَتَّخِذُوْنَ مِنْ شُفَعَآءَ مِنْ جِنْسٍ مَا یَعْهَدُوْنَهٗ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِ یعنی بندوں میں ایک دوسرے کے پاس شفاعتیں سب کی سب اِسی قسم کی ہیں کہ کوئی شخص بغیر کسی لالچ یا بغیر کسی ڈر کے کسی شخص کی شفاعت قبول نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کو نہ کسی سے کچھ امید ہے نہ اُس کو کسی کا کچھ ڈر ہے اور نہ وہ کسی کا محتاج ہے اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اپنے تمام ماسوا سے بے نیاز ہے اور اس کے سوا جو کچھ بھی ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں اور مشرکین اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسی قسم کے شفیع مانتے ہیں۔ جیسے بندوں کے پاس شفاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ الخ کذابانِ نجد کا یہ کو افترا ہے کہ مسلمانانِ اہلسنت معاذ اللہ انبیاء و اولیاء سے اللہ تعالیٰ کو کسی قسم کا لالچ یا ڈر مانتے ہوئے ان کو شفیع مانتے ہیں۔ للہ الحمد کہ ایک کھیتی کرنے والا کسان ایک گاؤں کا رہنے والا مسلمان

بھی ہرگز ہرگز یہ نہیں سمجھتا کہ جو انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام یا اولیائے اُمت و علمائے اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس سید الشافعین افضل المشفعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ ان سے یا حضور اکرم مالک دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اللہ عزوجل جلالہٗ کو کچھ لالچ یا ڈر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ بلکہ جاہل سا جاہل مسلمان بھی ایمان رکھتا ہے کہ اللہ واحد قہار جل جلالہٗ خالق و مالک و شہنشاہ حقیقی ہے۔ اُس کو کسی سے کسی قسم کا نہ لالچ ہے نہ ڈر۔ وہ تمام عالم سے غنی ہے اور سب اُسی کے محتاج ہیں۔ اُسی نے اپنی قدرتِ کاملہ و حکمتِ بالغہ سے اپنے بندوں میں سے اپنے محبوبوں کو چُن لیا اور اپنے تمام محبوبوں کا سردار علی الاطلاق سرکار عرش مدار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کیا وہ بکمالِ بے نیازی اپنے کرم سے اپنے محبوبانِ کرام علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کی نازبرداری فرماتا ہے۔ اُس نے اپنے محبوبوں کی عظمت و جلالت اور شانِ محبوبیت ظاہر فرمانے اُن کی شوکت و وجاہت دکھانے کے لئے اُن کو اپنے بندوں کا شفیع بنایا۔ اُسی نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت کے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ مرتبہ بخشا کہ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ یعنی اگر وہ اللہ تبارک و تعالیٰ پر کسی بات کی قسم کھالیں تو رب جلیل جل جلالہ ان کی قسم کو سچا کر دے اُسی نے اپنے پیارے کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کو وہ وجاہت جلیلہ کرامت فرمائی کہ انھوں نے مقتضائے محبوبیت اپنے رب جل جلالہٗ سے عرض کر دیا۔ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ اُسی نے اپنے پیارے دوست ابراہیم خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنا خلیل بنایا کہ انھوں نے باقتضائے شانِ خُلّت اپنے رب بے نیاز عز جلالہٗ سے مجادلہ فرمایا يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوْطٍ ۝ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ اُسی نے ہمارے مالک و آقا سیّدنا محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنا مظہر اتم و خلیفۂ اعظم و حبیب اکرم بنایا اور ارشاد فرمایا۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ یعنی اور اے محبوب تم کو تمہارا رب ضرور دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور اس ارشاد الٰہی پر اُس نازنینِ حضرتِ حق محبوبِ اجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے ناز اُٹھانے والے رب بے نیاز جل جلالہٗ کی بارگاہِ کریم میں عرض کیا۔ اِذًا لَّا اَرْضٰى وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ یعنی جب تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہ گیا۔ اس مبارک عقیدۂ شفاعت

میں اللہ تعالیٰ کو کسی سے معاذ اللہ لالچ یا ڈر ہونے کا شائبہ بھی نہیں ہے پھر یہ بے دینانِ نجد کیوں مسلمانانِ
اہلسنت کو کافر مشرک حلال الدم مباح المال کہہ رہے ہیں۔ اصل بات وہی ہے کہ صفحہ ۲۶ کی عبارت میں اُن
مسلمانوں کو کافر و مشرک لکھدیا۔ جو انبیاء و اولیاء علیٰ سیدہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام والثنا کو اللہ تبارک و تعالیٰ
کی بارگاہ میں واسطہ و وسیلہ مانتے ہیں۔ صفحہ ۵۶، ۵۷ کی عبارت میں اُن مسلمانوں کو کافر و مشرک ٹھہرا دیا
جو اپنی حاجتیں محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم و علیہم الصلاۃ والسلام والثناء سے اس لئے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے
رب جل جلالہٗ سے عرض کر کے اُن کی حاجت روائی کرا دیں۔ اُسی عبارت میں اُن مسلمانون کو بھی کافر و مشرک
ٹھہرا دیا۔ جو محبوبانِ خدا علیٰ سیدہم و علیہم الصلاۃ والسلام کو بارگاہِ الٰہی میں وجیہ و مقرب مانتے ہیں صفحہ ۶۲
کی عبارت میں اُن مسلمانوں کو کافر و مشرک بنا ڈالا۔ جو اللہ عزوجل کے محبوبانِ کرام علیٰ سیدہم و علیہم الصلوٰۃ
والسلام کو اُس کی بارگاہِ عزت میں اپنا واسطہ و وسیلہ و شفیع مانتے ہیں چونکہ یہ کھلے ہوئے واضح و بین
و صریح کفریاتِ قطعیہ تھے۔ ڈر تھا کہ دنیائے سُنیت جب ان گندے اگھنونے ملعون کفروں پر اطلاع
پائے گی تو ان کلمات اور ان کے قائلین و معتقدین پر چاروں طرف سے لعنتیں برسائے گی اور پھر بے
ایمانانِ نجد کی گرم بازاری میں خرابی آجائے گی۔ لہٰذا صفحہ ۶۴ پر یہ عبارت لکھ کر اُس پر پردہ ڈالا کر بھولے
بھالے مسلمانوں کی مسلمانی اور سیدھے سادے سُنیوں کی سنت کو اس طرح اپنے حلقۂ تزویر میں پھانسا جائے
کہ ہم تو صرف انھیں لوگوں کو کافر مشرک کہتے ہیں جو اللہ عزوجل کو شفاعت کرنے والوں سے لالچ یا ڈر رکھتے
ہیں۔ حالانکہ تمام مسلمان اپنے ربِ سُبّوح جل جلالہٗ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے لالچ اور ڈر سے اور ہر
عیب و نقصان سے اُس کو پاک و منزہ مانتے ہیں نیز صفحہ ۲۶ و ۵۶ و ۵۷ و ۶۲ میں اللہ عزوجل کے محبوبوں
کو اُس کی بارگاہ میں واسطہ و وسیلہ و مقرب و وجیہ و شفیع ماننے پر قطعی و یقینی کفر و شرک کے فتوے
جڑے ہیں اُن تینوں عبارتوں میں کہیں لالچ اور ڈر کا قطعاً تذکرہ نہیں۔ پھر اپنے تقیہ و فریب کو مکمل
کرنے کے لئے ملاحدۂ نجد نے اسی ناپاک مجموعہ کے صفحہ ۷۰ پر لکھا۔ نُؤمِنُ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا يُنْكِرُهَا اِلَّا مُبْتَدِعٌ ضَالٌّ وَاِنَّهَا
لَا تَنْفَعُ اِلَّا بَعْدَ الْاِذْنِ وَالرِّضَا یعنی اور ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شفاعت پر ایمان

رکھتے ہیں اور اس پر بھی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں۔
اور سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی شفاعت قبول ہوگی اور بد مذہب گمراہ کے سوا کوئی
اُس کا کوئی انکار نہیں کرے گا اور جب تک اللہ تعالیٰ اذن و رضا نہ دے گا۔ شفاعت نہ ہوگی۔ مسلمانو! یہ
ہے مکاری یہ ہے غداری یہ ہے عیاری یہ ہے فریب کاری۔ جس عقیدے کو کفر قطعی و شرک یقینی بتایا
اُسی پر اپنے آپ کو ایمان رکھنے والا بھی ٹھہرایا۔ ہر مسلمان جو مسائل دینیہ کا بقدر اپنی ضرورت کے علم رکھتا ہو
وہ جانتا ہے کہ اگر کوئی شخص معاذ اللہ کسی عقیدۂ حقہ اسلامیہ کو کفر و شرک ٹھہرائے پھر اُسی عقیدے کا قائل
و معتقد اپنے آپ کو بتائے تو جب تک وہ اپنے اُس کلمۂ کفر سے شرعی طور پر باز نہیں آئے گا بحکم شریعت
ہرگز مسلمان قرار نہیں پائے گا بلکہ یہ اُس کا اقرار کفر قرار دیا جائے گا جب ملحدین نجد اپنے اُن کفریات
ملعونۂ قطعیہ کو صحیح و درست مانتے ہوئے عقیدۂ شفاعت پر اپنا ایمان بھی بتلاتے ہیں تو بحکم شریعت مطہرہ وہ خود
اپنے ناپاک فتوے سے بھی کافر و مرتد ہو گئے یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا
یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ اور باوجود اس تقیہ و فریب کے پھر بھی دلوں کی خباثت
چھپ نہیں سکی۔ اپنی گندی جھلک دکھا ہی گئی۔ عقیدۂ شفاعت میں زنادقۂ نجد نے اتنی پخ بھی لگادی
وَاَنَّهَا لَا تَنْفَعُ اِلَّا بَعْدَ الْاِذْنِ وَالرِّضَا جس کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو
شفاعت کا اذن نہیں ملا۔ روز قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ راضی ہو کر شفاعت کا اذن دے گا۔
تب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شفاعت کریں گے۔ حالانکہ یہ بھی آیاتِ قرآنیہ کی تکذیب ہے ایک آیت
مبارکہ تو سورۂ مریم شریف کی تلاوت ہو چکی کہ اللہ تعالیٰ کے محبوبانِ کرام علیٰ سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام
نے اپنے رب کریم جل جلالہ سے شفاعت کا عہد لے لیا ہے۔ سورۂ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حکم دیا جا رہا ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ یعنی اور اے محبوب تم اپنے متعلقین اور وابستگانِ دامنِ کرم کے لئے اور ایمان والے
مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرو۔ شفاعت اسی کا نام ہے کہ کسی کے لئے اللہ تعالیٰ
سے اُس کے گناہوں کی مغفرت طلب کی جائے تو اللہ عزوجل اپنے محبوب اجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو

شفاعت کا اذن ہی نہیں۔ بلکہ دنیا ہی میں شفاعت کا حکم دے چکا تو ملعونین نجد نے اس عبارت تقیہ میں بھی آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب کر کے کفر بکا والعیاذ باللہ رب العالمین۔

بہر حال سنی مسلمانو! یہ تمہارے پیارے مذہب اہلسنت کا رعب حقانیت ہے کہ فراعنہ نجد حجاز پاک کی ارضِ مقدسہ پر متغلب و متسلط ہوتے ہوئے بھی لرز رہے ہیں۔ کپکپا رہے ہیں۔ خوف کھا رہے ہیں بمقتضائے اہلبیت جو نجاساتِ کفریہ ظاہر کر چکے۔ تمہارے ڈر سے ان پر تقیہ کی خاک ڈال کر چھپا رہے ہیں۔ اور ابا البسۃ نجد کے یہ وہ عقائدِ خبیثہ ہیں جن میں ان کے ساتھ شیاطینِ دیوبندی برابر کے شریک ہیں چنانچہ تذکرۃ الخلیل مطبوعہ الخلیل مشین پریس کے صفحہ ۱۶ پر عاشق الٰہی میرٹھی لکھتا ہے کہ (حضرت خلیل احمد انبیٹھی) فرمایا کرتے تھے۔ میں نے حق تعالیٰ سے ایک یہ دعا مانگی تھی کہ عرب میں امن و امان کی حکومتِ اسلامیہ شرعیہ دیکھ لوں۔ سو الحمد للہ وہ امن و امان آنکھوں سے دیکھا کہ جہاں پہاڑیوں میں قافلوں کا چلنا دشوار تھا۔ اب تنہا آدمی سونا اچھالتا ہوا چلتا ہے اور کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔

سنی مسلمانو! ملاحظہ فرماؤ۔ ایسے ناپاک گندے کفری عقیدے رکھنے والی حکومت ملعونہ کو دیوبندی دھرم کا گرو خلیل احمد انبٹھی حکومتِ اسلامیہ شرعیہ بتا رہا ہے۔ اب تو معلوم ہوا کہ دیوبندی و نجدی دونوں ایک ہی طرح کے عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔ کفر و ارتداد میں دونوں ایک دوسرے کے سگے بھائی ہیں۔

والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ امام زکریا مسجد بمبئی احمد یوسف نے مردود ابن سعود کے بیٹوں کا استقبال کیا ان کے آداب بجا لایا حکومتِ نجدیہ و ابن سعود نجدی کی اور اس کے بیٹوں کی تعریف کی۔ نجدی مرتدین کی مدح و ثنا میں قصیدے پڑھے اور حدیث شریف میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے۔ رب عزوجل غضب فرماتا اور اس کے سبب عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے۔ اَخْرَجَهٗ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِي ذَمِّ الْغِيْبَةِ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔ دوسری روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ فِي الْاَرْضِ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین

میں فاسق کی تعریف کی جاتی ہے رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تیسری حدیث میں ہے
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی
ھَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جو شخص کسی بدمذہب کی توقیر کرے اُس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔
رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَغَیْرُہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چوتھی حدیث میں ہے حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ مَشٰی اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ لِیُوَقِّرَہٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ
یعنی جو شخص کسی بدمذہب کی طرف اُس کی توقیر کرنے کو چلے اُس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔
رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پانچویں حدیث میں
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَاکْفَھِرُّوْا فِیْ
وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ وَلَا یَجُوْزُ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ وَلٰکِنْ یَّتَھَافَتُوْنَ فِی النَّارِ
مِثْلَ الْجَرَادِ وَالذُّبَابِ یعنی جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اُس کے سامنے اُس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے
کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے اُن میں کوئی پل صراط پر گذرنے نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر
آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیڑیاں اور مکھیاں گرتی ہیں۔ رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
چھٹی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ
بُغْضًا لَہٗ مَلَاَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَمَنِ انْتَھَرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اٰمَنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ وَمَنْ اَھَانَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ رَفَعَہُ اللّٰہُ
فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ وَمَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ اَوْ لَقِیَہٗ بِالْبُشْرٰی اَوِ اسْتَقْبَلَہٗ بِمَا یَسُرُّہٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یعنی جو شخص کسی بدمذہب سے اُسے دشمن ٹھہرا کر منھ پھیرے اللہ تعالیٰ اُس کا دل امان و ایمان سے بھر دے
اور جو شخص کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اُسے اُس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو شخص کسی
بدمذہب کو ذلیل کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے سو درجہ بلند فرمائے اور جو شخص کسی بدمذہب کو سلام
کرے یا اُس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اُس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اُس کا دل خوش ہو اس
نے ہلکی جانی وہ چیز جو اُتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر۔ رَوَاہُ الْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْھُمَا جب فاسق و بدمذہب کی مدح و ثنا اُس کی تعظیم و توقیر اُس کے استقبال کا یہ حکم شرعی ہے

تو کیا پوچھنا ہے کافر و مرتد کی مدح و ثنا اُس کی تعظیم و توقیر اُس کے استقبال کا والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔
امام مذکور نے صرف اپنے اعمال و اقوال سے غضب الٰہی کا استحقاق کمانے عرش الٰہی کو لرزانے اسلام و سُنیت کو ڈھانے مخلوقِ خدا کو لعنتِ خداوندی کی طرف بلانے سُنیت سے روک کر بد مذہبی پر جمانے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اُس نے حکومتِ شقیہ نجدیہ کی دعوت کو صحیح اور اپنی درست بتا کر جس میں کمی اور نقصان نہیں اور وہابیہ نجدیہ کو مسلمان ٹھہرا کر نجدی مرتدوں کے عقائد کفریہ قطعیہ کی بھی تحسین و تائید کی اور بحکم شریعتِ مطہرہ ایسا شخص کافر و مرتد ہو گیا۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف مطبوع دار الکتب العربیۃ الکبریٰ صفحہ ۲۲۷ پر فرماتے ہیں۔ نُکَفِّرُ مَنْ لَمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ مِلَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمِلَلِ اَوْ وَقَفَ فِیْہِمْ اَوْ شَکَّ اَوْ صَحَّحَ مَذْہَبَہُمْ وَاِنْ اَظْہَرَ مَعَ ذٰلِکَ الْاِسْلَامَ وَاعْتَقَدَہٗ وَاعْتَقَدَ اِبْطَالَ کُلِّ مَذْہَبٍ سِوَاہُ فَھُوَ کَافِرٌ بِاِظْہَارِہٖ مَا اَظْہَرَ مِنْ خِلَافِ ذٰلِکَ یعنی ہم اُس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسے شخص کو کافر نہ کہے جس نے مسلمانوں کے دین کے سوا کسی اور دین کا اعتقاد کیا یا اُس کو کافر کہنے میں توقف کرے یا اُس کے کافر ہونے میں شک رکھے یا ایسے لوگوں کے مذہب کو صحیح بتائے اگرچہ اس کے ساتھ وہ اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتا ہو اور اسلام کے حق ہونے کا اور اسلام کے سوا تمام مذہبوں کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو لیکن اسلام کے خلاف اُس نے جو یہ بات ظاہر کی اس کے سبب وہ کافر ہے۔ امام زکریا مسجد بمبئی احمد یوسف نے یہ بھی کہا کہ نجدیوں کے جھنڈوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ جو اشارہ کرتا ہے کہ اُن کا اور تمام اہلِ زمین کا ایک ہی کلمہ ہے۔ جس کی بنا پر ہم سب پر لازم ہے کہ فروعات کی بحث چھوڑ دیں اور ایک صف ہو جائیں اور ایسے امور اور مسائل میں مشغول نہ ہوں۔ جن کا نقصان نفع سے زیادہ تر ہے۔ اُس کا یہ قول کفریاتِ عدیدہ پر مشتمل ہے اس نے مرتدین و مبتدعین کے رد و طرد کو جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اعلیٰ ترین مرتبہ ہے شراب اور جوئے کی طرح وَاِثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا کا مصداق قرار دیا یہ اُن بیسیوں آیات قرآنیہ کی تکذیب و توہین ہے جن میں حضرت رب العزت جل جلالہٗ نے مسلمانوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا ہے اس وقت صرف ایک مختصر سورۂ مبارکہ کی تلاوت مناسب اللہ عزوجل فرماتا ہے وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ o یعنی زمانے

کی قسم بیشک انسان ٹوٹے اور نقصان میں ہیں سوا اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق پر ثابت قدم رہنے کی اور صبر کرنے کی وصیت کی۔ اللہ واحد قہار جل جلالہ تو فرماتا ہے کہ نقصان اور ٹوٹا پانے سے صرف وہی مومنین صالحین محفوظ ہیں۔ جو آپس میں ایک دوسرے کو حق پر قائم اور باطل سے مجتنب رہنے کی اور اس راہ میں جو مصیبتیں آئیں اُن پر صبر کرنے کی وصیتیں کرتے ہیں اور امام زکریا مسجد بد مذہبوں بے دینوں کے ردّ و طرد کو ان کے کفر اُن کی بد مذہبی سے مسلمانوں کے بچانے کو کہتا ہے کہ اس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ تھا ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وہ اپنی اسی عبارت میں کھُلم کھُلا بتاتا ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ طیّبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کافی ہے اس کے سوا جتنے مسائل دینیہ ہیں وہ سب فرعیات ہیں تو اس ناپاک قول میں اُس نے کلمہ طیّبہ کے سوا تمام ضروریاتِ دین وجملہ ضروریات مذہب اہلسنّت سب کو معاذ اللہ سُنّی مسلمان ہونے کے لئے غیر ضروری بتایا اس سے بڑھکر اور کیا کفر اشد ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ۔ یعنی اے مسلمانو! تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہماری طرف نازل ہوا اور جو کچھ ابراہیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب واولاد یعقوب کی طرف نازل ہوا اور جو کچھ موسیٰ وعیسیٰ کو دیا گیا۔ سب پر ہم ایمان لائے ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ ہی کے لئے فرمانبردار ہیں تو اگر وہ بھی تمھاری ہی طرح ایمان لے آئے تو بیشک ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر گئے تو اس کے سوا کچھ نہیں۔ کہ وہ مخالفت میں ہیں۔ آیت کریمہ نے صاف واضح روشن طور پر فرمایا کہ جو شخص تمام مسائل ضروریہ دینیہ میں سے کسی ایک مسئلہ پر بھی ایمان نہ لائے وہ کافر ہے۔ ہرگز مسلمان نہیں۔ امام زکریا مسجد بمبئی نے اس آیت مبارکہ کی بھی تکذیب کی۔ وہ اپنی اسی عبارت میں صاف طور پر یہ بھی بتا رہا ہے کہ جو شخص کلمہ طیّبہ پڑھ لے پھر وہ کچھ بھی کرے کچھ بھی کہے کچھ بھی اعتقاد رکھے بس وہ مسلمان صاحب ایمان ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ

وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ہ یعنی اے محبوب جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک یقیناً تم اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یقیناً منافقین جھوٹے ہیں۔ تو اُس نے اس آیت کریمہ کی بھی تکذیب کی۔ امام زکریا مسجد بمبئی کا ابن سعود کے فرزند نامسعود سے یہ کہنا کہ ہم سب نے نزدیک کر دیا جانوں کو واسطے تیرے اور اگر فرماؤ۔ تم اے امیر کسی روز آخر شب میں تو تیار ہو جائیں گے جنگ کے لئے اور دوڑیں گے ہم بلندی حاصل کرنے کے لئے ہم تنہا تنہا اور جماعت جماعت بنا کر ایسا ہی ہے۔ جیسا منافقین عنود نے کفار یہود سے کہا تھا۔ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَکُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْکُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّکُمْ یعنی اگر تم نکالے گئے تو ہم ضرور بضرور تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے میں ہم کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور بضرور تمہاری مدد کریں گے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اُنھوں نے کفار مجاہرین یہود بے بہبود سے کہا تھا اور اس نے کفار مرتدین نجدیہ عنود سے کہا کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ مِّثْلَ قَوْلِھِمْ تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُمْ۔ بہر حال اُن منافقین کے اس قول کے سبب قرآن عظیم نے اُن کو منافق اور کفار کا بھائی فرمایا۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ یعنی اے محبوب کیا تم نے اُن منافقوں کو نہ دیکھا جو اپنے بھائیوں کو کتابی کافروں سے کہتے ہیں۔ تو ان کے اتباع میں بحکم شریعت مطہرہ اس نے بھی منافق اور مرتدین کے بھائی کا خطاب پایا۔ والعیاذ باللّٰہ رب العالمین امام زکریا مسجد بمبئی کا مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا کہ میں اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ہ صاف صریح واضح طور پر بتا رہا ہے کہ وہ مسلمانانِ اہلسنت کو یہود و نصاریٰ کی طرح کافر اور منکر توحید الٰہی جانتا ہے۔ وہ صرف زبان ہی سے نجدی مذہب کا موئید و مصدق نہیں بلکہ وہ نجدی پتا پاکر دل سے بھی ملت نجدیہ خبیثہ کا متبع و معتقد بن چکا ہے اور اسی لئے وہ اپنے آقایانِ نعمت مرتدین نجدیہ کے اتباع میں مسلمانانِ اہلسنت کو کافر مشرک اور غیر خدا کا پوجنے والا بتا رہا ہے امام قاضی

عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف صفحہ ۲۴۴ پر فرماتے ہیں نَقْطَعُ بِتَکْفِیْرِ کُلِّ قَائِلٍ قَالَ قَوْلًا یُتَوَصَّلُ بِہٖ اِلٰی تَضْلِیْلِ الْاُمَّۃِ یعنی ہم ہر ایسے شخص کو یقیناً کافر کہتے ہیں۔ جو ایسی بات کہے جس سے تمام اُمت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے۔ یہی امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی شفا شریف کے صفحہ ۲۶۳ پر فرماتے ہیں وَاعْلَمْ اَنَّ مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْقُرْاٰنِ اَوِ الْمُصْحَفِ اَوْ بِشَیْءٍ مِّنْہُ اَوْ سَبَّھُمَا اَوْ جَحَدَہٗ اَوْ حَرْفًا مِّنْہُ اَوْ اٰیَۃً اَوْ کَذَّبَ بِہٖ اَوْ بِشَیْءٍ مِّنْہُ اَوْ کَذَّبَ بِشَیْءٍ مِّمَّا صُرِّحَ بِہٖ فِیْہِ مِنْ حُکْمٍ اَوْ خَبَرٍ اَوْ اَثْبَتَ مَا نَفَاہُ اَوْ نَفٰی مَا اَثْبَتَہٗ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْہُ بِذٰلِکَ اَوْ شَکَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ فَھُوَ کَافِرٌ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ بِاِجْمَاعٍ یعنی اور اس بات کو معلوم کرلو کہ جو شخص قرآن عظیم کی یا مصحف شریف کی یا اُس کے کسی حصہ کی توہین کرے یا قرآن عظیم و مصحف شریف کو بُرا کہے یا اُس کا انکار کرے یا اُس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اُس کو یا اُس کے کسی حصہ کو جھٹلائے یا کسی ایسے حکم یا کسی خبر کو جھٹلائے جسکی تصریح قرآن پاک میں فرمائی گئی ہو۔ یا جس چیز کی قرآن پاک نے نفی کی۔ اُس کا اثبات کرے یا جس چیز کا قرآن پاک نے اثبات کیا اُس کی نفی کرے اور اُس کو قرآن عظیم کی اُن تصریحات کا علم بھی ہو یا قرآن شریف کے کسی حصہ میں شک رکھے تو وہ علماء کے نزدیک بالاجماع کافر ہے۔ ہم نے نجدیوں کے یہ چند عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ محض بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ اس پر کوئی شخص یہ نہ کہے کہ تمام وہابیہ نجدیہ کے یہ عقائد نہیں۔ کسی ایک خاص شخص یا مخصوص نجدی کے یہ عقائد ہوں گے۔ اس لئے کہ مجموعہ خبیثہ اَلْھَدِیَّۃُ السُّنِّیَّۃُ وَالتُّحْفَۃُ الْوَھَّابِیَّۃُ کسی ایک شخص خاص کے عقائد کی کتاب نہیں بلکہ بالعموم تمام وہابیانِ نجد کے عقیدہ و مذہب کو اس میں پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ کہیں دَعْوَۃُ الْوَھَّابِیَّۃِ لِاَھْلِ مَکَّۃَ کی سرخی ہے کہیں مَذْھَبُ الْوَھَّابِیِّیْنَ فِی الْاُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ کا عنوان قائم کیا گیا ہے کہیں جملۃ دعوۃ الوھابیۃ کے عنوان سے مضمون کو شروع کیا گیا ہے بہرحال حکومتِ نجد و تمام وہابیہ نجدیہ و جمیع وہابیہ دیوبندیہ کا مذہب و اعتقاد یہی ہے جو الھدیۃ السنیۃ سے التقاطاً لکھا گیا ہے۔ جو وہابی نجدی یا وہابی دیوبندی ان عقائد کفریہ سے انکار کرے اُس کا انکار نہ ہوگا مگر تقیہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ ○ یعنی منافقین جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

اس کے سوا کچھ نہیں کرہم ٹھٹھا کرتے ہیں اب اسئلۂ پنجگانہ کے جواب مختصراً معروض

(۱) امام مذکور بحکم شریعتِ مطہرہ کافر مرتد ہے اُس پر فرض اور ہر فرض سے بڑھکر اہم فرض ہے کہ فوراً اپنی نجدیت وحمایت نجدیت سے توبہ صحیحہ شرعیہ کرکے کلمہ طیبہ پڑھکر از سر نو سنّی مسلمان ہو۔

واللہ الموفق ورنہ سنّی مسلمانوں پر فرض ہے کہ اُس سے میل جول سلام کلام، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا غرض اُس کی موت وزندگی میں مسلمانوں کے سے تمام معاملات قطعاً بند کردیں۔ قال تعالےٰ وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ وَفِی الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِیِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ لَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ ۝

(۲) جب وہ شرعاً کافر مرتد ہے تو اُس کے پیچھے نماز قطعاً باطل محض ہے اُس کی نجدیت ظاہر ہونے کے بعد سے جس قدر نمازیں اُس کی اقتدا میں پڑھی گئیں سرے سے ہوئی ہی نہیں اُن سب کا اعادہ واجب نہیں۔ بلکہ فرض ہے ہرگز فرض ذمہ سے ساقط نہ ہوا۔

(۳) جس طرح اُس کی نجدیت وحمایتِ نجدیت شائع ہوئی۔ اسی طرح اُس سے توبہ بھی اخبار میں تحریراً اور مجمع میں برسر منبر تقریراً ہونا فرض ہے۔ فی الحدیث عن النبی الکریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم اِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ

(۴) اُس پر فرض ہے کہ جس حد اور جس درجہ تک اشاعت فاحشہ ہوئی اُسی حد اور اُسی درجہ تک اشاعتِ توبہ بھی کرے اگر چند معتمد اشخاص ہی کے سامنے اُس کی نجدیت وحمایت نجدیت کا اظہار ہوا ہوتا تو چند معتمد اشخاص کے سامنے اس کی توبہ بھی شرعاً قابل قبول ہوتی۔ جب کہ نجدیت وحمایت کی اشاعت مجمع عام میں برسر منبر تقریراً اور اخبار میں تحریراً ہوئی تو توبہ کی اشاعت بھی اسی طرح ہونا فرض ہی۔

(۵) انجمن تبلیغ صداقت بمبئی کا اشتہار مطالعہ کیا گیا۔ اشتہار حق وصحیح وصدق صریح اور اُس کا مخالف بدمذہب گمراہ بامر تدقیع اور سائم اشتہار بفضل العزیز الغفار مصیب وشاب ونجیح ہے۔

وَالْمَسَائِلُ عُلَمَاءُ مُصَرَّحٌ بِهَا فِي الْكُتُبِ الْكَلَامِيَّةِ وَالْاَسْفَارِ الْفِقْهِيَّةِ والله تعالے ورسولہ

الاعلیٰ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلے آلہ وسلم

(۲۱) فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی

لکھنوی غفرلہٗ ولوالدیہ واخویہ واہلہ ومحبیہ ربہ المولی العزیز القوی

محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

سہ شنبہ ۱۱ جمادی الآخرہ ۱۳۵۹ھ

اَلْاَجْوِبَةُ الْخَمْسَةُ صَحِيْحَةٌ بِلَاشَكٍّ وَارْتِيَابٍ وَالْمُجِيْبُ اللَّبِيْبُ مُصِيْبٌ وَمُثَابٌ وَ

خِلَافُهَا قَبِيْحٌ بِحُكْمِ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

(۲۲) حررہ ابو المساکین محمد ضیاء الدین البیلی بھیتی

(مفتی شہر پیلی بھیت)

مجیب ولبیب کے جوابات کل کے کل صحیح ہیں۔ اُن کے صحیح ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ و

لَا رَیْبَ فِیْهَا کے پورے مصداق ہیں۔

واللہ تعالے اعلم بالصواب

(۲۳) حررہ العبد الحقیر ابو سراج عبد الحق رضوی عفی عنہ

کل جوابات مجیب مصیب کے صحیح ہیں۔ مذہب اہل سنت والجماعت کے موافق ہیں۔

(۲۴) فقیر قادری محمد حبیب الرحمن خطیب جامع مسجد

وناظم مدرسہ آستانہ شیریہ پیلی بھیت

فتوائے دار العلوم سعیدیہ بدایوں ضلع علی گڑھ

الجواب

(۱) کون نہیں جانتا کہ نجدیوں نے اپنا وظیفہ سب و شتم علما و صلحا و مسلمین قرار دے رکھا ہے ان کے نزدیک
قتل علماء و صلحاء و مومنین حلال۔ مسلمانوں کا مال و خون حلال۔ چھ سو برس سے اب تک کے تمام علماء و
مسلمین اُن کے نزدیک کافر و مرتد۔ مولانا سید احمد بن زینی دحلان رضی اللہ عنہ اپنی کتاب الدرر السنیہ
میں فرماتے ہیں فکفروا اکثر الامۃ واستحلوا دماءھم واموالھم وجعلوھم مثل المشرکین
نجدیوں نے اکثر مسلمانوں کو کافر کہا اور ان کے خون و مال کو حلال جانا اور اُن کو مشرکین جیسا بتایا۔
اُسی میں ہے ویزعم ان من قال لاحد مولانا وسیدنا فھو کافر یعنی اور نجدی کا خیال
ہے کہ جو کسی کو سیدنا مولانا کہے وہ کافر ہے۔ دنیا میں کون ایسا ہے۔ جو کسی نہ کسی کو مولانا یا سیدنا نہ کہتا ہو۔ تو
اس نجدی کے طور پر تمام دنیا کافر ہوئی۔ نہیں نہیں۔ بلکہ اُس کا یہ قول باطل اللہ عزوجل و حضور پر نور شافع
یوم النشور تک پہونچتا ہے۔ سورہ آل عمران میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے لئے سید کا لفظ آیا ہے
اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یبشرک بیحییٰ مصدقا بکلمۃ من اللہ وسیدا وحصورا
ونبیا من الصلحین اور حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوموا الی سیدکم اور
فرمایا انا سید ولد آدم ولا فخر۔ رہا نجدیوں کا اپنے کو حنبلی کہنا یہ اُن کا پرانا وطیرہ ہے ورنہ وہ نہ حنبلی
ہیں نہ حنفی نہ مالکی نہ شافعی کوئی بھی نہیں۔ بلکہ ان چاروں سے خارج ہیں علامہ سید احمد بن زینی دحلان فرماتے
ہیں وکان یدعی الانتساب الی مذھب الامام احمد رضی اللہ عنہ کذبا وتسترا
وزورا والامام احمد بری منہ اور حضرت سید احمد شریف مصری طحطاوی حاشیہ در مختار

میں فرماتے ہیں۔ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِيْ مَذَاهِبَ اَرْبَعَةٍ وَهُمُ الْحَنَفِيُّوْنَ وَالْمَالِكِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّوْنَ وَالْحَنْبَلِيُّوْنَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا عَنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ نجدی بدعتی و بدمذہب ہے اب ایسے کی جو تعظیم کرے اس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ جس نے بتدع کی تعظیم کی۔ تو اس نے اسلام ڈھانے پر مدد کی اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو اللہ عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی کانپ جاتا ہے۔ حضرت امام زکی الدین نے اپنی کتاب الترغیب والترہیب میں ایک ترہیب اس بارے میں لکھی کہ فاسق و بدعتی کو سردار وغیرہ کلمات تعظیم سے یاد نہ کیا جائے حَيْثُ قَالَ التَّرْهِيْبُ مِنْ قَوْلِهٖ لِفَاسِقٍ اَوْ مُبْتَدِعٍ يَا سَيِّدِيْ وَنَحْوِهَا مِنَ الْكَلِمَاتِ الَّتِيْ عَلَى التَّعْظِيْمِ پھر حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ نقل فرمائی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ يَا سَيِّدُ فَاِنَّهٗ اِنْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَنَسَائِيْ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ منافق کو سردار کہہ کر نہ پکارو کر اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو تم نے بیشک اپنے رب کو ناراض کیا۔ خود یہ نجدی بھی ایک قسم کے منافق ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بُغْضُ الْعَرَبِ نِفَاقٌ جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے اور ان ملاعنہ کی اہل حجاز سے عداوت ظاہر ہے کہ انھوں نے اہل حجاز پر کیا کچھ مظالم نہ کئے جن کو سنکر روح کانپ جاتی ہے۔ جب فاسق و بدعتی کی زبانی تعریف اور انھیں صرف محل خطاب میں لفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو ان کو بحالت اختیار امیر و سردار بنانا۔ آپ اس کے تابع و پیرو بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب الٰہی نہ ہوگا اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن ہو۔ اس کا ادنٰے درجہ کراہت تحریم ہے۔ بدعتی کے متعلق سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ بدعتی جہنم کے کتے ہیں مبغوض خدا و رسول اور جس کے لئے جہنم کا کتا فرمایا گیا۔ اس سے دوری و نفرت واجب۔ بدعتی کی تعظیم کرنیوالا اشد تر

فاسق بدعتی مبغوض خدا و رسول ہے۔ اُس سے مسلمانوں کو اجتناب واجب جب تک وہ اپنے اس فعل قبیح و شنیع سے توبہ نہ کرے۔ اُس سے سلام و کلام، میل جول، اُٹھنا بیٹھنا سب حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

(۲) ایسے شخص کو امام بنانا ناجائز و گناہ اور اُس کو امامت سے معزول کر دینا واجب۔ جو نمازیں ایسے شخص کے پیچھے پڑھی گئیں۔ سب کا اعادہ واجب۔ محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں وَرَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اِنَّ الصَّلٰوۃَ خَلْفَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ لَا تَجُوْزُ۔ محرر المذہب امام محمد حضرت امام اعظم و حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے لَا یَنْبَغِیْ لِلْقَوْمِ اَنْ یَّؤُمَّھُمْ صَاحِبُ بِدْعَۃٍ مسلمانوں کو لائق نہیں کہ اُن کا امام بدعتی ہو غیاث المفتی پھر مفتاح السادۃ۔ پھر شرح فقہ اکبر میں امام ثانی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ لَا تَجُوْزُ خَلْفَ الْمُبْتَدِعِ مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں تو جو نمازیں ایسے شخص کے پیچھے پڑھی گئیں وہ جائز ہی نہ ہوئیں۔ سب ذمہ پر واجب ہیں واللہ تعالیٰ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

(۳) توبہ جب تک اُسی اعلان سے نہ کرے جس اعلان سے اُس نے وہ افعال کئے تھے توبہ مقبول نہیں اور جب توبہ مقبول نہیں اُس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ حدیث میں ہے تَوْبَۃُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم

(۴) چھپ کر توبہ کر لینا کافی نہیں تا وقتیکہ اعلان نہ ہو واللہ تعالےٰ اعلم

(۵) اشتہار میں جو حالات نجدیوں کے مرقوم ہیں۔ سب صحیح ہیں۔ مسلمانوں کو اُس پر عمل کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲۵) حررہ الفقیر القادری عبید المصطفےٰ محمد اعجاز ولی خان الرضوی البریلوی عفی عنہ

بجاہ النبی المصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خادم جمعیت

خدام الرضا آستانہ عالیہ بریلی شریف

مقیم دار العلوم سعیدیہ دادون ضلع علی گڈھ

(۲۶) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ

محمد امجد علی اعظمی رضوی

(۲۷) الجواب صحیح وصواب والمجیب مُصیبٌ ومُثابٌ واللہ اعلم بالصواب

الفقیر محمد خلیل خان القادری البرکاتی المارہروی غفرلہٗ

(۲۸) لقد اصاب من اجاب فجزاہ اللہ خیر الجزاء فی المرجع والمآب

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۲۹) الفقیر ظہیر احمد القادری الرضوی النگینوی عفی عنہٗ

۷۸۶

فتوائے دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

الجواب وباللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فقیر حقیر نہایت اخلاص کے ساتھ مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اس زمانۂ فتنہ

وفساد میں ہر دشمنِ اسلام مسلمانوں کے مقابلہ میں دلیر ہو رہا ہے۔ پیارے اسلام کو دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ اصولِ ایمان ارکان اسلام کی مخالفت کر رہا ہے۔ سب سے زیادہ مفسد مضر دشمنِ اسلام وہ ہے جو مسلمانوں کے گھر کا مذہبی چور ہے۔ ایمانی ڈاکو ہے مسلمان کہلاکر اسلام کے عقیدوں کی مخالفت کرتا ہے۔ کلمۂ اسلام سناکر مسلمانوں کے پیارے مذہب کو مٹا رہا ہے۔ قادیانی نے اسی پردے میں ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنا دیا مشرقی عنایت اللہ خاکسار نے اسی مکروفریب سے مسلمانوں کی ایک جماعتِ عظیم کو ارکان اسلام اور اصولِ ایمان سے بیگانہ کر دیا۔ وہابیوں نجدیوں نے ہزاروں مسلمانوں کو بدعقیدہ کر دیا۔ اسلام کے خلاف عقائدِ باطلہ کی تحریر وتقریر سے اشاعت کی اور عرب وعجم میں ایک فتنۂ عظیمہ برپا کر دیا۔ جس جگہ وہابیت نجدیت کا گذر ہوا وہاں مسلمانوں میں پھوٹ ڈال دی۔ جب سے وہابیت نجدیت نجد سے ہندوستان آئی۔ ہندوستان میں اس کے دم سے جو فتنۂ وفساد رونما ہوا ظاہر ہے۔ کسی منصف پر مخفی نہیں خصوصًا جن شہروں میں وہابی مذہب کی تبلیغ کرنیوالے نجدی مُلّاں موجود ہیں وہاں تو فتنۂ وفساد کی آگ رات دن مشتعل ہے۔ باپ سُنّی۔ لڑکا وہابی۔ شوہر سُنّی عورت وہابی۔ گھر گھر فتنے آئے دن فساد لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ بہر حال وہابیت نجدیت کا فتنہ بیچارے مسلمانوں اور اسلام کے حق میں نہایت ہی برا ضرر رساں اور مہلک ثابت ہوا۔ ساری اُمّت کے نگہبان رحمت عالم نورِ مجسّم شفیع معظّم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی علم تھا کہ وہابی نجدی فلاں جگہ پیدا ہوں گے۔ اُمت میں فتنہ وفساد کریں گے اور پھیلائیں گے لہٰذا غیبوں کی خبریں دینے والے اُمّت کو فتنۂ وفساد سے بچانے والے آقا ومولیٰ حضور اقدس سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ نجد کی خبر واضح کھلے الفاظ میں بیان فرمائی۔ بخاری شریف میں ہے عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّہٗ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا

يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ یعنی نور مجسم رحمت ہر دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ الٰہی ہمارے لئے برکت دے۔ ہمارے شام میں الٰہی؟ ہمارے لئے برکت دے ہمارے یمن میں۔ بعض صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ؟ اور ہمارے نجد میں۔ حضور نے دوبارہ وہی دعا فرمائی۔ الٰہی ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی؟ ہمارے لئے برکت بخش ہمارے یمن میں۔ صحابہ نے پھر عرض کی یا رسول اللہ؟ اور ہمارے نجد میں؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی نسبت فرمایا۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے شیطان کی جماعت نکلے گی۔ حضور مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانے کے مطابق تیرھویں صدی میں نجد سے نجدیوں کا خروج ہوا۔ وہابیوں نجدیوں کی جماعت شیطان کی جماعت ہے میں یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا قَرْنُ الشَّيْطٰنِ یعنی جماعت شیطان۔ حضرت عارف باللہ علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی میں آیہ کریمہ (اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ الاٰیۃ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں وَقِيْلَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ فِي الْخَوَارِجِ الَّذِيْنَ يُحَرِّفُوْنَ تَاْوِيْلَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَسْتَحِلُّوْنَ بِذٰلِكَ دِمَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمْوَالَهُمْ كَمَا هُوَ مُشَاهَدٌ الْاٰنَ فِيْ نَظَائِرِهِمْ وَهُمْ فِرْقَةٌ بِاَرْضِ الْحِجَازِ يُقَالُ لَهُمُ الْوَهَّابِيَّةُ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ الْكَرِيْمَ اَنْ يَّقْطَعَ دَابِرَهُمْ اھ۔ یعنی یہ آیت کریمہ خارجیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو قرآن پاک اور حدیث شریف کے معنی میں تحریف کرتے ہیں اور اس غلط تاویل سے مسلمانوں کے قتل کرنے کو اور ان کے مال چھین لینے کو مباح و حلال جانتے ہیں جیسا کہ اس زمانہ میں خارجیوں کے ہمعقیدہ لوگوں میں اس کا مشاہدہ ہے اور خارجیوں کے ہم عقیدہ ایک فرقہ ہے حجاز میں اس فرقہ کو اس زمانہ میں وہابیہ کہا جاتا ہے وہابی گمان کرتے ہیں کہ ہم اچھے راستہ پر ہیں۔ خبردار بیشک وہابی بہت جھوٹے ہیں۔ وہابیوں پر شیطان کا غلبہ ہے۔ شیطان نے وہابیوں کو یاد خدا سے بھلا دیا ہے وہابیہ کا فرقہ شیطان کا گروہ ہے۔

خبردار بیشک شیطان کا گروہ خسارہ میں ہے۔ ہم اہلسنت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل وہابیوں کو جڑ سے فنا کرے شیطان لعین کو بھی اقرار ہے کہ اسے نجدیوں وہابیوں کے نجد سے خاص تعلق ہو مکہ معظمہ میں جب کفار نے دارالندوہ میں مجلس شوریٰ قائم کی اور حضور پرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت میں دروازہ بند کر کے مشورے کر رہے تھے تو نجدیوں وہابیوں کے شیخ نجدی شیطان نے بھی اپنے مسکن نجد سے خروج کیا اور حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی عداوت میں جل بھن کر کافروں کا ساتھ دیا اور کفار کے عین مشورہ کے وقت دار الندوہ کے دروازہ پر جا کر کھڑا ہوا۔ کافروں نے کہا تو کون؟ شیطان نے کہا نجد سے آیا ہوں۔

سیرت حلبی کے حاشیہ پر سیرت نبویہ میں ہے وَجَاءَهُمْ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْخٍ نَجْدِیٍّ فَوَقَفَ عَلٰی بَابِ الدَّارِ فِیْ هَیْئَۃِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ عَلَیْهِ کِسَاءٌ غَلِیْظٌ وَقِیْلَ طَیْلَسَانٌ مِنْ خَزٍّ فَقَالُوْا مَنِ الشَّیْخُ قَالَ مِنْ نَجْدٍ اور حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی شیطان کو شیخ نجدی کی صورت میں دیکھا ہے تفسیر کبیر میں ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِیْ صُوْرَۃِ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیِّ وَکَانَ یَرٰی اِبْلِیْسَ فِیْ صُوْرَۃِ الشَّیْخِ النَّجْدِیِّ۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ شیطان سب انسانوں کا دشمن ہے۔ سیدھی راہ سے بہکانا شب و روز اس کا وظیفہ ہے۔ وہ کسی ملک کے ہوں، کسی علاقہ کے ہوں۔ پھر بھی شیطان نے اپنی نسبت خاص علاقہ نجد کی طرف کی شام، روم، مصر، ایران، بخاری، عراق، سمرقند، قندھار، پنجاب ہندوستان، بنگال میں سے کسی کی طرف نہیں کی۔ شیطان نے اپنے کو شامی۔ رومی۔ مصری۔ فارسی۔ عراقی، سمرقندی۔ بخاری۔ پنجابی۔ ہندی۔ بنگالی نہیں بتایا۔ بلکہ شیطان نے اپنے کو شیخ نجدی بتایا۔ معلوم ہوا کہ شیطان کو علاقہ نجد سے خاص گہرا تعلق ہے جو اور علاقوں سے نہیں ہے اور نجد کے ساتھ شیطان کے خاص گہرے تعلق کی خبر مخبر صادق حضور اقدس سرور دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیوں پیشتر بتا دی اور اپنی امت کو مطلع فرما دیا کہ نجد سے شیطان کا فرقہ نکلے گا۔ سیرت حلبی میں ہے۔ وَاِنَّمَا تَصَوَّرَ بِصُوْرَۃِ نَجْدِیٍّ لِاَنَّ فِی الْحَدِیْثِ نَجْدٌ یَطْلُعُ مِنْهَا قَرْنُ الشَّیْطَانِ

وَلِمَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَعَادَ الْاَوَّلَ وَالثَّانِیَ قَالَ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَفِیْھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ اہل نظر اصحاب بصیرت پر مخفی نہیں کہ پنجاب۔ ہندوستان۔ بنگال میں قادیانیوں، چکڑالویوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں خاکساروں کے اکثر فتنے نجد کے وہابیوں نجدیوں کے فتنہ وفساد سے نکلے ہیں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

بخاری شریف میں ہے وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَرَی الْحَرُوْرِیَّۃَ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰہِ وَقَالَ اِنَّھُمْ اِنْطَلَقُوْا اِلٰی اٰیَاتٍ نَزَلَتْ فِی الْکُفَّارِ فَجَعَلُوْھَا عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما خارجیوں کو مخلوقِ الٰہی میں سے بدترین مخلوق جانتے اس لئے کہ خارجیوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اتریں وہ مسلمانوں پر ناحق چسپاں کر دیں۔ یہی حال بالکل نجدیوں وہابیوں کا ہے کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ جو کفار و مشرکین کے حق میں نازل ہوئیں۔ نجد کے وہابی و نجدی کی کتاب التوحید کی رُو سے اور ہندوستان کے دیوبندی وہابی وغیر مقلدین وہابی امام الوہابیہ کی کتاب تقویت الایمان کی رُو سے اہلسنت و ائمہ اہلسنت پر ناحق چسپاں کرتے ہیں جس شخص نے وہابیوں کی کتابوں کو دیکھا ہی یا کبھی وہابی سے گفتگو کا سابقہ پڑا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ نجدیہ وہابیہ زمانہ کا فتنہ پہلے خارجیوں کے فتنہ سے بہت ہی زیادہ ہے۔ علامہ شامی قدس سرہٗ السامی رد المحتار شرح درمختار میں خوارج کے بیان میں فرماتے ہیں۔

کَمَا وَقَعَ فِیْ زَمَانِنَا فِیْ اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَھَّابِ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَی الْحَرَمَیْنِ وَکَانُوْا یَنْتَحِلُوْنَ مَذْھَبَ الْحَنَابِلَۃِ لٰکِنَّھُمْ اِعْتَقَدُوْا اَنَّھُمْ ھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَھُمْ مُشْرِکُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِکَ قَتْلَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَقَتْلَ عُلَمَائِھِمْ حَتّٰی کَسَرَ اللّٰہُ شَوْکَتَھُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَھُمْ وَظَفِرَ بِھِمْ عَسَاکِرُ الْمُسْلِمِیْنَ عَامَ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ وَمِائَتَیْنِ وَاَلْفٍ یعنی خارجی لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعداروں سے واقع ہوا۔ عبدالوہاب کے گروہ نے نجد سے خروج کیا اور حرمین طیبین پر ظلماً غلبہ کیا اور وہ اپنی نسبت حنبلی مذہب کی طرف کرتے تھے مگر ان گمراہوں کا عقیدہ

یہ تھا کہ صرف وہی نجدی مسلمان ہیں اور جو اُن کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں۔ اس وجہ سے نجدیوں نے
اہلسنت وعلمائے اہلسنت کا قتل مباح ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے نجدیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے
شہر ویران کر دیئے اور مسلمانوں کے لشکر کو نجدیوں پر فتح عطا فرمائی ۱۲۲۳ھ میں شرح تحفہ محمدیہ مطبوعہ کریمی
پریس بمبئی میں مصباح الانام سے نجدی کے بعض احوال مختصراً نقل کئے ہیں۔ عبارت یہ ہے مِنْ مُنْکَرَاتِہٖ فِی
توالیفہ خلافہ للمذاہب الاربعۃ واحراقہ الکتب الکثیرۃ۔ وقتلہ للعلماء وتنقیصہ المرسلین
والاولیاء واحراقہ دلائل الخیرات وتبطیلہ الرواتب والاذکار بالجہر فی المساجد ومنعہ
قراءۃ خبر مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضرب رقاب من ینادی فی المنارۃ
بالمنارۃ بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلّ منھم یفسرون القرآن برأیہ و
یفرح فی مقاعدہ وخطبہ بکفر المتوسل بالانبیاء والملئکۃ والاولیاء وینکر الرحلۃ لزیارۃ
سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وانہ لا نفع فیہا وانہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکانہ الاموات من نبی وولی لا ینفعون الاحیاء بشیء وانہ من ناداہ
باسمہ علیہ السلام کفر وصار مشرکاً وبکل نبی وولی یکفر من نادی احداً منھم
وینکر النحو واللغۃ والفقہ وانکارہ قولک امانۃ اللہ ورسولہ وفی کفر قول النجدی
ان مذہب الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ لیس بشیء وفی رد اتباع الائمۃ الاربعۃ
وکتبھم وما اعظم من قول النجدی من الحکم بالکفر من مئین قرناً من ستمائۃ سنۃ حتی مشایخہ
ومشایخ مشایخہ حکم علیہم بالکفر زوراً وبھتاناً وقولہ ان قصد الصالحین والاعتقاد
فیھم والتبرک بھم شرک اکبر وانکارہ علی شاعر العلماء وعالم الشعراء الامام العلامۃ
البوصیری صاحب البردۃ وحکمہ باخصار الاسلام فیہ واتباعہ وان کان غیر ملتہ
ودینہ مشرک سواء کان حیاً او میتاً ویھدمون القبب وینبشون قبورھم ویمنعون

ع۔ یہ عبارت اصل کتاب کے مطابق ہے۔ اس عبارت میں بظاہر جو لفظی مناسبت جملوں میں نہیں اس کا فقیر ذمہ دار نہیں۔ (فقیر سردار احمد غفرلہ)

زِيَارَةَ الْاَمْوَاتِ وَقِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ مِنَ الْقُبُوْرِ وَمَا قَوْلُكُمْ فِيْ كُفْرِ مَنْ يَقُوْلُ عَصَايَ اَنْفَعُ لِيْ مِنْ مَيِّتِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمْنَعُ النَّذْرَ مُطْلَقًا لِلْاَكَابِرِ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِالنَّبِيِّ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ نَادٰى وَلِيًّا فِيْ قَبْرِهٖ مُشْرِكٌ یعنی نجدی کے بُرے افعال باطل عقیدے یہ ہیں۔

(۱) چاروں اماموں امام اعظم ابوحنفیہ و امام مالک و امام شافعی و امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذاہب کی مخالفت (۲) اور بہت سی دینی کتابوں کو جلا دینا (۳) علمائے اہلسنّت کو قتل کرنا (۴) انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام و اولیاء کرام کی شان میں نجدی نے گستاخیاں کیں (۵) دلائل الخیرات کو جلا دیا (۶) مسجدوں میں جہراً ذکر و شغل کرنے کو مطلقاً منع کیا (۷) حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے ذکر مولد شریف پڑھنے سے روکا۔ مجالس متبرکہ کو بند کیا (۸) جس نے منارہ پر چڑھکر حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف پڑھا اُس کو قتل کیا (۹) ہر نجدی قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے سے کرتا ہے (۱۰) انبیاء و ملائکہ اور اولیاء کو وسیلہ بنانے والوں کو کافر کہتا ہے (۱۱) حضور اقدس سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کے سفر کو ناجائز کہتا اور کہتا ہے کہ اس زیارت میں کچھہ نفع نہیں (خاک بدہنِ گستاخ) (۱۲) حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے اور کسی نبی یا ولی سے زندوں کو کسی چیز میں کچھہ نفع نہیں (۱۳) جو شخص سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لے کر ندا کرے وہ کافر ہے وعلیٰ ھذا القیاس جو شخص کسی ولی یا نبی کا نام لے کر ندا کرے وہ کافر ہے (۱۴) نجدی علم نحو و علم لغت و علم فقہ کا منکر تھا (۱۵) اللہ و رسول کی امانت لیا کہنے پر انکار کرتا یعنی اللہ تعالیٰ کے نام مقدس کے ساتھ اگر حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک ملا دے تو اس سے منکر (۱۶) نجدی کے کفر کا یہ قول تھا کہ امام ابوحنیفہ کا مذہب کچھ نہیں (۱۷) ائمہ اربعہ کے مقلدین حنفیہ مالکیہ۔ شافعیہ۔ حنبلیہ کا اور ان کی کتابوں کا رد کرتا (۱۸) قریباً چھ سو برس کے مسلمانوں پر یہاں تک کہ بزرگانِ دین و علمائے کرام پر حتیٰ اپنے استادوں پر کفر کا حکم لگایا اور جھوٹ اور بہتان اُٹھایا (۱۹) بزرگوں کی زیارت کے قصد کو اور اُن کو ماننے کو اور اُن سے تبرک حاصل کرنے کو شرک اکبر کہتا ہے (۲۰) قصیدہ نعتیہ بردہ شریف کے مصنف حضرت امام اجل شرف الدین بوصیری قدس سرہٗ پر انکار کرتا ہے (۲۱) نجدی دعویٰ کرتا ہے کہ صرف وہ اور اُس کے ماننے والے ہی مسلمان ہیں۔ جو نجدی مت کے علاوہ ہیں، وہ مسلمان نہیں۔ اسلام

کو صرف اپنے گروہ میں منحصر جانتا (۲۲) جو نجدی کے نئے مذہب پر نہ ہو اُس کو نجدی مشرک کہتا خواہ وہ زندہ ہو یا انتقال کر چکا ہو (۲۳) اولیائے کرام کے مقابر مقدسہ کو کھودتا اور قبور کو توڑتا (۲۴) اُس کا یہ قول بھی کفر تھا کہ یہ عصا حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے زیادہ نفع دیتا ہے (۲۵) اور بزرگوں کے لئے نذر کو مطلقاً منع کرتا (۲۶) نجدی کہتا ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنائے وہ کافر ہو (۲۷) قبر ولی کی زیارت اور وہاں قرآن پاک کی تلاوت سے روکتا (۲۸) نجدی کہتا کہ جو شخص ولی کو جو قبر میں ہے ندا کرے۔ وہ شخص مشرک ہے وَالعیاذُ باللہِ تعالیٰ مِنَ الخُرَافَاتِ النَّجْدِیَّۃِ الوَھَّابِیَّۃِ الغرض وہابیہ نجدیہ کے عقائد باطلہ واقوال فاسدہ تو بہت ہیں کہاں تک نقل کئے جائیں۔ علماء اعلام فضلائے کرام نے نجدیوں کے رد و ابطال میں بہت کتابیں تحریر فرمائیں۔ آجکل کے نجدی اُس نجدی کے عقائد باطلہ کی اشاعت کرتے ہیں۔ اُسی گمراہی بددینی پر قائم ہیں۔ فتنہ وفساد برپا کرتے رہتے ہیں اہلسنت وجماعت پر کفر وشرک کے جھوٹے فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ سوالات مطلوبہ کے جوابات کے فقیر کے نزدیک بطور تمہید مضمون سابق کی ضرورت تھی۔ کہ جوابات کی توضیح وتفہیم میں آسانی ہو۔ اب فقیر جواب مقصود کی طرف توجہ کرتا ہے وَبِاللہِ التَّوْفِیقُ وَبِوَسِیلَۃِ حَبِیبِہٖ وَنَبِیِّہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الوُصُولُ اِلَی المَقْصُودِ والحقِّ بِالتَّحْقِیقِ امام مذکور نے نجدیوں کا استقبال کیا۔ ایک حرام کا ارتکاب کیا۔ نجدیوں کے آداب بجالایا۔ دوسرے حرام کا ارتکاب کیا اور نمازیوں سے استقبال کرایا۔ یہ تیسرے حرام فعل کا ارتکاب کیا۔ جتنے مسلمانوں نے امام مذکور کے اتباع میں نجدیوں وہابیوں کا استقبال کیا۔ وہ بھی گنہگار ہوئے اور ان سب کی برابر گناہ امام مذکور کو ہوا۔ جو اس گناہ کا باعث ہوا۔ نجدیوں کی تعریفیں کیں اُن گمراہوں کی شان میں مدح کے قصیدے پڑھے امام مذکور نے یہ سخت جرأت کی۔ شریعت مطہرہ کی علانیہ مخالفت کی گمراہ بددینوں کی مدح کرنا تعظیم بجالانا شریعت مطہرہ کی رو سے سخت حرام ہے۔ متعدد حدیثوں میں ہے کہ حضور اقدس سرور دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الاِسْلَامِ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی اُس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد کی۔ امام مذکور ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ اُس نے نجدیوں گمراہوں کی تعظیم کر کے اسلام کی کتنی بڑی مخالفت کی۔

مسلم شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی گمراہوں سے دور بھاگو۔ اُنھیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمھیں بہکا نہ دیں۔ کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ امام مذکور نے نجدیوں گمراہوں کا استقبال آداب بجالا کر اُن کے ساتھ میل جول کرکے اِس حدیث شریف کی بھی کھلی مخالفت کی۔ ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْھُمْ یعنی قدریوں گمراہوں کے پاس نہ بیٹھو نہ اُن سے سلام کلام میں ابتداکرو ابن حبان کی روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے گمراہوں کے متعلق فرمایا۔ وَلَا تُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ یعنی گمراہوں کے ساتھ نہ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاھْتَزَّ لِذٰلِکَ الْعَرْشُ یعنی جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب تبارک تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اس سے عرشِ الٰہی ہل جاتا ہے۔ جب فاسق کی مدح کی۔ یہ بُرائی ہے تو گمراہ بددین تو فاسق سے بدتر ہے۔ غنیہ شرح منیہ میں ہے اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِنْ حَیْثُ الْاِعْتِقَادِ وَھُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَیْثُ الْعَمَلِ ہر حکم شرعی کی انتہا قرآن پاک پر ہے۔ قرآن پاک میں ہے وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اور اگر شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ قرآن پاک میں ہے وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ اور نہ جھکو طرف ظالموں کے کہ تم کو آگ چھوئے گی۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو گمراہوں، بددینوں سے اجتناب کا حکم فرمایا۔ احادیث شریفہ میں گمراہوں، بددینوں کے ساتھ میل جول کو منع فرمایا۔ نجدیوں گمراہوں کے متعلق نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے قَرْنُ الشَّیْطٰنِ فرمایا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نجدیوں کو خلق اللہ سے بدترین مخلوق بتایا۔ عرب وعجم کے اعلام مشائخ عظام نے نجدیوں گمراہوں کا رد وابطال کیا۔ مگر امام مذکور نے قرآن پاک کی آیاتِ کریمہ اور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی احادیث شریفہ اور علمائے کرام کے ارشادات کے خلاف کیا۔ امام مذکور نے نجدیوں کو حنبلی بتایا یہ اس کی صریح غلطی ہے نجدی اپنے کو حنبلی بتلاتے ہیں مگر جھوٹے ہیں۔ اِس نسبت سے مقصود

یہ ہے کہ نجدیوں کی گمراہی بد دینی پر پردہ پڑا رہے۔ حضرت سیدنا امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے مقلدین بلاشبہ نجدیوں گمراہوں کے مذہب سے بیزار ہیں۔ اسی لئے نجدیوں کے رد و ابطال میں حنبلی مذہب کے علما نے بھی رسائل تحریر فرمائے اور نجدیوں کے پاس بھیجے بھی مگر نجدی نے اپنی گمراہی سے توبہ نہ کی۔ درر سنیہ میں ہے وَكَانَ يَدَّعِي الْاِنْتِسَابَ اِلٰى مَذْهَبِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذِبًا وَتَسَتُّرًا وَزُوْرًا وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ بَرِيْءٌ مِنْهُ وَلِذٰلِكَ انْتَدَبَ كَثِيْرٌ مِنْ عُلَمَاءِ الْحَنَابِلَةِ الْمُعَاصِرِيْنَ لَهٗ لِلرَّدِّ عَلَيْهِ نیز اسی میں ہے وَاَلَّفَ كَثِيْرٌ مِنْ عُلَمَاءِ الْحَنَابِلَةِ وَغَيْرِهِمْ رَسَائِلَ فِي الرَّدِّ عَلَيْهِ فَاَرْسَلُوْهَا لَهٗ فَلَمْ يَنْتَبِهْ نجدیوں کے جھنڈوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہابیوں نجدیوں کا مذہب صحیح ہے اور وہابیوں سے اصولی اختلاف نہیں صرف فروعی اختلاف ہے بیشک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والا ماننے والا مسلمان ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی ساتھ تمام ضروریاتِ دین کو بھی مانتا ہو کلمہ طیبہ پڑھنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ توحید رسالت پر ایمان لائے اور تمام ضروریاتِ دین کو مانے۔ اصول ایمان وضروریات اسلام سے کسی بات کا منکر نہ ہو اگر ضروریات دین اسلام سے کسی بات کا انکار کر دیا تو گویا اس نے کلمہ طیبہ کا انکار کر دیا۔ لہٰذا ایسا شخص مسلمان نہیں رہے گا۔ دیکھئے قادیانی بھی لَا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے مگر چونکہ ختم نبوت کا منکر ہے اس لئے وہ مسلمان نہیں۔ رافضی بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے مگر چونکہ قرآن پاک کو ناقص بتاتا ہے اس لئے مسلمان نہیں مشرقی خاکسار بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے مگر چونکہ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ کا منکر ہے اس لئے مسلمان نہیں۔ دیوبندی وہابی بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے مگر چونکہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے علم شریف سے شیطان کے علم کو وسیع بتاتا ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے علم شریف کو بچوں پاگلوں، جانوروں، چوپاؤں کے علم سے تشبیہ دیتا ہے۔ اس لئے مسلمان نہیں۔ کیا امام مذکور نجدیوں وہابیوں کے جھنڈے کی طرح قادیانیوں۔ رافضیوں۔ نیچریوں، خاکساروں مشرقیوں کے جھنڈے پر صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھ کر ان سب دشمنانِ دین کا استقبال کرے گا۔ آداب بجا لائے گا۔ اُن کی مدح کرے گا۔ ان کے سپرد اپنی جان کرے گا اور امام مذکور کا نجدیوں وہابیوں کے ساتھ فروعات میں اختلاف

بتانا غلط ہے۔ امام مذکور نجدیوں وہابیوں کے عقائدِ باطلہ پر پردہ ڈالتا ہے۔ نجدی وہابی تمام اہلسنت والمۂ اہلسنت کو کافر ومشرک کہتے ہیں۔ امام مذکور بتائیں کیا یہ فروعی اختلاف ہے۔ نجدی وہابی وسیلہ بنانے کو اور انبیاء و اولیا سے مدد مانگنے کو ندا کرنے کو مطلقاً کفر و شرک کہتا ہے کیا یہ فروعی اختلاف ہے۔ نجدی وہابی حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلاۃ والسلام کی شان رفیع میں گستاخیاں کرتا ہے کیا یہ فروعی اختلاف ہے۔ امام مذکور نے نجدی وہابی سے کہا۔ ہم سب نے نزدیک کر دیا جانوں کو اور کہا کہ اگر تو کسی روز میدانِ جنگ میں سحر کے وقت بھی بلائیگا تو ہم تنہا تنہا اور جماعتیں بنا کر بلندی حاصل کرنے کے لئے تیرے پاس حاضری دیں گے۔

اے مسلمانو! اے عزیزو! امام مذکور سے دریافت کرو کہ نجدی کی جنگ کس سے ہوتی ہے اور تو کس کے مقابلہ میں نجدی کا ساتھ دیگا۔ سنو اور گوشِ ہوش سے سنو۔ نجدی کی جنگ نہ تو اہل کتاب یہود ونصاریٰ سے ہے نہ اور مشرکین سے ہے۔ نجدی وہابی جنگ کرتا ہے تو صرف اہلسنت سے بہادری دکھاتا ہے تو اہلسنت کے مقابلہ میں ان نجدیوں کے بڑے ابا نے معلوم ہے کس سے جنگ کی تھی؟ مسلمانوں سے جنگ کی تھی اور صرف مسلمانوں سے کی تھی۔ مسلمانوں کو بڑی بے رحمی سے ظلم وستم سے شہید کیا تھا اور کہاں کے مسلمانوں کو، مکہ معظمہ کے مسلمانوں کو، طائف کے مسلمانوں کو، مدینہ طیبہ میں بسنے والوں کو اُس ظالم نے اپنی حکومتِ نجدیہ کے وقت جور وستم کئے۔ جو پہاڑ اہلسنت وجماعت پر گرائے وہ عالم پر آشکارا ہیں اُس نجدی ظالم نے سارا غصہ مسلمانوں پر ہی اتارا۔ ہمیشہ مسلمانوں کو مشرک کہا۔ مسلمانوں ہی کے قتل و غارت کا حوصلہ رہا۔ آخر اُس ظالم نے کچھ دن شوکت بھی پائی۔ فوج اور لشکر کو جمع کیا۔ پھر نجدی وہابی نے کونسا ملک کافروں سے لیا۔ کونسا حملہ مشرکوں پر کیا۔ ہاں یہ ضرور کیا کہ خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے شہروں پر حملہ کیا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے مسلمانوں کا خون بہایا۔ اُن دنوں حکومتِ عثمانیہ کا نصاریٰ کے ساتھ سخت مقابلہ تھا۔ مسلمانوں کی فوج نصاریٰ کے قتل میں مشغول تھی اسلامی مغیر تاریخ الفتوحات الاسلامیہ میں ہے۔ وَكَانَتِ الدَّوْلَةُ الْعُثْمَانِيَّةُ فِي تِلْكَ السِّنِينَ فِي ارْتِبَاكٍ كَثِيرٍ وَنَشِبَتْ قِتَالٌ مَعَ النَّصَارٰى نجدیوں وہابیوں سے یہ تو نہ ہو سکا کہ مسلمانوں کا ساتھ دیتے اور کفار کا مقابلہ کرتے بلکہ نجدیوں وہابیوں نے ایسے نازک وقت میں حرمین طیبین مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ پر حملہ کیا۔

اور مسلمانوں کو شہید کیا اُن کے مال لُوٹے۔ ناگفتہ بہ ظلم و ستم کئے۔ یہ بھی ظالم نجدیوں وہابیوں کی بہادری جن کے چیلوں نجدیوں پر اب امام زکریا مسجد متوالا ہے۔

اے عزیز مسلمانوں! یہ مقام بھی قابلِ غور ہے کہ نجدیوں نے مسلمانوں کو تو شہید کیا اور نصاریٰ بلکہ کسی کافر و مشرک سے مقابلہ نہ کیا۔ ان دشمنانِ اسلام کے متعلق مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدیوں پیشتر فرمادیا تھا کہ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ رواہ النسائی حاشیہ نسائی میں ہے اَیْ یَتْرُکُوْنَ الْقِتَالَ مَعَ الْکُفَّارِ وَیُقَاتِلُوْنَ مَعَ الْاَئِمَّۃِ یعنی وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کُفّار و مشرکین سے لڑائی نہ کریں گے۔ نجدیوں ظالموں نے بالکل ایسا ہی کیا کہ صرف بیشمار مسلمانوں کو ہی شہید کیا اور کسی کافر و مشرک سے قتال نہ کیا فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ۔ ان نجدیوں وہابیوں نے اس زمانہ میں بھی مسلمانوں پر حرمین طیّبین میں وہی بعینہٖ سخت مظالم کئے۔ محافلِ متبرکہ کو بند کر دیا اور مستحسنہ سے روک دیا۔ مقابرِ مقدسہ و مقامات متبرکہ کو مسمار کیا۔ مسلمانوں کو عموماً اور علماء کو خصوصاً قتل کیا طرح طرح سے لُوٹا کھسوٹا۔ محترم بیبیوں کی طرح طرح سے ہتک حرمت کی خَذَلَهُمُ اللّٰہ تعالیٰ امام زکریا مسجد نجدیوں وہابیوں کے لئے اپنی جماعت کی جانیں حاضر کر رہا ہے اور اُن کی اعانت و امداد کا دم بھر رہا ہے۔

اے عزیز مسلمانوں! اگر فتنۂ وہابیت و نجدیت بمبئی میں آجائے تو آپ کو معلوم ہے کہ وہابی نجدی کیا کریں گے۔ وہابی نجدی مسلمانوں پر ہی غصّہ اُتاریں گے اُن کے ساتھ وہ سلوک کریں گے جو اُن کے بڑے ابّا نے اور خود اس ابن سعود نے نجد سے نکل کر حرمین طیّبین کے مسلمانون کے ساتھ کیا۔ وہابی نجدی بمبئی میں آکر حاجی علی بابا کے مزار پُر انوار کو کھود دے گا۔ تو امام زکریا مسجد سے اے مسلمانو تم دریافت کرو گے کہ وہ نجدیوں وہابیوں کا ساتھ دیگا۔ نجدیوں نے اگر حضرت مخدوم علی مہائمی قدس سرہٗ کی درگاہِ معلیٰ کو مسمار کرنا چاہا تو امام زکریا مسجد ان کا ساتھ دیگا۔ نجدی وہابی یارسول اللہ کہنے کو روکیں گے یا غوث کہنے سے منع کریں گے اولیاء کو وسیلہ بنانے اور انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے توسّل کرنے کو کفر و شرک کہیں گے۔ کیا امام زکریا مسجد نجدیوں کا ساتھ دیگا۔ محرم الحرام و ربیع الاوّل شریف کی متبرک محفلوں، مبارک مجلسوں کو نجدی نہ کریں گے تو امام زکریا مسجد نجدیوں کی اس میں مدد کرے گا۔ نجدی وہابی بلا وجہ

مسلمانوں کو کافر و مشرک بتا کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ تو کیا امام زکریا مسجد مسلمانوں کے قتل کرنے میں نجدیوں وہابیوں کو اپنی فوج دیگا۔ مقامات متبرکہ و دیگر مزارات طیبہ کو نجدی مسمار کریں گے تو امام زکریا یہ مسجد نجدیوں کی اعانت کرے گا۔ نجدی وہابی دلائل الخیرات شریف جلائے گا۔ تو یہ امام ظالم نجدی کا ساتھ دیگا۔ نجدی وہابی فقہ کی کتابوں کو جلائے گا۔ تو امام مذکور مذہبی کتابوں کے جلانے میں نجدی کی مدد کرے گا۔ امام زکریا مسجد خود بھی غور کرے کہ اس نے ظالم نجدیوں کے متعلق کیا کیا کہا اور اس کہنے سے کیا کیا خرابیاں لازم آئیں حق یہ ہے کہ امام زکریا مسجد نے نجدیوں وہابیوں کی مدح کے نشہ میں مذہب اہلسنت والجماعت کی کچھ پرواہ نہ کی۔ آیات کریمہ و احادیث شریفہ کے مبارک احکام کو پس پشت ڈال دیا۔ اور مذہب اہلسنت سے آزاد ہو کر ائمہ اہلسنت کا دامن چھوڑ کر جو چاہا کیا۔ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ امام مذکور نے نجدیوں کی حفاظت و سلامتی کی دعا کی۔ امام مذکور بخاری شریف کی حدیث شریف کو دیکھیں اور شروح احادیث و کتب تفاسیر و دیگر کتب دینیہ کا مطالعہ کریں۔ صاف واضح ہو جائے گا کہ نجدیوں وہابیوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے تو پھر شیطان کے گروہ کے لئے حفاظت و سلامتی کی دعا کرنا کیا کسی مسلمان کو لائق ہے۔ ایسا شخص بلاشبہ مسلمانوں کے مذہب۔ جان و مال کا بدترین دشمن جو شیطانی گروہ کی حفاظت و سلامتی کی دعا کرتا ہے۔ علامہ عارف باللہ مفسر صاوی قدس سرہ نے جب اپنی تفسیر صاوی میں وہابیہ کا تذکرہ کیا۔ تو وہابیہ کو حزب شیطان بتایا اور یہ دعا کی فَنَسْأَلُ اللّٰهَ الْكَرِيْمَ اَنْ يَّقْطَعَ دَابِرَهُمْ ہم اہلسنت مولی کریم جل جلالہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہابیوں نجدیوں کو جڑ سے فنا کر دے یہ ہے مسلک اہلسنت کا۔ امام زکریا مسجد کو اگر مذہب اہلسنت سے ہمدردی ہوتی تو نجدیوں کی ہرگز تعریف نہ کرتا۔ ان کی حفاظت کے لئے دعا نہ مانگتا۔ امام یوں دعا کرتا کہ اے اللہ عزوجل ان نجدیوں کو ہدایت عطا فرما اور مذہب اہلسنت قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اگر ان نجدیوں کے مقدر میں ہدایت نہیں تو اے خالق و مالک ان کے ناپاک قدموں سے حرمین طیبین کو پاک فرما مگر امام مذکور کو اگر یوں دعا کرنا منظور ہوتا تو وہ نجدیوں کا استقبال ہی کیوں کرتا۔ ان کی مدح میں قصیدے کیوں پڑھتا۔ نجدیوں سے ظالم انعام کیسے لیتا۔ دینا کیسے کماتا۔ بار بار عرض کرنے پر محبوب خدا علیہ الصلاۃ والسلام نے نجد کیلئے

دعا نہیں کی۔ بلکہ فرمایا کہ نجد سے شیطان کی جماعت نکلے گی تو امام مذکور سے دریافت کرو کہ تم نے نجدیوں وہابیوں کے لئے حفاظت و سلامتی کی دعا کر کے حدیث شریف کے مضمون کی مخالفت کیوں کی امام مذکور نے نجدی کو بلند تر امیر نیکی کے تارے کہا۔ نجدی گمراہ بددین ہے اور گمراہوں بدمذہبوں کے متعلق حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے۔ اَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ یعنی بدمذہبی والے دوزخیوں کے کتے ہیں اور حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ علامہ مناوی نے تیسیر اس حدیث شریف کی شرح میں فرمایا اَلْخَلْقُ النَّاسُ وَالْخَلِيقَةُ الْبَهَائِمُ تو حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہوا کہ گمراہ بدمذہب لوگ سب لوگوں سے بدتر، سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ السلام تو گمراہ بددین کی یوں مذمت بیان فرمائیں اور امام مذکور گمراہ بددین کو بلند تر امیر نیکی کے تارے جیسے مدح کے کلمات کہیں اور احادیث کی مخالفت کریں۔

مسلمانو؟ خود انصاف کرو کہ گمراہ بددین کو نیکی کا ستارہ بتانے والا گمراہ بددین ہے یا کہیں ہے جو قادیانی کے مذہب سے مطلع ہو کر قادیانی کو نیکی کا ستارہ بتائے اُس کے قادیانی ہونے میں کیا شک ہے۔ جو شیعہ رافضی کو نیکی کا ستارہ بتائے۔ اُس کے شیعہ ہونے میں کیا کلام ہے جو شخص نجدی وہابی کو نیکی کے تارے کہے اس کے نجدی وہابی ہونے میں کیونکر کلام ہو سکتا ہے اور امام زکریا مسجد نے کہا ہے کہ حکومت نجدیہ کے دعوے اور دعوت صحیح اور ایسی دعوت جس میں کجی اور نقصان نہیں۔ اس کلام سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام زکریا مسجد حکومت نجد کا مبلغ ہے نجدیوں کے دعوے کو صحیح بتاتا ہے۔ نجدیوں ظالموں کے مذہب کو صراط مستقیم اور نقصان سے پاک بتاتا ہے۔

اے عزیز مسلمانو! سوچو ذرا غور کرو کہ نجدی وہابی اور کس کو کہتے ہیں۔ کیا نجدی وہابی کے سر پہ سینگ ہوتے ہیں۔ نجدی وہابی اسی کو تو کہتے ہیں۔ جو وہابیوں نجدیوں کے مذہب کو مانے۔ اُس کو صحیح بتائے آنکھیں کھول کر دیکھ لو اور کان کھول کر سُن لو کہ امام زکریا مسجد نے علانیہ نجدیوں کے دعوے کو صحیح بتایا اور ان کے مسلک کو کجی اور نقصان سے پاک بتایا۔ نجدیوں وہابیوں کا لکیک عوٹہ یہ بھی ہے

کہ اہلسنت کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ نجدیوں ظالموں کے مذہب میں جو مسلمان انبیاء و اولیا کو پکارے۔ وہ مشرک۔ محبوبانِ خدا سے مدد مانگے وہ مشرک۔ جو اُن کو وسیلہ بنائے وہ مشرک۔ بلا وجہ شرعی بات بات پر نجدی ظالم مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے دیتے ہیں اور بظاہر احادیث شریفہ کی بنا پر جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے۔ وہ خود کافر ہے۔ کتب صحاح میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ اَیُّمَا امْرِیٍٔ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْہِ یعنی جو شخص کسی کو کافر کہے تو اُن دونوں میں سے ایک ضرور اس کے ساتھ پلٹے گا اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ کہنے والے پر پلٹے گا۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ حضور نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو او کافر کہے تو اُن دونوں میں سے ایک کا رجوع کلمۂ کفر کے ساتھ ضرور ہوگا۔ بعض ائمہ عظام و فقہاء کرام نے مسلمان کی تکفیر کو مطلقاً موجب کفر بتایا اور فقہائے کرام کا مذہب معتمد اس میں یہ ہے کہ اگر کہنے والے نے سب و شتم کی نیت سے کہا تو موجب کفر نہ ہوگا اور اگر اعتقاداً کہا تو موجب کفر ہوگا۔ فقہ کی معتبر کتاب درر و غرر میں ہے۔ لَوْ قَالَ لِلْمُسْلِمِ کَافِرٌ کَانَ الْفَقِیْہُ اَبُوْ بَکْرِنِ الْاَعْمَشُ یَقُوْلُ کَفَرَ وَقَالَ غَیْرُہٗ مِنْ مَشَائِخِ بَلْخٍ لَا یَکْفُرُ وَاتَّفَقَتْ ھٰذِہِ الْمَسْئَلَۃُ بِبُخَارِیٰ فَاَجَابَ بَعْضُ اَئِمَّۃِ بُخَارِیٰ اَنَّہٗ یَکْفُرُ فَرَجَعَ الْجَوَابُ اِلٰی بَلْخٍ اَنَّہٗ یَکْفُرُ فَمَنْ اَفْتٰی بِخِلَافِ قَوْلِ الْفَقِیْہِ اَبِیْ بَکْرٍ رَجَعَ اِلٰی قَوْلِہٖ الخ ملخصاً فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ اَلْمُخْتَارُ لِلْفَتْوٰی فِیْ جِنْسِ ھٰذِہِ الْمَسَائِلِ اَنَّ الْقَائِلَ بِمِثْلِ ھٰذِہِ الْمَقَالَاتِ اِنْ کَانَ اَرَادَ الشَّتْمَ وَلَا یَعْتَقِدُہٗ کَافِرًا لَا یَکْفُرُ وَاِنْ کَانَ یَعْتَقِدُہٗ کَافِرًا فَخَاطَبَہٗ بِھٰذَا بِنَاءً عَلٰی اِعْتِقَادِہٖ اَنَّہٗ کَافِرٌ یَکْفُرُ کَذَا فِی الذَّخِیْرَۃِ اور شامی میں عبارت مذکورہ پر اتنی زیادتی اور نقل فرمائی لِاَنَّہٗ لَمَّا اعْتَقَدَ الْمُسْلِمَ کَافِرًا فَقَدِ اعْتَقَدَ دِیْنَ الْاِسْلَامِ کُفْرًا اور یہ نجدیہ بطور سب و شتم مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے بلکہ قطعاً اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں لہٰذا فقہائے کرام کے ہر دو قول

کی بنا پر نجدیوں وہابیوں کا کافر ہونا لازم اگرچہ متکلمین احتیاطاً تکفیر نہیں کرتے۔ وجیز کردری میں فرمایا۔
یَجِبُ اِکْفَارُ الخَوَارِجِ فِی اِکْفَارِہِمْ جَمِیْعَ الْاُمَّۃِ سِوَاہُمْ خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے ہم مذہب کے سوا سب کو کافر کہتے ہیں۔ خارجیوں کے چیلوں نجدیوں وہابیوں کی بھی بالکل یہی حالت ہے کہ اپنے ہم مذہب کے سوا نجدی وہابی سب کو کافر اعتقاد کرتے ہیں۔ اسی لئے علامہ شامی نے نجدیوں کو خارجیوں میں داخل فرمایا۔

حاصل یہ ہے کہ فقہائے کرام کے ارشادات سے وہابیوں نجدیوں پر کفر لازم ہے امام زکریا مسجد جب نجدیوں وہابیوں کے دعووں اور دعوت کی بھی تحسین کرتا ہے اور صحیح بتاتا ہے کجی اور نقصان سے پاک بتاتا ہے اور وہابیوں نجدیوں کے دعووں سے راضی ہے۔ تو یہ کفر ہے اور فقہائے کرام کے نزدیک اس امام پر کفر لازم ہے۔ الاعلام بقواطع الاسلام میں ہے مَنْ تَلَفَّظَ بِلَفْظِ کُفْرٍ یَکْفُرُ وَکَذَا کُلُّ مَنْ ضَحِکَ عَلَیْہِ اَوِ اسْتَحْسَنَہٗ اَوْ رَضِیَ بِہٖ یَکْفُرُ جو شخص کلمہ کفر بکے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ ایسے ہی جو کلمہ کفر پر ہنسے یا اس کلمہ کفر کو اچھا جانے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہو گا۔ بحر الرائق میں ہے مَنْ حَسَّنَ کَلَامَ اَہْلِ الْاَہْوَاءِ اَوْ قَالَ مَعْنَوِیٌّ اَوْ کَلَامٌ لَہٗ مَعْنًی صَحِیْحٌ اِنْ کَانَ ذٰلِکَ کُفْرًا مِنَ الْقَائِلِ کَفَرَ الْمُحَسِّنُ جس نے بدمذہب کے کفری کلام کی تحسین کی یا اس کلام کو معنوی کہا یا کہا کہ اس کلام کے لئے معنی صحیح ہیں تو تحسین کرنے والا کافر ہو جائے گا اس تقدیر پر امام زکریا مسجد پر توبہ و تجدید اسلام لازم ہے۔ اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ درمختار میں ہے فِی شَرْحِ الْوَہْبَانِیَّۃِ لِلشُّرُنْبُلَالِیِّ مَا یَکُوْنُ کُفْرًا اِتِّفَاقًا یُبْطِلُ الْعَمَلَ وَالنِّکَاحَ وَاَوْلَادُہٗ اَوْلَادُ زِنًا وَمَا فِیْہِ خِلَافٌ یُؤْمَرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ وَتَجْدِیْدِ النِّکَاحِ یعنی جو بالاتفاق کفر ہے اس سے عمل اور نکاح باطل ہو جائے گا اور اس کی اولاد اولادِ زنا ہو گی اور جس بات کے کفر میں خلاف ہو تو اس کے مرتکب کو استغفار اور توبہ اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا اور جب تک وہ امام توبہ نہ کریں اس کو امام بنانا حرام اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز اور جہاں پر وہ امام ہے وہاں کے سنیوں کو منع پر قدرت نہ ہو تو سنی دوسری جگہ کسی امام سنی صحیح العقیدہ صالح امامت کی اقتدا کریں اور اگر مجبوری اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے تو اس نماز کا اعادہ

کریں۔ امام مذکور نجدیوں وہابیوں کے دعووں کی تصحیح کرکے تقدیر مذکور پر خود نجدیوں کے وبال میں گرفتار
اور نجدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع وناجائز۔ بیہقی کی حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہیں لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَلٰوۃً وَلَا صَوْمًا وَلَا صَدَقَۃً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَۃً وَلَا جِہَادًا
وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ یعنی اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب
کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل گمراہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے
جیسے آٹے سے بال اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت پیشتر گذر چکی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام
نے ارشاد فرمایا فَلَا تُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ بدمذہبوں کے ساتھ نہ
کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اُن کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو امام اعظم ابوحنیفہ و امام ابویوسف
رحمہما اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ فتح القدیر میں ہے۔ رَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ اَنَّ الصَّلٰوۃَ خَلْفَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ لَا تَجُوْزُ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ
سے بھی مفتاح السعادۃ میں روایت ہے۔ لَا یَجُوْزُ خَلْفَ الْمُبْتَدِعِ یعنی گمراہ کے پیچھے نماز جائز نہیں اور
امام مذکور کے فاسق معلن ہونے میں تو اصلا کلام ہی نہیں اور فاسق معلن کے پیچھے بھی نماز ناجائز مکروہ تحریمی ہے
کَمَا ھُوَ التَّحْقِیْقُ طوالع الانوار شرح درمختار میں ہے اَمَّا الْفَاسِقُ الْاَعْلَمُ فَلَا یَکُوْنُ الْاَفْضَلَ لِاَنَّ فِیْ
تَقْدِیْمِہٖ تَعْظِیْمَہٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَیْنَا اِھَانَتُہٗ شَرْعًا وَالصَّلٰوۃُ خَلْفَہٗ مَکْرُوْھَۃٌ تَحْرِیْمًا صغیری
شرح منیہ میں ہے یُکْرَہُ تَقْدِیْمُ الْفَاسِقِ کَرَاھَۃَ تَحْرِیْمٍ وَعِنْدَ مَالِکٍ لَا یَجُوْزُ تَقْدِیْمُہٗ
وَھُوَ رِوَایَۃٌ عَنْ اَحْمَدَ یعنی فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں
فاسق کی امامت بالکل جائز نہیں اور یہ ایک روایت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہے۔ حاصل یہ ہے
کہ جب تک امام مذکور علانیہ توبہ نہ کرے۔ مسلمان اُس کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھیں اور اُس سے میل جول
نہ رکھیں اور توبہ کے متعلق مختصر یہ بات ہے کہ انسان جیسا جرم کرتا ہے توبہ ویسی ہی کرنے کا حکم ہے۔ جو
گناہ چھپ کر کیا اُس سے توبہ چھپ کر کرلے اور جو گناہ علانیہ کیا اُس سے توبہ بھی علانیہ کرے ہدایہ
میں ہے وَلِاَنَّ الرُّجُوْعَ تَوْبَۃٌ وَالتَّوْبَۃُ عَلٰی حَسْبِ الْجِنَایَۃِ فَالسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانُ

بالاعلان۔ یہ کس قدر بے حیائی اور بے غیرتی ہے کہ گناہ تو انسان بے حیا بے غیرت ہو کر علانیہ کرے اور علانیہ گناہ سے علانیہ توبہ کرنے سے شرمائے۔ یہ شرمانا علانیہ توبہ کرنے سے غیرت کرنا اللہ عزوجل کو مبغوض و ناپسند ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ وَاَمَّا الْغَیْرَۃُ الَّتِیْ یُبْغِضُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَیْرَۃُ فِیْ غَیْرِ رِیْبَۃٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ۔ امام مذکور نے جس طرح سے نجدیوں کی مدح کی تقریر شائع کی ہے اُسی طرح امام کو اپنے جرم کا اعتراف اور جرم سے توبہ کا اقرار شائع کرنا ہوگا اور جس طرح امام مذکور نے جلسہ میں بے دھڑک نجدیوں کی مدح میں قصیدہ پڑھا اُسی طرح امام مذکور کو چاہئے کہ بلاتردد جلسہ میں نجدیوں کا گمراہ بد مذھب ہونا بیان کرے اور اپنی غلطی کا بالاعلان اعتراف کرے اور حاضرین جلسہ کو امام مذکور مطلع کر دے کہ جس طرح تم میرے جرم پر گواہ ہوئے تھے اب میں مسجد کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ تو اب تم سب میری توبہ کے گواہ ہو جاؤ۔ امام مذکور کو توبہ کرنے سے جھجکنا ہرگز جائز نہیں۔ توبہ سے جھجکنے کا کیا مطلب۔ اور انسان نے جب ایک جرم کیا ہو تو اس جرم کے اقرار کرنے میں لیت و لعل کرنے کے کیا معنی۔ جرم کرنے کے بعد جرم کے اقرار کرنے سے فرار ہونا اور توبہ کرنے سے انکار کرنا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس مجرم کے دل میں کھوٹ ہے صفائی نہیں۔ شیطان کے بہکانے میں ہے دنیا کی جاہ کی طلب ہے مال کی حرص ہے تو امام مذکور اگر علانیہ توبہ کرنے سے انکار کرے اور چند اشخاص کے سامنے پردے میں توبہ کرے تو اہل سنت ہرگز اسے امام نہ بنائیں نہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں نہ اس سے میل جول رکھیں۔ ایسے مذھب خروش گمراہ نوشندہ ہابیت پرور عبد نجدیت کو امام بنانا کیسے کوئی روا رکھے گا بلکہ کسی سُنی صحیح العقیدہ۔ صالح للامامت کو امام بنائیں اسی میں مسلمانوں کی بھلائی ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں اِنْ سَرَّکُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ یعنی تم کو پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو تم کو چاہئے کہ تمہارے نیک عادل تمہاری امامت کرے۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور فرماتے ہیں اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فَاِنَّھُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ یعنی اپنے نیکوں عادلوں کو اپنا امام کرو۔ اس لئے کہ وہ تمہارے وسیلہ ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب

عزوجل کے رواہ البیھقی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اے عزیز مسلمانو پھر گوش ہوش سے سن لو۔ دینی معاملات میں سستی مت کرو۔ حدیث شریف کے مطابق نیکوں کو امام بناؤ۔ مذہب فروشوں کو عہدہ امامت ہرگز سپرد نہ کرو۔ اللہ و رسول سے خوف کرو خوف کرو خوف کرو۔ واللہ تعالے ھو الموفق للخیر والصواب اراکین انجمن تبلیغ صداقت ممبئی نے ممبئی میں نجدیوں کے فتنۂ عظیم کے متعلق ایک مفصل طویل اشتہار شائع کیا ہے۔ جو فقیر کے پاس بھی پہونچا۔ نجدیوں کے مکروفریب کا پول اس میں خوب کھولدیا ہے مولی عزوجل اس اشتہار کے لکھنے والے کو اس اشتہار کے شائع کرنیوالوں کو اور اس کی اشاعت اعانت و امداد کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انھوں نے مذہب اہلسنت وجماعت کی عظیم الشان خدمت کی مولی عزوجل اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وسیلہ سے اُن کو عظیم الشان ثواب عطا فرمائے آمین واللہ تعالے ھو الموفق للخیر والصواب واللہ تعالی ورسولہ الاعلی اعلم بالصواب (والیہ المرجع والمآب)

(۲۹) خادم الطلبۃ فقیر قادری محمد سردار احمد غفرلہ چشتی مدرسہ عالیہ رضویہ منظر اسلام
مسجد بی بی جی مرحومہ بریلی شریف
۱۷ جمادی الآخر ۱۳۵۹ھ

(۳۰) ھو بیشک امام زکریا مسجد پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح اگر بی بی رکھتا ہو لازم اور تجدید بیعت اگر بیعت کر چکا ہو کرے۔ واللہ تعالی اعلم

فقیر مصطفٰے رضا خاں غفرلہ

(۳۱) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

عبید النبی نواب مرزا عفی عنہ مفتی دار العلوم

منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی

سنی حنفی
نواب مرزا
عبید النبی
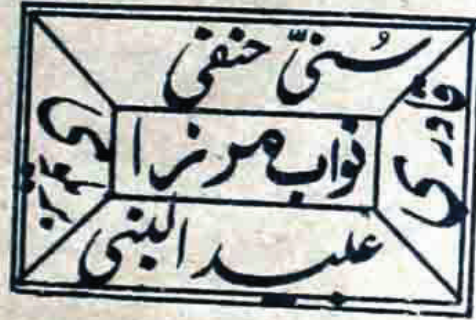
(۳۲) الجواب صحیح

فقیر محمد ایوب علی خاں بریلوی

مدرس مدرسہ اہلسنت رضویہ عالیہ مسجد بی بی جی بریلی

(۳۳) الجواب صحیح وصواب والمجیب المحقق مصیب ومثاب واللہ تعالیٰ اعلم والیہ المرجع والمآب

الفقیر عبد المصطفیٰ الازہری الاعظمی

مدرس مدرسہ بی بی جی

المعروف منظر الاسلام

(۳۴) مَا قَالَ لَهُ الْعَالِمُ الْيَلْمَعِيُّ وَالْفَاضِلُ اللَّوْذَعِيُّ فَهُوَ حَقٌّ وَالصَّوَابُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ وَإِلَيْهِ الْمَرْجِعُ الْمَآبُ

محمد عطار المصطفیٰ اعظمی قادری عفی عنہ خادم مدرسہ مسجد بی بی جی

(۳۵) الجواب صحیح — محمد عبد الحلیم عفی عنہ بنگالی

(۳۶) الجواب صحیح — خواجہ عبد النبی کابلی غفرلہٗ

(۳۷) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہٗ اعلم — فقیر منقول احمد

(۳۸) الجواب صحیح — محمد عبد المومن بنگالی

(۳۹) الجواب صحیح — محمد مظہر الانوار بنگالی

(۴۰) الجواب صحیح — محمد کفایت اللہ بنگالی

(۴۱) اَصَابَ مَنْ اَجَابَ — حمید الرحمٰن ارکانی

(۴۲) اَلْجَوَابُ حَقٌّ وَالْحَقُّ اَحَقُّ بِالْاِتِّبَاعِ — محمد فاضل پنجابی بقلم خود

(۴۳) اَلْجَوَابُ اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْعَلَّامَةُ الْمُجِيْبُ الْمُصِيْبُ مُصَابٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰی اعلم بالصواب

مجیب الاسلام الاعظمی مذہبا ومسکنا

(۴۴) ما قال العلامۃ المحقق حق وصواب والی اللہ المرجع المآب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر دعاء الدین غفرلہ خادم مدرسہ مظہر الاسلام مسجد بی بی جی بریلی

(۴۵) جواب صحیح است — فقیر محمد حامد عفی عنہ مدرس مدرسہ ہذا

(۴۶) صحیح الجواب۔ بِالْاَدِلَّةِ الْقَوِيَّةِ بِلَا ارْتِيَابٍ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والی اللہ المرجع والمآب

عبدہٗ الفقیر عبد العزیز غفرلہٗ

خادم طلبۃ الحادیث المبارکہ بالمدرسۃ الواقع مسجد بی بی جی رحمۃ

(۴۷) مولینا محقق ومحبنا مدقق منطق ومعقول فلسفہ ومنقول وغیرہم میں ماہر کامل مناظر متقی عالم

گورداس پوری وطناً قادری چشتی مشرباً سنی حنفی مذہباً حضرت قبلہ ابوالمنظور محمد سردار احمد صاحب دامت برکاتہ، نے جو محققانہ دریا کو کوزے میں بھر کر ہمدردی اسلام کے لئے فتویٰ مرتب فرمایا ہے وہ قطعاً حق صحیح بلاشک مطابق شرح مطہر صدق تنقیح ہے۔ آپ کو اس پر عمل کرنے والوں کو جزائے جزیل اللہ جل وشانہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ابوالنور حافظ
نور النبی القادری الکرپالوی ضلع شیخوپورہ (پنجاب)
۱۳ر جمادی الآخرہ ۱۳۵۹ھ

(۴۹) الجواب صحیح — فقیر محمد طفیل گورداسپوری

(۵۰) الجواب صحیح — محمد مختار احمد امرتسری

(۵۱) الجواب صحیح — حررہ الفقیر السید محمد امین غفرلہ المعین گورداس پوری

(۵۲) الجواب صحیح — فقیر یعقوب شاہدی بہاری

(۵۳) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم — عبد الغفار بلوچستانی

(۵۴) الجواب صحیح — فقیر محمد تاج الدین غفرلہ بہاری

(۵۵) الجواب صحیح — محمد ادریس غفرلہ بنگالی

۷۸۶

فتوائے دار الافتاء جامع مسجد ناخدا کلکتہ

الجواب واللہ الموفق للصواب

تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس قبل سیدنا و ملاذنا سید الانبیاء والمرسلین عالم علم الاولین والآخرین

مخبر ما کان وما یکون حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کے متعلق ارشاد فرمایا تھا ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ (اخرجہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ج ۲ ص ۱۰۵۱) چنانچہ بارھویں صدی ہجری کے اوائل میں ارض فتن نجد سے ایک زبردست اور قبیح ترین فتنہ کا ظہور محمد بن عبد الوہاب نجدی سے ہوا جس نے اپنے سوا مسلمانوں کو مشرک ٹھہرایا بلکہ اہلسنت کے قتل کو مباح کیا۔ دین میں نئے عقیدے جاری کئے۔ بزرگانِ دین کی توہین شعائر اللہ کی تخریب اہل اسلام کی تکفیر، ان کا شعار ہو گیا ۱۱۵۹ھ میں امیر نجد محمد بن سعود نے ابن عبد الوہاب نجدی کی اتباع کی اور ہزاروں بے گناہوں کو شہید کیا۔ خلیفۂ وقت سے بغاوت کی۔ طرح طرح کے فتنے پیدا کئے۔ حجاز کا موجود متغلب ابن سعود اسی سابق ابن سعود کی اولاد و احفاد اور ابن عبد الوہاب نجدی کے اتباع سے ہے۔ چند سال قبل حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً پر غلبہ حاصل کرتے ہوئے وہاں کے سکان پر جو مظالم کئے اور شعائر اللہ کی توہین و تخریب میں جس جذبہ سے کام لیا وہ جاننے والے خوب جانتے ہیں۔

لہذا حالات سے واقفیت رکھتے ہوئے ایسوں کی تعریف و مدحت سرائی تعظیم و تکریم بحالت اختیار بلاشبہ نہایت قبیح اور گناہ ہے۔ اس شخص پر لازم ہے کہ علی الاعلان اظہار برأت و اظہار توبہ کرے، بعد افہام و تفہیم بر تقدیر عدم توبہ تا توبہ اس کے ساتھ نشست و برخاست موقوف کر دیا جائے۔ اور امامت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ (مائدہ) وَقَالَ تَعَالٰی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (انعام) وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ (اَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) واللہ اعلم۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو وہابی نجدی فتنوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے آمین۔ بجاہ النبی الکریم علیہ و علی آلہ و اصحابہ الصلوٰۃ و التسلیم

کتبہ

السید محمد عمیم الاحسان المجددی البرکتی عفا اللہ عنہ

مفتی دار الافتاء جامع مسجد ناخدا کلکتہ۔ ۱۲ شعبان ۱۳۵۹ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح

مشتاق احمد عفا عنہ الصمد کانپوری بقلم خود

خویدم طلبہ مدرسہ عالیہ کلکتہ

۵۷

فتوائے علمائے بدایوں شریف

الجواب

۷۸۶

حامداً ومصلیاً

احمد یوسف کا یہ قول کہ حکومت نجدیہ کے دعوے اور دعوت صحیح اور ایسی دعوت ہے کہ جس میں کوئی کجی اور نقصان نہیں صراحتہً اس بات کی دلیل ہے کہ احمد یوسف وہابیوں نجدیوں کی دعوت و دعوے بلا کسی استثنار کے صحیح سمجھتا ہے مذہبی ہوں یا سیاسی، کیونکہ اس نے کسی کا استثنار نہیں کیا ہے اور وہابی نجدی ہوں یا غیر نجدی، مقلد ہوں یا غیر مقلد سب کے بہت سے اقوال کفریہ ہونے پر تمام علمائے عرب و عجم کے فتوے ہو چکے ہیں جیسا کہ کتاب حسام الحرمین سے ظاہر ہے۔ (۱) احمد یوسف کا نجدیوں کے دعوے کو صحیح کہنا رضا بالکفر ہے الرضا بالکفر کفر۔ کفر پر راضی ہونا اس کو پسند کرنا کفر ہے۔ نجدیوں اور سنیوں کا بلا استثنار اختلاف فرعی نہیں اصولی ہے۔ اس کو

اختلاف فرعی بتانا جہالت ہے (۲) احمد یوسف مذکور جب تک عام جلسہ میں توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح نہ کرے اس کی امامت ہرگز جائز نہیں کیونکہ امامت کے لئے اسلام شرط ہے۔ (۳) جو نمازیں اس کے پیچھے قبل توبہ پڑھی گئیں وہ صحیح نہیں ہوئیں اُن کی فرضیت ذمے سے ساقط نہیں ہوئی۔ اُن کا قضا کرنا فرض ہے (۴) اور جن کو اس کی توبہ کا علم نہیں اُن کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں (۵) اشتہار "دشمنان اسلام کی آمد پر بمبئی میں ایک فتنۂ عظیم" میں جو واقعات و احکام نجدیوں کے اور اس کے مع سرائل کے متعلق لکھے ہیں وہ صحیح ہیں اور شرعی احکام ہیں۔

۵۸ حررہ :- عزیز احمد القادری خادم دار الافتاء بدار العلوم القادریہ بدایوں شریف

قد اصاب بما اجاب

۵۹ محمد اسماعیل خاں مدرس مدرسہ قادریہ بدایوں شریف

۶۰ صح الجواب :- غلام حبیب قادری خادم دار العلوم عالیہ قادریہ بدایوں شریف۔

۶۱ صح الجواب :- سید مسعود علی مدرس مدرسہ قادریہ بدایوں شریف

دار العلوم قادریہ بدایوں شریف — دار الافتاء

۶۲ المجیب مصیب :- فقیر خواجہ غلام نظام الدین قادری

مہتمم دار العلوم عالیہ قادریہ بدایوں شریف

۶۳ سید محمد حسین رضا خادم آستانہ قادریہ عالیہ بدایوں شریف

۶۴ :- شرعاً بد مذہبوں کی تعظیم و توقیر مدح سرائی اہانت مذہب موجب ہدم اسلام ہے حدیث صحیح میں وارد من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام صورت مستفسرہ میں احمد یوسف نے صرف تعظیم بد مذہباں ہی نہیں کی بلکہ اُنکی دعوت و دعوے کو جسکو علماء عرب و عجم نے کفر قرار دیا ہے صحیح اور اسی دعوت بتایا جسمیں کوئی کجی اور نقصان ہی نہیں اور مسلمانوں کو آیہ کریمہ قل یا اہل الکتاب الخ سے مخاطب کر کے جو کہ مشرکین اہل کتاب کے متعلق تھی نجدی کفری مذہب کی طرف دعوت دی۔ نعوذ باللہ من ذالک ایسے امور ہیں جو صراحۃً اس بات کی دلیل ہیں کہ احمد یوسف بد مذہب وہابی ہے جسکی امامت ہرگز درست نہیں۔ بنا علیہ جواب مفتی عزیز احمد صاحب صحیح و صواب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۶۵ کتبہ :- غلام حید حمیدی عفی اللہ عنہ ۶۵ من اجاب فقد اصاب عبید اللہ غفرلہ صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف

۶۶ عبدہ محمد ابراہیم القادری غفرلہ ۶۷ محمد عبد الواحد عثمانی عفی عنہ

۶۸ صح الجواب :- غلام امیر محمد طاہر قادری خادم الطلبہ مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف

فتوائے علمائے بمبئی

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اللّٰھم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتنابہ ۝ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و ھو بکل شیٔ خبیر و علیم ۝ لا یخفی علیہ خافیۃ ۝ یعلم السر و العلانیۃ ۝ علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم ۝ فرقہ وہابیہ نجدیہ اور اس کے ہمنواؤں کے عقائد کفریہ و مظالم ناریہ سابق و حال جس کی بنا پر علمائے ربانین عرب و عجم و حل و حرم نے قاطبۃً ان کی بدمذہبی و بیدینی کفر و ارتداد کے بہت کچھ فتوے دئے اور وہ ابتدائے دور وہابیت ۱۲۲۱ھ سے تا ایندم برابر ہر زبان میں شائع و مشہور ہوئے اور ہو رہے ہیں جن کی بنا پر بلاد اسلامیہ میں اس فرقہ کی ہلاکت کے لئے برابر دعائیں کی گئیں اور لکھے گئے ناقابل انکار مثل آفتاب نصف النہار واضح و آشکار ہیں۔ ایسوں کی مدح سرائی یقیناً اور قطعاً موجب غضب رب جبار و سبب قہر واحد قہار ہے۔ حدیث صحیح میں وارد ہے۔ جس کو بیہقی و ابن ابی الدنیا و ابن عدی نے حضرت انس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالیٰ و اھتز لذلک العرش جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔ رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار اے مسلمانوں تم ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا میل مت کرو۔ ظالموں کی طرف

جسکو پس تم کو دوزخ کی آگ پہونچے گی۔ صاحب تفسیرات احمدیہ نے فرمایا۔ قوم ظالمین سے مراد مبتدع اور فاسق اور کافر ہیں اور ان سب کے پاس بیٹھنا۔ ان سے میل کرنا منع ہی۔ بے دینوں کی تعظیم و توقیر شرعاً حرام اور باعث ہدم اسلام ہے۔ جیسا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ مَیْسَرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی پس بہ تحقیق اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ کتب فتاوی میں مصرح ہے مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ جو کسی بدمذہب کو دوست رکھے پس بہ تحقیق اللہ تعالے اس کے عمل بیکار کر دے اور نور ایمان اُس کے قلب سے نکال دے نیز حدیث میں وارد ہے فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَاِذَا مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِذَا مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ و العقیلی و الدیلمی

تم بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو نہ ان کو ساتھ کھلاؤ اور نہ ان سے نزدیکی کرو۔ نہ ان سے نکاح بیاہ شادی کرو اور جب وہ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور جب وہ مر جائیں پس تم ان کے جنازہ میں حاضر نہ ہو اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ اِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ۔ تم ان سے بچو اور ان کو اپنے سے بچاؤ۔ تم کو بیگراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہائے کرام نے فرمایا۔ وَحُكْمُهُمُ الطَّرْدُ وَالرَّدُّ ان کا حکم ہانکنے اور رد کرنے کا ہے شرح مقاصد میں فرمایا اِنَّ حُكْمَ الْمُبْتَدِعِ الْبُغْضُ وَالْاِهَانَۃُ بیشک حکم بدمذہب کا اُس سے دشمنی رکھنا اور ذلیل کرنا ہے اِن روایات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ بدمذہبوں کی تعظیم و توقیر حرام اُن کی اہانت اُن سے بُغض لازم مذہب ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبغوض ہیں۔ جو ان کو دوست رکھے اُن کی مدح کرے اُس کے عمل بیکار ہیں اُس کے قلب سے نور ایمان نکل جاتا ہے قرآن مجید میں وارد ہے اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ حدیث شریف میں وارد ہے اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ یُّخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے یعنی اُس جیسا پس تم میں سے ہر ایک دوستی دیکھ بھال کر کرے نیز وارد اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ الم زکریا مسجد نے جو نجدیوں کی زکریا مسجد میں صدہا آدمیوں

کے سامنے مدح سرائی کی اُن کا استقبال کیا۔ سب حاضرین مسجد سے اُن کا استقبال کرایا یا مقتدیان
حاضرین نے امام کی پیروی میں بغیر جانے بوجھے تقلیداً اُن کا استقبال کیا۔ امام نے اُن سے مصافحہ اور معانقہ کیا
عربی اور اُردو میں اُن کی تعریفیں کیں۔ اُن کے لئے حفاظت کی دعا کی۔ عربی شعر پڑھیں جن کا مطلب
یہ ہو کہ اے ابنائے سعود تمہارے لئے ہمارے پاس آیات تحیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور تمہارے پاس سحر کے
وقت سورہ فتح پڑھی جاتی ہے۔ اے سعادت کے چمکنے والے ستارے اے سہا ہم نے اپنے نفسوں اور نظر
کو آپ سے قریب کردیا ہے۔ اگر تم کسی دن ہم کو میدان جنگ میں لڑنے کے لئے سحر کے وقت بُلاؤ گے تو ہم
تمہاری طرف تنہا تنہا اور جماعت بنا کر ملبندیوں کے لئے حاضری دیں گے پھر اُن کی نماز میں شرکت کو باعث
غبطہ وسرور بتایا (اگرچہ وہ نماز خلاف طریقۂ اسلام تلواروں کے سایہ میں تھی) جیسا کہ لوگوں کا مشاہدہ
ہے اور اُن کو اپنا بادشاہ اور امیر کہکر اُن کے لئے دعا کر کر اُن کی شرکت نماز کو باعث ابتہاج قرار دیا اور
اس بات پر خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس نے طریقۂ رائجہ نجدیہ کو ایسا صحیح طریقہ گردانا کہ جس میں کسی قسم
کی کجی اور کھوٹ نہیں ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) جن کے جھنڈے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
(صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم) لکھا ہے۔ جو کہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ تمام اہل زمین کا ایک کلمہ ہے۔
جس بنا پر ہم کو آج یہ سزاوار ہے کہ ہم فروعات کی بحث کو (یعنی بدمذہبوں اور فرقہ وہابیہ نجدیہ کے عقائد
خبیثہ کی بحث چھوڑ دیں) اور صف واحد میں ان کے پاس آکر کھڑے ہوجائیں اور باعث فخر اس بات کو بھی
ٹھہرایا۔ کہ ان کی یہ حکومت مذہب امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کی مقلد ہے۔ پھر یہ کہا کہ اس سے زیادہ
طول کو میں پسند نہیں کرتا اور اپنے کلام کو آیۃ شریفہ قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا
وَبَیْنَکُمْ الخ پر ختم کرتا ہوں۔ جو کہ اس کی طرف داعی ہے کہ ہدف اور صف اور آماجگاہ ایک ہی ہو۔ -
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور ایسا کیونکر نہ کیا جائے۔ حالانکہ آج
کے دن ہم سب طرف سے ضعیف ہیں۔ کیا ہم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا ضعف تفرقہ اور آپس کی نااتفاقیوں
کی وجہ سے ضعف پر ضعف بڑھتا چلا جائے اور ہم ایسے امور اور مسائل میں مشغول رہیں (یعنی رد
بدمذہبان اور تشریح مسائل دینیہ میں) جن کا نقصان اُن کے نفع سے زیادہ ہے میں اپنے بھائیوں

کی اور سادات علمار کی نگاہیں اس کی طرف متوجہ کراتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدھے راستہ کی توفیق
دے۔ ان کلمات کا جمہور مصلین کی طرف سے استحسان عظیم کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ فقط

یہ تقریر شرعاً جس کا ترجمہ بیان ہوا جو کہ اخبار النشرہ عربی ۲۳ مئی ۱۹۴۷ء صفحہ ۲ و ۳ کی اشاعت
سے ظاہر ہے۔ جس کے رد میں انجمن تبلیغ صداقت بمبئی کی طرف سے "دشمنانِ اسلام کی آمد پہ بمبئی میں
ایک فتنۂ عظیم" صحیح تحریر شائع ہوئی ہے۔ اسخت ترین دین متین کی توہین اور احکام شرعیہ اجمالیہ کی
مخالفت اور افترا علی اللہ وافترا علی الرسول وافترا علی المسلمین سراپا ضلالت و بطالت پر شامل ہے۔ جو
شرعاً کفر و ارتداد کے موجبات ہیں جن کا کافر بتانا بحکم جزئیۂ مصرحہ بزازیہ وغیرہ وَیَجِبُ اِکْفَارُ الْخَوَارِج
فِیْ اِکْفَارِهِمْ جَمِیْعَ الْاُمَّةِ سِوَاهُمْ بوجہ انکار ضروریات دینیہ لازم تھا ان کو کیسا کچھ نہ سراہا گیا ہے ارشاد
باری ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ
وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمن کو تم دوست نہ بناؤ۔ تم ان
کو دوست بناتے ہو۔ حالانکہ انھوں نے اُس حق کے ساتھ جو تم کو اللہ کی طرف سے آیا ہے کفر کیا۔ ایسوں
کو دوست نہ بنانا چاہیئے۔ پھر مقرر نے غضب بالائے غضب یہ کیا کہ اُن کے مذہب باطلہ کو جو کہ باجماع
امت مرحومہ باطل اور فرقۂ ناجیہ اہلسنت کے خلاف ہو مذہب صحیح بتا کر یہ کہا کہ اس میں کسی قسم کی بھی
کھونٹ و کجی نہیں ہے۔ یہ جملہ دین اسلام مذہب اہل سنت اور تمام علمار مذہب مکفرین وہابیہ پر
سخت تر حملہ ہوا۔ اُن کو جھوٹا ٹھہرایا گیا اور ائمہ مسلمین کو اس باطل مذہب کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے
صف واحد بنانے کا حکم دیا گیا اور آیت شریفہ کا من گڑھت خلاف قال اللہ وقال الرسول مطلب و منشا
بتایا گیا اور مسلمانوں کو اس کی طرف متوجہ کیا گیا۔ اور اہلسنت والجماعت کے اختلاف کو نجدیہ کے ساتھ
فروعی اختلاف اور اس میں مشغول ہونے کو باعث ضرر قرار دیا گیا دورۂ حاضرہ دور اسلام نہیں۔
ورنہ اس قائل مقرر کو معلوم ہو جاتا کہ ایسے اقوال باطلہ کی بعداد علمار اسلام وسنت یہ سزا ہوتی ہے خلاصۂ
کلام یہ ہے کہ امام مذکور فی السوال نے جو مدح سرائی توقیر و تعظیم نجدیہ کی کی اور اُن کے مذہب کی کی۔ وہ
سراسر خلاف احکام اسلام اور رفقائے علمائے عظام اور موجب خروج عن الاسلام ہے۔ اگرچہ اُس کا

یہ عقیدہ بھی نہ ہو۔ قاضی خان میں فرمایا۔ رَجُلٌ کَفَرَ بِلِسَانِہٖ طَائِعًا وَقَلْبُہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ لَایَکُوْنُ کَافِرًا وَلَایَکُوْنُ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی مُؤْمِنًا۔ اسی میں فرمایا وَاَمَّا الْھَازِلُ وَالْمُسْتَھْزِءُ اِذَا تَکَلَّمَ بِالْکُفْرِ اِسْتِخْفَافًا وَمِزَاحًا وَاِسْتِھْزَاءً اَیَکُوْنُ کُفْرًا عِنْدَ الْکُلِّ وَاِنْ کَانَ اعْتِقَادُہٗ خِلَافَ ذٰلِکَ اُسی میں فرمایا اَلْاِسْتِخْفَافُ فِی الدِّیْنِ کُفْرٌ۔ بحر الرائق میں فرمایا۔ مَنْ حَسَّنَ کَلَامَ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ وَقَالَ مَعْنَوِیٌّ اَوْکَلَامٌ لَہٗ مَعْنًی صَحِیْحٌ اِنْ کَانَ ذٰلِکَ کُفْرًا مِنَ الْقَائِلِ کَفَرَ الْمُحَسِّنُ۔ شفا قاضی عیاض میں فرمایا نُکَفِّرُ مَنْ لَمْ یُکَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَیْرِ مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ اَوْ وَقَفَ فِیْھِمْ اَوْ صَحَّحَ مَذْھَبَھُمْ وَاِنْ اَظْھَرَ الْاِسْلَامَ وَاعْتَقَدَہٗ وَاعْتَقَدَ اِبْطَالَ کُلِّ مَذْھَبٍ سِوَاہُ فَھُوَ کَافِرٌ بِاِظْھَارِہٖ مَا اَظْھَرَ مِنْ خِلَافِ ذٰلِکَ بزازیہ میں فرمایا۔ وَلَوْتَکَلَّمَ بِہٖ دَاعِیٌ بِکَلِمَۃِ الْکُفْرِ الْوَاعِظُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَقَبِلَ مِنْہُ الْقَوْمُ کَفَرُوْا کُلُّھُمْ تمامی کتب فقہ و عقائد میں مذکور اَلرِّضَا بِالْکُفْرِ کُفْرٌ در مختار میں شرح وہبانیہ سے نقل کیا مَا یَکُوْنُ کُفْرًا اِتِّفَاقًا یُبْطِلُ الْعَمَلَ وَالنِّکَاحَ وَاَوْلَادُہٗ اَوْلَادُ زِنًا وَمَا فِیْہِ خِلَافٌ یُؤْمَرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ وَتَجْدِیْدِ النِّکَاحِ۔ پس

ان جزئیات فقہیہ کی بنا پر اس امام پر جس کا ذکر سوال و جواب میں ہوا بالتصریح توبہ و رجوع تجدید ایمان و تجدید نکاح مثل مرتدین شرعاً واجب۔ جس طور سے اُس نے مجمع عام میں علانیہ امور خلاف شرعیہ کا اظہار کیا۔ اسی طور سے اس پر مجمع عام میں علانیہ بحکم حدیث شریف تَوْبَۃُ السِّرِّ بِالسِّرِّ وَتَوْبَۃُ الْعَلَانِیَۃِ بِالْعَلَانِیَۃِ اور جزئیہ فقہ وَالتَّوْبَۃُ عَلٰی حَسَبِ الْجِنَایَۃِ فَالسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانُ بِالْاِعْلَانِ کَمَا ھُوَ مُصَرَّحٌ فِی الْحَدِیْثِ توبہ اور ان اقوال کاذبہ باطلہ کا رد کرنا لازم۔ بغیر اس کے وہ امام قابل امامت نہیں۔ جن لوگوں نے جہالت سے ان امور کے سرزد ہونے کے بعد اس کی اقتدا میں پڑھی ہیں ان سب کا اعادہ کریں۔ کیونکہ وہ نمازیں فاسد ہوئیں۔ جن کا اعادہ شرعاً لازم ورنہ فرض کا بوجھ سر رہیگا۔ یہ حکم شرعی مخصوص نہیں جنھوں نے جہاں ایسا کیا یا کریں۔ شرعاً ان سب کا یہی حکم ہے۔ جانتے ہوئے جس نے ایسا کیا اگرچہ وہ عالم دین ہی کہلاتا ہو۔ اس کی اہانت زیادہ تر لازم۔ با قتدار امام بد مذہبوں کے جلوس میں شرکت کی اُن کا استقبال کیا وہ سب بھی توبہ کریں جو نمازیں امام

نماز اصول دینیہ سے ہے اُس میں بہت احتیاط درکار ہے۔ جس طرح تکفیر مسلم میں احتیاط یہ ہے

کہ قول مشتبہ ومحتمل سے حکم کفر قطعی نہ دیا جائے۔ یونہی نماز میں احتیاط یہ ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہ ٹھہرے علماء فقہ نے اکثر کتابوں میں اس کی تصریح فرمادی ہے۔ اس قسم کے توبہ میں محض بطور عادت کلمہ شہادت پڑھنا بغیر ان اقوالِ باطلہ کے رد کے جن کی بناء پر لزوم کفر ہوا۔ فائدہ مند نہ ہوگا۔ بحر الرائق میں ہے لَوْ اَتٰی بِالشَّھَادَتَیْنِ عَلٰی وَجْہِ الْعَادَۃِ لَمْ یَنْفَعْہُ مَا لَمْ یَرْجِعْ عَمَّا قَالَ۔ پس امام موصوف پر شرعاً لازم کہ جلد تر علانیہ طور سے توبہ کرے اور اُس کی اشاعت کرادے اور اپنے سر سے اس بدنما داغ کو دھو کر قلوب اہل اسلام کو مطمئن کردے۔ دینی معاملہ ہے وہ صاف ہوجانا چاہئے۔ ورنہ متولیان اہل اسلام پر ایسے امام کا منصب خطابت وامامت سے علیحدہ کردینا شرعاً ضروری۔ کہ خلاف شرع امور میں کسی کی مسلمان کو اعانت واطاعت جائز نہیں حرام ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ حکم باری تعالیٰ ہے اور لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ حکم سرکار رسالت پناہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ زیادہ تفصیل دیکھنا ہو تو کتب رد وہابیہ مثل دررسینہ حضرت سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ مکرمہ وصدق الخبر عربی مطبوعہ مصر ومعید الایمان مولانا مخصوص اللہ صاحب دہلوی وتحقیق الفتویٰ مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی وسیف الجبار وبوارق محمدیہ وتصحیح المسائل واشتہار اباطیل واحتراز الابرار عن شرور الاشرار وغیرہ مؤلفات مدرسہ قادریہ شریف بدایوں والکوکبۃ الشہابیہ وغیرہ مؤلفات بریلی شریف وذوالفقار حیدریہ مؤلفہ سید پیر حیدر شاہ صاحب بنگلوری وتحفہ محمدیہ وفتاوی الحرمین وہدیۃ الحرمین ملاحظہ کریں اُس میں تمام حالات فرقہ وہابیہ نجدیہ اور ان کے تابعین کے درج ہیں۔ نیز اُن کی تردید اور اُن کے متعلق احکام شرعیہ۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

حررہٗ

۶۹ — عبد النبی محمد ابراہیم القادری البدایونی
غفرلہٗ خطیب مسجد کھڑک بمبئی
یکم جمادی الآخرہ ۱۳۵۹ھ

فقیر نے حضرت مولانا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب بدایونی مدظلہ کا فتویٰ دیکھا۔ ماشاء اللہ مفتی صاحب نے خوب مدلل جواب ارقام فرمایا جزاہ اللہ خیراً۔ امام مذکور اپنے اعمال و اقوال خبیثہ کی بنا پر خارج از اسلام ہو گیا۔ امام مذکور علانیہ توبہ کر کے تجدید اسلام کرے۔ علانیہ توبہ و قبول حق میں عار نہیں بلکہ عند اللہ و عند الناس وقار ہے اگر نفس امارہ کو عار بھی لگے تو دنیا کی عار بہتر از نار ہے میں نے عدوئے نجدیت عزیزی مولوی محمد سالم بن شیخ علی باوزیر سلمہ اللہ القدیر کا اشتہار بھی دیکھا اور مخالفین کے ہینڈبل و اخباری مضمون بھی دیکھے لیکن کسی ہینڈبل یا اخباری مضمون میں انجمن کے اشتہار کے ایک لفظ کا بھی جواب نہ پایا۔ واقعی وہ اشتہار لاجواب حق و صواب ہے اگرچہ الحق مر۔ مگر مبارک ہیں وہ بندے جن کو اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق دے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ ہیں جن کو اللہ عزوجل نے ہدایت کی اور یہی عقلمند ہیں اور جس کو حق کی طرف ہدایت کی جائے اُسے اور ضد چڑھے۔ اس کے متعلق قرآن کریم یہ وعید شدید سناتا ہے فرماتا ہے۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اُسے جہنم کافی ہے اور کیا ہی برا بچھونا حضرت علامہ مجیب کا جواب مدلل اور تمام باتوں پر حاوی ہے۔ ایسے جامع اور مبارک فتوے پر مسلمانوں کو عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

فقیر آثم عبد المجید سنی حنفی چشتی قادری اشرفی دہلوی عفی عنہ

(امام و خطیب جامع مسجد تھانہ علاقہ بمبئی)

الحمد للہ الذی خلق لکل فرعون موسیٰ وجعل من عبادہ لکل مبطل محقا والصلوٰۃ علی خیر البریۃ الذی اوجز لقولہ اولیاء امتی او علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وعلی آلہ واصحابہ الذین ھدموا بنیان ضلال الوھابیین کابابیل اصحاب الفیل

اس فتوائے حق و یقین میں جو آیات باہرات تحریر فرمائی ہیں اُن سے واضح ولائح ہے کہ امام زکریا مسجد نے کفر بکا ہے۔ جب تک وہ بالاعلان توبہ نہ کرے مسلمان نہیں۔ ہمارے

فاضل الباہی البہی والعالم الحبر النقی التقی مجاہد فی الدین مولانا مولوی المفتی محمد ابراہیم البدایونی مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی کو حق جل و علا برکات دارین عطا فرمائے کہ انھوں نے حق ظاہر فرمایا اور اہلسنت کو وہابیہ کے مکر و فریب سے بچایا۔

کتبہ

۷۱ احقر العباد اقل الافراد امانت رسول السنی الحنفی القادری النوری الکھنوی عفی عنہ ولوالدیہ۔

سر دفتر علماء روزگار حضرت قبلہ مولانا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی مدظلہ العالے نے جن دلائل و براہین کے ساتھ جو جوابات ارقام فرمائے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہیں خدائے قدوس مولائے محترم کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ النون والصاد مجھے جوابات استفتاء سے کامل اتفاق ہے۔

۷۲ خادم الشرع الحاج سید محبوب شاہ الحسینی عفا اللہ عنہ قاضی شہر بمبئی

خادم الشرعیہ
سید محبوب شاہ حسینی
قاضی شہر
بمبئی
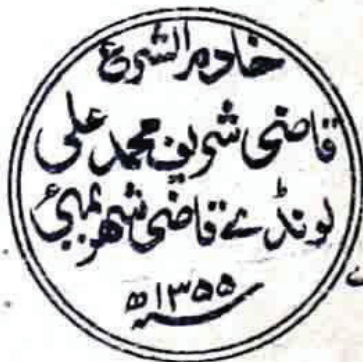
۷۳ مستفتی کے سوال کے مطابق علماء کرام کا جواب بالکل صحیح و درست ہے۔
خادم الشرع قاضی شریف محمد علی لونڈے

خادم الشرع
قاضی شریف محمد علی
لونڈے قاضی شہر بمبئی
سنہ ۱۳۵۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین والصلاۃ والسلام علے سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ قَدْ طَالَعْتُ الْفَتْوٰی الَّتِیْ قَدْ حَرَّرَہَا الْفَاضِلُ الْعَالِمُ الْعَامِلُ الْمُفْتِیْ مَوْلٰینَا مَوْلَوِیْ مُحَمَّدْ اِبْرَاہِیْمْ صَاحِبُ الْبَدَایُوْنِیِّ الْقَادِرِیْ فَوَجَدْتُہَا مُوَافِقَۃً لِلشَّرْعِ الشَّرِیْفِ وَالدِّیْنِ الْاِسْلَامِیِّ الْحَنِیْفِ۔

میں نے جب اس فتوے کو دیکھا مجھے تعجب ہوا کہ امام ذکریا مسجد احمد یوسف صاحب نے ایسا کیوں کیا شاید ان خبیث عقائد رکھنے والوں سے بے خبر ہوں گے یا کہ اور کچھ ان کا مطلب ہوگا ورنہ چھوٹا بچہ

بھی جانتا ہے کہ یہ نجدی وہابی آج ۶ سو برس سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے اور ہماری جماعت کے
ماسوائے کوئی مسلمان نہیں۔ ہم سب مُوَحِّد ہیں اور باقی سب کافر اور یہ بھی اپنی کتابوں میں لکھتے اور وعظ
و تقریروں میں کہتے ہیں کہ خداوند عالم آسمان سے اس طرح اترتا ہو جس طرح ہم اور آپ اوپر سے نیچے اترتے ہیں
خدا کے ہاتھ پاؤں، آنکھ وغیرہ سب اسی طرح ہیں جس طرح کہ ہمارے اور آپ کے۔ خدا نے قرآن مجید میں
ارشاد فرمایا۔ الرحمن علی العرش استوی بمعنی جلس کہتے ہیں جس طرح سے ہم اور آپ بیٹھتے ہیں۔ قلم تو
جیسا میر اقلم ہے ویسا ہی اللہ کا قلم ہے نعوذ باللہ من ھذہ الکفریات اور بہت ہی کچھ خدا تبارک و تعالے پر
اور رسول صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم پر تہمتیں لگاتے ہیں اگر آپ کو یقین نہ ہو تو اُن کی
تصانیف پڑھو۔ معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ وہابی نجدی فرقہ باطلہ مجسمہ میں سے ہیں۔ خارج از اسلام ہیں
اُن کے پیچھے نماز پڑھنا۔ ان کے ساتھ میل جول کرنا خلاف از اسلام ہے۔ یہ عقائد باطلہ رکھنے والا انسان
ہرگز ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا۔ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو ایسے عقائد کفریہ رکھنے والے کو مسلمان کہے۔
اگر کوئی ایسا کہے تو وہ خود کافر ہے جہنمی ہو۔ امام زکریا مسجد جب تک توبہ نہ کرے اعلان کے ساتھ۔ اُس کے پیچھے
نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں۔ دیگر میں علالت کی وجہ سے زیادہ لکھنے سے قاصر ہوں مَنِ اھْتَدٰی فَلِنَفْسِہٖ
وَمَنْ ضَلَّ فَعَلَیْھَا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ۔ بندہ چونکہ
عرب ہوں۔ اس لئے ممکن ہے کہ اردو عبارت میں غلطیاں بہت ہو گئی ہوں گی اُمید ہو کہ ناظرین حضرات
اصلاح کر لیں۔ فقط

حررہ الفقیر احقر العبد السیّد عبد الحمید الجیلانی القادری البغدادی (۱۲)
وارد حال سلطان بلڈنگ ٹیمکر اسٹریٹ بمبئی ۸

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب

جواب صحیح ہے

(حکیم سیّد) فضل رحیم عفاعنہ (دہلوی)

ظفر الحق محمد احمد قادری غفر لہٗ

فقیر اس سے قبل جمعیۃ العلماء صوبہ بمبئی میں اس مضمون پر اپنی تحقیقات پیش کر چکا ہے۔ مگر
لکھتا ہوں کہ حضرات علماء کرام کی تحقیق ملحق بالصواب ہے۔ بقلم خود امام الدین فقیر عباسی واعظ الاسلام

فتوائے بنگلور، وعلی پور شریف، وسیالکوٹ پنجاب،

الجواب

هو الله تعالیٰ الملهم بالحق والصواب

حامِداً اللہ تعالیٰ وَمُصلیاً ومُسلماً علیٰ رَسُولہ واٰلہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماء شریعتہ ومتبعیھم اَجمَعِین۔ صورت مسئولہ مصدرہ میں جاننا چاہیئے کہ ابن سعود علیہ ما علیہ وابناء ابن سعود اور کل سعودی قرن الشیطان ثانی اپنے مورث اعلیٰ عبد الوہاب نجدی علیہ ما علیہ اور ابن عبد الوہاب وسعود و عبد العزیز وغیرہ قرن الشیطان اول کے قدم بقدم چلے ان طاعنہ کا لقب قرن الشیطان۔ صاحب علم ما یکون وما کان شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مقرر فرمایا۔ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مظہر اتم سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شام ویمن کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ نجد والوں نے عرض کی کہ ہمارے ملک نجد کے لئے بھی خیر و برکت کی دعا فرمائی جائے۔ دوبارہ آپ نے شام ویمن کے لئے دعا فرمائی۔ پھر نجد کے لئے دعا کی گذارش کی گئی۔ اس بار بھی آپ نے شام ویمن کے لئے دعا فرماتے ہوئے فرمایا کہ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالفِتَنُ وَبِھَا یَطلَعُ قَرنُ الشَّیطَانِ: کہ اُدھر زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گی سینگ یعنی جماعت شیطان کی اور خاص اس فرقہ وہابیہ نجدیہ وہندیہ کو ابلیس کے ساتھ عصبیت اس وجہ سے ہے کہ قبل از فتح مکۃ مکرمۃ ابلیس علیہ اللعن اور کسی ملک والوں کی شبیہ اور لباس پر نہ آکر مع ذریت نجد کے بوڑھے ل کی شکل ولباس میں مشرکوں کی انجمن دار الندوہ میں آکر اسلام کے مٹانے اور بانی اسلام کو ایذا پہونچانے اور مکہ مکرمہ سے نکال دینے اور قتل کے متانت وسنجیدگی سے مشورے دیتا تھا دیکھو مدارج وغیرہ لغات میں شیخ نجدی کے معنی شیطان لکھے گئے ہیں۔

مسلمانو! فرقہ وہابیہ نجدیہ ہو یا ہندیہ، اسماعیلیہ ہو یا دیوبندیہ خوارج کے بال گوپال وخلاصہ بلکہ خوارج سے بھی کئی نمبر بڑھکر علمائے اہل اسلام کا ان کے لئے متفقہ فتویٰ کہ مَنْ لَمْ یُکَفِّرِ الوَهَّابِيَّ النَّجْدِيَّ فَهُوَ كَافِرٌ۔ وہابیہ نجدیہ کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔ دیکھو سیف الجبار صواعق والرعود، فصل الخطاب اور مصباح الانام وغیرہ اور کفر بھی ان کا ایسا سنگین کہ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ دیکھو درر السنیہ، فتاویٰ الحرمین اور حسام الحرمین فرقہ وہابیہ نجدیہ ملاعنہ اہلسنت سے تو کیا اسلام سے بھی خارج ہوئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا۔ يَأتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ البَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ أخرجه البخاري ومسلم وغيرهما عن امير المؤمنين. مولی المسلمین سیدنا مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اور مشرق کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے مشرق کی طرف نجد ہے۔ إِنَّ الفِتْنَةَ هٰهُنَا اور فرمایا يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ وَيَقْرَؤُنَ القُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَرْجِعُونَ مِنْهُ حَتّٰى لَا يَعُودَ السَّهْمُ إِلٰى فُوقِهٖ۔ یہ دونوں احادیث صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں کہ نجد کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ طرف فتنے کا ہے آخر زمانہ میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل ظاہر ہوں گے۔ اپنے زعم میں وہ سند گردانیں گے اور دعویٰ کریں گے کہ ہم تو قول خیر البریہ یعنی قرآن اور قول خیر البریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ لوگ یعنی وہابیہ نجدیہ ملاعنہ دین اسلام سے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور کمان میں واپس نہیں آتا۔ اسی طرح یہ لوگ بھی اسلام کی طرف واپس نہ آئیں گے۔ پڑھیں گے قرآن لیکن قرآن اور ایمان ان کے حلق سے نیچے نہ اتریگا اور فرمایا سَيَظْهَرُ مِنْ نَجْدٍ شَيْطَانٌ تَتَزَلْزَلُ جَزِيرَةُ العَرَبِ مِنْ فِتْنَتِهٖ ظاہر ہوگا شیطان نجد سے اور ڈالے گا زلزلے اور فتنے جزیرۂ عرب میں اور ایک روایت میں ہے کہ نہ بچیگا کوئی گھر جزیرۂ عرب میں اہل نجد کے قتل وغارت سے۔ مسلمانو خوارج سے بڑھکر فرقہ وہابیہ ملاعنہ کے بانی عبدالوہاب نجدی اور اس کے بیٹے نے اور ابن سعود اور سعودیوں نے وہ کام کئے جن سے ان کا ارتداد ظاہر ہے۔ ان کا ضروریات دین میں انکار کرنا اپنے سوا تمام امت مرحومہ محفوظہ کو کافر ومشرک کہنا علماء وسادات ومشائخ اور کل اہالیان حرمین طیبین وطائف وکل جزیرۂ عرب کے باشندوں کو کافر ومشرک کہنا سکان دیار حبیب کو کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں کہ تم نے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھا۔ تم کافر ومشرک ہوگئے۔ قتل کرنا اور اپنا کلمہ،

لا الٰہ الا اللہ مالک یوم الدین ولا الٰہ الا اللہ کہکر ذرا دیر ٹھہر کر محمد رسول اللہ یا محمد کان رسول اللہ کہنا انبیا اور سید الانبیا صحابہ و
آل بیت اولیا و شہدا کی توہین و تنقیص و استہزا کرنا مساجد و مقابر و گنبد و اماکن متبرکہ کو توڑنا اور بے ادبیوں سے پیش آنا
کعبۃ اللہ شریف سے مقام ابراہیم کو مٹانے کی از حد کوشش کرنا مسلمانوں کو باوجود ان کے رو برو کلمہ شریف پڑھنے کے
قتل و غارت کرنا ان کے مال کو غنیمت کے مانند آپس میں تقسیم کر لینا، قرآن و حدیث کے احکام کو پس پشت ڈالنا اور ہتک
حرمت کرنا اور نعوذ باللہ من ذالک قبہ خضرا کا صنم اکبر یعنی بڑا بت رکھنا اور یہ کہنا اور لکھنا کہ لَوْ اَقْدِرُ عَلٰی حُجْرَۃِ الرَّسُوْلِ
لَهَدَمْتُهَا یعنی اگر میرا بس چلے تو گنبد خضرا کو بھی منہدم کر دوں۔ مخبر صادق صاحب علم ما کان و ما یکون نے فرقۂ وہابیہ ملعونہ
کے ان اعمال و افعال و عقائد فاسدہ پر اپنے علم غیب سے واقف ہو کر فرمایا کہ فَاِنْ وَافَيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ جب تم ان متبدعین
و مرتدین کو دیکھو قتل کر دو۔ روایت کی اس حدیث کو امام بخاری نے۔ مسلمانو اس وقت حکومت اسلام نہیں۔ قتل کرنے کی
ہمیں قدرت نہیں۔ لہذا قتل کے قائم مقام ہمارے علما نے ان سے اخوت اسلامی ترک کرنے کو فرض عین بتلایا ہے پس
ابن سعود و ابنائے ابن سعود اور کل سعودی اور ان کے وکلا سب کے سب اہل ہوا مبتدع فاسق و فاجر ہیں کیا مسجد کا پیش نماز
ہو یا اور کسی مسجد کا۔ ان مرتدین نجدیہ کی مدح سرائی کرنے اور دین کے راہبر بتلانے کی وجہ وہ بھی ان مرتدوں کی ارتداد میں شریک
ہوا ایسے فساق فی الدین و اہل ہوا کی شرعی امامت ناجائز و ممنوع۔ ابن ماجہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
مروی ہے لَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا ہرگز کوئی فاجر کسی مسلمان کی امامت نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ امام تمہارے
اور تمہارے رب کے درمیان وکیل ہے۔ پس وہ اہلسنت صاحب علم متقی ہونا چاہئے۔ اگر متولی اپنے ایسے امام کی طرفداری
کریں تو ایسے متولیوں کے لئے حدیث شریف میں یہ حکم ہے کہ وہ اللہ و رسول اور مومنوں کے خائن ہیں۔ روایت کی اس
کی طبرانی نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مبتدع فی المذہب و فاسق فی العقائد اہل ہوا کی امامت ہر حال میں مکروہ
تحریمی رد المحتار میں ہے۔ اَلْمُبْتَدِعُ تُكْرَهُ اِمَامَتُهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ اور فاسق کی امامت مکروہ ہدایہ و در مختار میں ہے و لکیرہ امامۃ
فاسق مبتدع فی المذہب۔ ہر حال میں فاسق فی الاعتقاد و مبتدع و فاسق فی الاعمال سے بڑھکر ہے۔ غنیہ شرح منیہ
میں ہے۔ اَلْمُبْتَدِعُ فَاسِقٌ مِنْ حَيْثُ الْاِعْتِقَادِ وَهُوَ اَشَدُّ مِنَ الْفِسْقِ مِنْ حَيْثُ الْعَمَلِ لِاَنَّ الْفَاسِقَ مِنْ حَيْثُ الْعَمَلِ
يَعْتَرِفُ بِاَنَّهٗ فَاسِقٌ وَيَخَافُ وَيَسْتَغْفِرُ بِخِلَافِ الْمُبْتَدِعِ الْفَاسِقِ فِي الْاَعْمَالِ خود کو گنہگار سمجھیگا اور اپنے کئے پر نادم ہو گا اور
توبہ کرے گا اور فاسق فی المذہب مبتدع فی الاعتقاد اپنے قول و فعل پر ہٹ کرے گا اور اپنے کو اہل حق سمجھیگا پس یہ

مبتدع وفاسق من الاعمال سے اشد واقبح بُرا اور بدتر ہے۔ ایسے امام کی امامت شرعاً ممنوع اور اہانت واجب۔ امداد الفتاح طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح اور رد المحتار میں ہے۔ وَاَمَّا الْفَاسِقُ فَقَدْ عَلَّلُوْا كَرَاهِيَةَ تَقْدِيْمِهٖ بِاَنَّ فِیْ تَقْدِيْمِهٖ لِلْاِمَامَةِ تَعْظِيْمَهٗ وَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِمْ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا۔ مراد اس کراہت سے کراہت تحریمی ہے فتاویٰ حجۃ اور رد المحتار وغیرہ میں ہے۔ والمراد بالکراھۃ کراھۃ تحریم۔ ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز۔ فتاویٰ تاتارخانی اور فتح القدیر میں ہے۔ رَوٰی مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ الصَّلٰوةَ خَلْفَ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ لَا تَجُوْزُ۔ پس لا تجوز سے مراد کراہۃ تحریم ہے۔ صغیری شرح منیہ میں ہے۔ يُكْرَهُ تَقْدِيْمُ الْفَاسِقِ كَرَاهَةَ تَحْرِيْمٍ وَعِنْدَ مَالِكٍ لَا يَجُوْزُ تَقْدِيْمُهٗ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَحْمَدَ وَكَذَا الْمُبْتَدِعُ۔ یعنی فاسق ومبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب اور امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک روایت میں تو ان کے پیچھے نماز اصلاً ہوتی ہی نہیں۔ جیسے کسی کافر کے پیچھے اور اس امر پر ہمارے کل فقہا متفق کہ كُلُّ صَلٰوةٍ اُدِّيَتْ مَعَ كَرَاهَةِ تَحْرِيْمِيَّةٍ تَجِبُ اِعَادَتُهَا۔ خلاصہ یہ کہ مبتدع فاسق وفاجر فی المذہب کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی جو نماز کراہۃ تحریم سے ادا کی گئی۔ وہ واجب الاعادہ اور جو اعادہ نہ کرے ان کے ذمہ سے وہ نماز ساقط نہ ہوگی اور فاسق فی العقیدہ منکر ضروریات دینیہ کے پیچھے تو قطعاً نماز ہوتی ہی نہیں۔ جیسا کہ شرح عقائد وغیرہ کتب فقہ میں مصرح ہے اور توبہ اس امام کی تنہائی میں یا چند لوگوں کے روبرو مقبول نہ ہوگی۔ کیونکہ اس امام نے فاسق ومبتدع واہل ارتداد کی مدح سرائی برسر منبر کی اور طبع کرا کے وہ مضمون شائع کیا۔ لہٰذا اسے روز جمعہ برسر ممبر توبہ کرکے توبہ نامہ شائع کرانا ہوگا۔ تب اس کی توبہ شرعاً مقبول ہوگی۔ امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب الزہد اور طبرانی نے معجم کبیر میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ۔ فرقہ وہابیہ نجدیہ ملعونہ کو علماء اسلام نے مسلمان نہ سمجھا۔ ان کا ذکر کتاب الجہاد باب البغاۃ زیر بیان خوارج فرمایا۔ رد المحتار جلد سوم میں ہے۔ كَمَا وَقَعَ فِیْ زَمَانِنَا فِیْ اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَی الْحَرَمَيْنِ وَكَانُوْا يَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰكِنَّهُمْ اعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اعْتِقَادَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِكَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰی كَسَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی شَوْكَتَهُمْ وَخَرَّبَ بِلَادَهُمْ وَظَفِرَ بِهِمْ عَسَاكِرُ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَاَلْفٍ۔

مطلب یہ کہ خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانہ میں پیروان عبدالوہاب واقع ہوا جنھوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین طیبین پر تغلّب کیا۔ اور وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے۔ مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں۔ اس وجہ سے انھوں نے اہلسنّت و علماء کا قتل مباح ٹھہرالیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمان کو اُن پر فتح بخشی۔ سنہ ۱۲۳۳ ہجری میں پس لشکر مسلمانوں کو ان پر فتح بخشی سے معلوم ہوا کہ فرقۂ وہابیہ نجدیہ غیر مسلم ہے اور بدمذہبوں کی مدح سرائی تو رہنے دو۔ ان کے ساتھ مجالست موانست تک بحکم عزوجل ممنوع فرمایا۔ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اگر تجھے بھلاوے شیطان تو یاد آئے پر اُن کے ساتھ مت بیٹھ۔ تفسیر احمدی وغیرہ میں ہے۔ دَخَلَ فِیْہِ الْکَافِرُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالْفَاسِقُ وَالْقُعُوْدُ مَعَ کُلِّھِمْ مُمْتَنِعٌ۔ اس آیت کے حکم میں کافر و مبتدع و فاسق داخل ہیں۔ معلوم ہوا کہ کل بدمذہبوں کے ساتھ مل جل کر بیٹھنا ممنوع ہے۔ پس امام مسجد زکریا کو علانیہ توبہ کے ساتھ تجدید اسلام و نکاح بھی حکم شرعی ہے۔ دیکھو کتب عقائد اور فقہ میں کتاب الارتداد امام مسجد زکریا ممبئی کا ہو یا اور کوئی مسجد کا ابن سعود وابنائے ابن سعود اور سعودی حکومت کی مدح سرائی سے فاسق فاجر و مبتدع ہے۔ اس کی حمایت متولیان مسجد یا اور کوئی کرے تو وہ بھی بحکم عزوجل وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ کے مطابق فاسق و فاجر و مبتدع و بدمذہب داخل ہوا ہے۔ ان پر بھی وہی حکم جاری ہوں گے۔ جو امام پر ہیں۔ عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ اور فرقۂ وہابیہ ضالہ کی تردید عبدالوہاب نجدی کے بیٹے علامہ شیخ سلیمان نے کی۔ جو سُنّی اور حنبلی مذہب تھا۔ اُس رسالہ کا نام صواعق الٰہیہ فی رد علی الوہابیہ ہے مطالعہ فرماویں یا معاشر المسلمین ابن سعود و ابنائے ابن سعود و کل سعودی اور سعودی حکومت اور اُن کے مادح و معاونوں کے اور خود بانی فرقۂ وہابیہ نجدیہ ملعونہ اور ان کے کل افراد اور فرقہ ملعونہ کا حکم شرعی اسلامی اوپر بیان ہوا۔ اس پر مسلمانوں کو عمل کرنا واجب ہے اور ان سے انکار کفر ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

المرقوم ۸ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۹ ہجری مطابق ۱۲ اگست سنہ ۱۹۴۰ء

(۷۸) حررہ الراجی الیٰ لطف ربہ القوی عبدالنبی الامی السید حیدر شاہ القادری الحنفی

بھروالہ المقیم فی المعسکر البنگلور

عبدالنبی الامی
السید
حیدر شاہ القادری الحنفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا کَتَبَہٗ الْعَالِمُ الْجَلِیْلُ الْاَفْضَلُ الْاَکْمَلُ مفتی اعظم دارالافتاء بنگلور ھٰذہ الجواب فھو الحق والصواب ۔ (۱) یہ امام مشبہ مذہب ہو۔ مشبہ مذہب امام کی اقتدا صحیح نہیں (۲) ایسے امام کی امامت ناجائز اور لائق معزولی کے ہے (۳) اگر امام توبہ کرے تو برسر ممبر اعلان کے ساتھ عام مسلمانوں کی مجلس عامہ میں توبہ کرے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کی بھی ضرورت ہے۔ قاعدہ مسلمہ ہے کہ اگر الفاظ کفریہ علی الاعلان بیان کئے جائیں تو ان سے توبہ بھی علی الاعلان کی جائے۔ خفیہ توبہ عندالشرع شریف جائز نہیں (۴) ایسی خفیہ توبہ کے بعد امام کی امامت جائز نہیں۔ ایسے اماموں کے پیچھے جو نماز پڑھی جائے۔ اس کا اعادہ واجب ہے (۵) راقم اشتہار نے جو کچھ اپنے اشتہار میں لکھا ہے۔ حق ہے۔ حضرات علماء اہلسنت والجماعت کے پاس واجب العمل ہے۔

۴۹ احقر العباد خادم علماء احناف غلام حیدر پنجابی ٹکالوی حال سگریٹ فیکٹری بنگلور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ۔ وَمَنْ یَتَوَلَّھُمْ مِنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ۔ جو ان کے ساتھ تعلق اور محبت رکھے گا وہ انہی میں سے ہے۔ حدیث شریف مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ۔ جس شخص نے صاحب بدعت کی توقیر و عزت کی۔ اس نے اسلام کے گرانے پر مدد کی۔ جو شخص دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام اور تعظیم و تکریم کرے گا وہ قطعی کافر ہو بلکہ اس کو جو کافر نہ سمجھے وہ خود کافر ہے۔ جن لوگوں نے اپنے فتووں میں لکھا ہے کہ نجدی ہماری ہی طرح کلمہ پڑھتے ہیں۔ بالکل غلط ہے بلکہ کذب صریح ہے۔ ان نجدیوں کا کلمہ تو لا الٰہ الا اللہ مالک یوم الدین اور لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے کو تو وہ شرک کہتے ہیں۔ اگر کسی کو شبہ ہو تو جو تعلیم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مدرسوں میں دی جاتی ہو۔ زحمت سفر گوارا کرکے بچشم خود معائنہ کرے۔ ان گمراہوں نے اس کتاب کا نام ہی کتاب التوحید رکھا ہے۔ رسالت کے تو وہ کھلم کھلا دشمن ہیں اور کلمہ شریف پڑھنے والا ان کے نزدیک مشرک ہے۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام لینے سے انسان مشرک ہو جاتا ہو۔ چنانچہ وہ اپنے اس خیال فاسد اور بیہودہ اعتقاد کی پیروی میں ساری دنیا

کے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں۔ فقیر کے نزدیک کسی دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے خنزیر کا دیکھنا بہتر ہے
چنانچہ قرآن پاک میں اسی مضمون کی اتنی آیتیں ہیں کہ ان کے مجمل تذکرہ کے لئے بھی ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ چنانچہ
قرآن کریم میں ہے۔ اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ یعنی کافر ساری مخلوقات سے بدترین ہیں۔ اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ
ایمان والوں اور ارباب بصیرت کے لئے اتنا ہی کافی ہے اہلسنّت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک مسلمان سے دوسرے
مسلمان کا رشتہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک رشتے سے وابستہ ہے۔ چنانچہ جو آپ کا غلام ہے ہم
اس کے غلام ہیں اور جو بے دین اور گمراہ آپ کا بدخواہ ہوگا۔ خواہ ہمارا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں
کیونکہ جب وہ رشتہ ہی ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے وہ ہم سے مربوط و منسلک تھا تو پھر باہمی اتحاد و یکجہتی اور خلاص و
مروّت کی کونسی صورت باقی رہی۔ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے لیکر آج تک جتنی مخلوق گذری ہے
وہ زندوں کے ساتھ دشمنی کرتی رہی ہے لیکن بدبخت نجدی نے مُردوں کے ساتھ دشمنی کی۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے
کہ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے لیکر حضور انور سید الانبیاء محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور ان کے متبعین (امتیوں) کی قبریں بحکم الٰہی برابر بنتی رہی ہیں اور ان کی حرمت
و تعظیم و تکریم میں برابر اضافہ ہوتا رہا ہے۔ نیز اسی طرح سید الانبیاء والمرسلین سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک
دور سے آج تک تعمیر قبور کا سلسلہ جاری رہا اور اب بھی جاری ہے اور قیامت تک برابر جاری رہے گا اور ان کی حفاظت
و حرمت کا انتظام بھی باقی رہیگا۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک مومنین صادقین میں سے کسی ایک کو بھی انہدام و تباہی قبور
کا خیال تک پیدا نہیں ہوا۔ لیکن شقی القلب نجدیوں نے مزاروں اور قبروں کی شکست و ریخت کے سلسلہ میں خبث باطن
نفس کا مظاہرہ کیا۔ اس کے اعادے کی کسی ذلیل سے ذلیل انسان کو بھی جرأت نہیں ہو سکتی۔ قبروں کا بننا تو حضرت
آدم علیہ السلام کے زمانے سے شروع ہوا اور قبروں کا کھودنا اور بیخ و بنیاد سے اُکھیڑنا یہ نجدی کے زمانہ سے شروع ہوا۔
ہاں اگر نجدی اپنے ماں باپ کی قبریں کھودتا، اُکھیڑتا تو ہمیں اس سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ مگر امہات المومنین یا اہل بیت یا صحابۂ
کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبروں کا کھودنا اور ان کے نام و نشان کو مٹا کر نوے کروڑ مسلمانوں کے دلوں کو
آزردہ کرنا یا تکلیف پہونچانا، اس سے بڑھکر کیا کوئی جرم ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص نجد میں جاکر نجدی کے باپ یا ماں
کی قبر کھودے تو پھر دیکھے کہ نجدی کے دل کو صدمہ پہونچتا ہے یا نہیں۔ اس کو اگر پہونچے تو اسی طرح ساری دنیا کے کروڑ

مسلمانوں کو ناقابل برداشت صدمہ پہونچتا ہے۔ حد ہو گئی کہ ام الملل والاقوام حضرت حوا علیہ السلام کا مزار مبارک جو جدہ شریف میں تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے مرجع خاص وعام اور زیارت گاہ واجب الاحترام بنا ہوا تھا افسوس ہو کہ ان بے دینوں نے اس کو بھی مٹا کر بے نشان کر دیا۔ ہمیں بتایا جائے کہ کلام مجید میں حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کی آیۃ شریف موجود ہے۔ اس کی تعمیل مسلمانوں سے کیونکر ہو سکے گی جب قبر کا نام و نشان ہی نہ ہو تو زیارت کس کی کریں گے۔ نجدی نے یہی نہیں کیا بلکہ کئی مساجد بھی بیخ و بنیاد سے اکھیڑ ڈالیں۔ جیسے مسجد جن۔ مسجد سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضؓ و مسجد غفیلہ وغیرہ اور وہاں زمین آج تک صاف پڑی ہوئی موجود ہے۔ قرآن شریف میں ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ ایماندار وہی ہیں جو مساجد بناتے ہیں اور آباد کرتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ جو مساجد ڈھاتے ہیں وہ ایماندار ہیں اور جو برباد کرتے ہیں وہ بے ایمان ہیں۔ انگریزوں نے اپنے قانون میں قبروں کے گرانے یا کھودنے کو کئی سال کی سزا کا مستوجب جرم قرار دیا ہے مگر انگریزوں نے بھی نجدی سے آج تک نہ پوچھا کہ کیوں جدہ شریف میں حضرت حوا علیہ السلام کی قبر کو کھودا۔ ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ باوجودیکہ حضرت حوا علیہ السلام انگریزوں کی بھی ماں ہیں۔ علاوہ ازیں طائف شریف و مکہ معظمہ کے بازاروں میں ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو نجدی نے قتل کیا۔ جو ایک مومن کو قتل کرے وہ قطعی کافر ہے اور جو ہزارہا مومنوں کو بیگناہ قتل کرے اس کی نسبت کیا حکم ہوگا۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُہٗ جَہَنَّمُ خَالِدًا فِیْہَا۔ جو شخص کسی مومن کو دیدہ دانستہ قتل کرے وہ جہنمی ہے پس جو ہزارہا بے گناہ مومنوں کو قتل کرے وہ کس درجہ کا جہنمی ہوگا۔ ع

"اگر در خانہ کس است یک حرف بس است"

گبنؔ نے جو بڑا معتبر انگریز مؤرخ ہے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر میں اپنے خلیفہ کو بھیجا انھوں نے مصر پہونچکر حضرت دانیال علیہ السلام پیغمبر کے روضۂ مبارک کی نسبت لکھا کہ وہ بہت بوسیدہ اور پرانا ہو گیا ہے۔ اس کے لئے آپکا کیا حکم ہے تو آپ نے اپنے خلیفہ کو لکھا کہ سرکاری بیت المال سے اس روضۂ مبارک کو از سر نو تعمیر کر دو۔ اب حضرت عمر کی نسبت نجدی کیا فتویٰ دیگا اور جسوقت حضرت عمر نے شام کو فتح کیا تو حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت سلیمان اور حضرت یحییٰ وغیرہم علیٰ نبینا و علیہم السلام کے روضہائے مبارک کو جو لاکھوں روپے کی لاگت سے بنے ہوئے تھے۔ کیوں انھوں نے شہید نہ کر دیا۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بڑھکر کوئی غیرتمند مسلمان ہے۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کی زیارت کیلئے برابر جایا کرتے تھے۔ اس تین میل کے راستہ

ہیں جہاں آپ آرام فرمایا کرتے تھے آج بھی چبوترہ موجود ہے جو ترکوں کے زمانے کا بنایا ہوا ہے۔ اسی طرح حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع کو تشریف لیجایا کرتے تھے اور اہل قبور کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے کیا اب نجدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی یہ فتویٰ دیں گے کہ آپ قبر پرست تھے۔

نجدیوں کے کفریات کو لکھنے کو تو ایک دفتر چاہیئے۔ صرف تین باتوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۱) مکہ شریف جنت المعلیٰ میں ایک ہندوستانی حاجی گیا۔ نجدی سپاہی سے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کا پتہ پوچھا۔ نجدی سپاہی نے منھ اُدھر پھیر لیا۔ اس نے ایک روپیہ سپاہی کے ہاتھ میں دیدیا کوئی چالیس قدم تک وہ سپاہی اس کے آگے آگے چلا گیا۔ وہاں ایک قبر کھدی ہوئی تھی۔ اس نجدی ملعون نے اس میں پیشاب کیا۔ اس کے بعد کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ یہ تیری ماں کی قبر ہے۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَغْوَانِہٖ۔ ایسا جرم کرنے والے کو کوئی شخص مسلمان کہہ سکتا ہے۔ مسلمان تو مسلمان کافر بھی یہ کام نہیں کر سکتا۔ جو اس ملعون نے کیا۔

(۲) نجدی کا قاضی جس کا نام بن بلید ہے حرم شریف میں باب السلام سے داخل ہونے لگا۔ دروازے کے ایک کتاب فروش کی دوکان ہے۔ قاضی نے اپنا جوتا اتار کر قرآن شریفوں کے اوپر رکھدیا۔ دوکاندار نے اٹھا کر نیچے ڈال دیا۔ اس نے پھر اوپر رکھا۔ اس نے پھر نیچے ڈال دیا۔ اسی طرح تین بار کیا گیا۔ چوتھی مرتبہ قاضی نے کہا کہ تو مشرک ہے کاغذ اور سیاہی کی پرستش کرتا ہے۔ قرآن شریف کیا ہے کاغذ اور سیاہی ہی تو ہے۔ دوکاندار نے کہا کہ اگر میں کاغذ اور سیاہی کی پرستش کرتا ہوں۔ تو تو جوتے کی پرستش کرتا ہے۔ جس کو قرآن شریفوں کے اوپر رکھتا ہے اس پر قاضی نے پولیس والوں کو حکم دیا کہ اس کو مارو۔ وہ مارنے لگے تھے کہ چند ہندوستانی جو وہاں کھڑے تھے انھوں نے کہا خبردار! کہ اس کو ہاتھ لگایا۔ یہ ہندوستانی اور انگریزوں کی رعیت ہے۔ اس بات کے کہنے سے اس کی جان بچی ورنہ قاضی اس کو جان سے مروا ڈالتا۔

(۳) پانچ سال کا واقعہ ہے کہ سید نواب علی صاحب رئیس اعظم دہلی جو لاکھوں روپے کا مالک ہے فقیر کے ساتھ سفر حج میں رفیق تھا میرا اور اس کا اونٹ عرفات شریف میں اکٹھے تھے اور دونوں ایک ہی بدو کے تھے جب ہم دسویں رات کو عرفات شریف سے مزدلفہ پہونچے۔ سو گئے۔ تو کسی نے ان کا ہینڈ بیگ اٹھا لیا جس میں وہ کہتا تھا کہ میرا اڑھائی سو روپیہ ہے۔ صبح اٹھکر وہ منا میں نجدی پولیس کے پاس گیا اور رپورٹ کی کہ میرا اڑھائی سو روپیہ

رات کو چوری ہوگیا۔ پولیس والوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا کس پر شبہ ہے اس نے کہا کہ مجھے اپنے بدو پر شک و شبہ ہے۔ پولیس والوں نے اس بیچارے بدو کو بلاکر اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہوگیا۔ وہ بیچارہ بہتیرا روتا اور فریاد کرتا رہا کہ میرا کوئی قصور نہیں آخر میں انھوں نے لوہار کو بلایا۔ کوئلے اور توا منگوائے۔ جب توا کوئلوں کی آگ پر سرخ ہوگیا تو دو آدمیوں نے اس کے پاؤں پکڑے دو نے ہاتھ اور ایک نے اس کی گردن دبائی۔ اس طرح اس کو چت لٹا دیا۔ دو لوہاروں نے اس سرخ شدہ توے کو۔ جو آگ سے بھی زیادہ تیز تھا۔ دست پناہ سے پکڑ کر اس کے سینہ پر رکھدیا۔ جس سے اس کے اوپر کا چمڑا سب جل گیا۔ بدو کو اس وقت تو کوئی سانس آتا تھا۔ اس کو اٹھاکر لے گئے۔ چند منٹ میں مرگیا ہوگا۔ یہ نجدیوں کی ایمانداری۔ ان کا انصاف اور ان کا امن ہے۔ حالانکہ آگ کا عذاب خدائے تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ دوسرے کسی کو آگ سے جلانیکا حکم نہیں سہ

بندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم ؛ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است ؛

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

عـــہ الراقم خادم الملت والدین سید جماعت علی شاہ عفا اللہ عنہ بقلم خود۔ ساکن علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ حال وارد بنگلور۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ

الجواب وَبِاللہِ التَّوفِیق

(۱) یہ امام درپردہ وہابی ہے وَمَنْ یَتَوَلَّھُمْ مِنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ

(۲) درست نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے متعلق فرمایا جس نے قبلہ کی طرف منھ کر کے تھوکا۔ لَا یُصَلِّی لَکُم پس ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے۔

(۳) توبہ علانیہ کرنا چاہیئے۔

(۴) عام مسلمانوں کے سامنے توبہ کرنی چاہیئے کہ قصور بھی علانیہ کیا گیا ہے۔

(۵) اشتہار میں جو کچھ لکھا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

عـــہ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

"۵۰۶"

امام زکریاؒ مسجد کے متعلق حضرت تاج العلماء رئیس العرفاء و دیگر علماء کرام

کا

متفقہ وجب العمل فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ احمد یوسف امام زکریا مسجد نے بروز جمعہ تمام مصلیوں کے سامنے علی الاعلان نجدیوں کی اور ابن سعود کی حکومت کی، اُس کے لڑکوں کی تعریف کی۔ ابن سعود نجدی کے لڑکوں سے مصافحہ کیا۔ آداب بجالایا۔ تعظیم کی۔ ان کی شان میں قصیدہ پڑھا اور پھر مصلیوں سے کہا کہ آج کے دن تمام فروعی اختلافات چھوڑ دو اور سب ایک صف میں ہو جاؤ اور اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ میں زیادہ تقریر کرنا نہیں چاہتا اور اپنی تقریر اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ قل یا اھل الکتاب الیٰ آخرہ

امام مذکور کی یہ تقریر اور تمام حالات ممبئی کے عربی اخبار النشرہ ۲۳ مئی ۱۹۴۰ء میں شائع ہو گئے ہیں۔

اب عرض یہ ہو کہ اس امام کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔ اگر امام توبہ کرنا چاہے تو کس طرح کرے کیا امام کو اپنی غلطی اور توبہ کا اعلان کرنا ضروری ہے اور اگر امام چند معتمد اشخاص کے سامنے توبہ کرے تو کیا شرعاً اس کی توبہ قبول ہو گی یا نہیں اور ایسی خفیہ توبہ کے بعد اُس کی امامت درست ہو گی یا نہیں۔ بینوا توجروا

المستفتیــن

(اراکین انجمن اہل سنت۔ بھوساری محلہ ناگ پاڑہ بمبئی)

لہ یہ مبارک فتویٰ امام مذکور کے خلاف سب سے پہلے اراکین انجمن اہلسنّت کی طرف سے شائع ہوا تھا جس کو ہم شکریہ کیساتھ درج کرتے ہیں۔

الجواب
اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

امام مذکور نے اپنے اِن اعمال واقوال سے بحکم قرآن عظیم واحادیث حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سخت اشد غضب الٰہی کا استحقاق کمایا۔ عرش الٰہی کو لرزایا۔ اسلام وسنت کو ڈھایا۔ مخلوق خدا کو لعنتِ الٰہی کی طرف بلایا۔ سنت سے رُوکا۔ بدعت پر جمایا۔ بدترین مبتدعین نجدئین وہابیّن کی یہ تعریف و توصیف یہ تعظیم وتکریم۔ اُن سے محبت ووداد دوستانہ اتحاد کی اس تبلیغ وترغیب بحکم قرآن عظیم "منہم" ہو کر اُن کے کفر وضلال وبال ونکال سے خود بھی حصہ پایا۔ وہ مسلمانوں کی امامت کا ہرگز اہل نہیں اور جب تک توبہ صحیحہ شرعیہ وتجدید اسلام وسنت کر کے وہ سچا سُنی مسلمان نہ ہوجائے اہلسنت ہرگز اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور جس اعلان سے اس نے یہ اشد منکرات واخبث بطالات کیے بحکم حدیث اسی اعلان کی توبہ ضرور۔ چُپ چپاتے چند اشخاص کے سامنے توبہ کا نام کر لینا ہرگز شرعاً کافی نہیں۔ نہ ایسی توبہ سے اشاعت فاحشہ کا الزام شرعی اُس کے ذمہ سے ساقط ہو اور گناہ پر قیام کے ساتھ توبہ کا نام کرنے والے کے نسبت حدیث میں فرمایا۔ وہ ایسا ہے جیسا اپنے رب سے ٹھٹھا کرنے والا۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ وھذا کلھا مفصل ومدلل فی الکتب المعتمدہ وتحریرات العلماء الکرام لاھل السنۃ والجماعۃ کفتاوی الحرمین وحسام الحرمین وطرد المبتدعین والعطایا النبویہ وغیرھا واللہ تعالیٰ اعلم

(۸۲) محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ

(۸۳) الجواب صحیح :۔ خادم شرع شریف فقیر قاضی سید چراغ دین احمد جیلانی قادری برکاتی قاضی شہر ناسک عرف گلشن آباد عفی عنہ از ناسک

(۸۴) الجواب صحیح والمجیب مصیب :۔ العبد الضعیف محمد جسیم۔ امام مسجد بھوساری محلہ بمبئی

(۸۵) الجواب صحیح :۔ فقیر سید عبد القادر قادری برکاتی راندیری عفی عنہ

المشتہرین :۔ اراکین انجمن اہلسنت۔ بھوساری محلہ سارنگ اسٹریٹ بمبئی ۳

زکریا مسجد کے امام نے نجدیوں کی مدح سرائی میں جو قصیدے پڑھے۔ ہم اُن کو ناظرین کی معلومات کے لئے مع اُس کے جواب کے جو اس کے رد میں ایک سُنّی عالم نے لکھا ہے۔ درج ذیل کرتے ہیں:۔

از احمد فاسی

مَا لِلثُّرَیَّا تُنَاجِی الشَّمْسَ وَالْقَمَرَا

کیا ہوا ثریا کو کہ گفتگو کرتے ہیں سورج و چاند سے

وَلِلنُّجُومِ تُهَادِی بَعْضُهَا زُمَرًا

اور کیا ہوا ستاروں کو کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتے ہیں

وَلِلرِّیَاضِ اهْتِزَازٌ کُلُّهُ طَرَبٌ

اور ریاض کے لئے خوشی کا اچھلنا ہے کہ وہ کل کے کل خوش ہیں

فِی نَغْمَةِ الْاُنْسِ یَبْدُوْ وَجْهُهَا نَضِرًا

نغمہ اُنس میں ظاہر ہوتا چہرہ اُس کا روشن

آیُ التَّحِیَّاتِ تُتْلٰی عِنْدَ نَا لَکُمُ

اے نجدیو تمہارے لئے ہمارے نزدیک تحیات کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔

وَسُوْرَةُ الْفَتْحِ تُتْلٰی عِنْدَکُمْ سَحَرًا

اور سحر کے وقت تمہارے نزدیک سورہ فتح پڑھی جاتی ہے

یَا طَالِعَ السَّعْدِ کَمْ لِلْحِبِّ مِنْ عَجَبٍ

اے طلوع ہونے والے نیک تارے (نجدی ولیعہد) محب کیلئے کتنا تعجب ہے

اَحْنَی النُّفُوْسَ وَاَدْنٰی لِلسُّهٰی نَظَرًا

کہ قریب کیا جانوں کو اور نظروں کو سہی ستارہ کے دیکھنے کے لئے

اِنْ قُلْتَ یَوْمًا ھَلُمُّوْا لِلْوَغیٰ سَحَرًا

اگر کہے تو کسی روز سحر کے وقت، جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ!

نَاْتِیْ فُرَادیٰ وَ نَاْتِیْ لِلْعُلاَ زُمَرًا

دوڑیں گے ہم بلندی حاصل کرنے کے لئے تنہا تنہا اور جماعت جماعت

ایک سُنّی عالم کا جواب

مَا لِلضَّلاَلِ اَضَاعَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَا

کیا ہوا ہے گمراہی کو کہ جس نے برباد کیا سورج و چاند کو (مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ کو)

وَلِلنُّجُوْدِ مُحَامٍ خَلَّھَا زُمَرًا

اور نجدیوں کے لئے حمایتی ہے کہ جس نے ذلیل کیا اُن سب کو

وَلِلرِّیَاضِ اقْتِرَابٌ کُلُّہٗ جَرَبٌ

اور ریاض نجد کے لئے کل کی کل کھجلی ہے

بِنَغْمَۃِ الْحُمْرِ یَبْدُوْ وَجْھُھَا حَسِرًا

ساتھ آواز گدھوں کی کے کھلا رہتا تمام منھ چیخنے وقت

وَحْیُ النُّبُوَّۃِ یُتْلیٰ عِنْدَنَا لَھُمْ

نبوت کی یہ وحی ہمارے نزدیک اُن نجدیوں کیلئے پڑھی جاتی ہے

وَسُوْرَۃُ الشَّرِّ تُتْلیٰ عِنْدَھُمْ سَحَرًا

اور سورۃ الشر پڑھی جاتی ہے اُن کے نزدیک سحر کے وقت

نَاهِيَاتٌ قَوْلُ رَسُوْلٍ فِيْهِمْ حَصْرًا

کافی ہے تجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول ان کے بارے میں

يَا رَبِّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَطَرًا ¹

اے رب برکت نازل فرما ہمارے شام اور یمن میں اور وہ حاجتوں کے

قَالُوْا الِنَّجْدِ كَذَا فَاسْتَنْكَرَ الْخَبَرَا

کہا صحابہ کرام نے اسی طرح نجد کے لئے پس آپ نے انکار فرمایا دعا کرنے سے

هُنَاكَ فِتْنَتُهُمْ اَوْ فِيْهَا جُهْدًا

وہاں ان کے فتنے ہیں اشارہ کیا ان کی طرف کھلم کھلا

قَرْنُ لِشَيْطَانِهِمْ قَدْ زَلْزَلَ الْبَشَرَا

سینگ ہوگا ان کے شیطان کا کہ مخلوق کے دلوں میں زلزلہ ڈالدیگا

فَاحْفَظْ لَنَا دِيْنَنَا مِنْ شَرِّهِمْ زُمَرًا

پس اے رب ہمارے محفوظ رکھ ہم کو اور ہمارے دین کو ان سب کے شر سے

¹ من اب الاکتفاء

ضروری نوٹ

نذیر احمد خجندی میرٹھی نے اس معاملہ میں جو کچھ نجدیت کی خدمت انجام دی اور امام زکریا مسجد کی حمایت میں اشتہارات شائع کئے اُن کا کچھ تذکرہ مقدمہ کتاب میں کیا گیا ہے۔ چونکہ مقدمہ میں ایک سنی بھائی کے اشتہار "ضرب محمدی" کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ناظرین کی وسعت معلومات کے لئے اُس اشتہار دہن دوز نجدی کفار کو شامل کتاب کر کے شائع کیا جائے۔ لہٰذا وہ اشتہار بعینہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(⁂)

ضرب محمدیؐ بر ہفوات خجندی

از محمد بن علی عرب سابق امام وخطیب مسجد حکیم باقر۔ قریب لال باغ

خجندی صاحب! آپ نے پھر ایک اشتہار شائع کیا ہے اور اپنے زعم فاسد میں اُس کو جناب مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب دہلوی کے حقیقت افروز باطل سوز اشتہار کا جواب سمجھا ہے۔ آپ نے مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب کی زباندانی کا مذاق اُڑایا ہے۔ آپ کے اشتہار میں ان ڈھیلیات ہزلیات خرافات کے سوائے کوئی ایسی بات نہیں۔ جو صحیح معنوں میں حکیم صاحب موصوف کا جواب کہا اور سمجھا جائے خجندی صاحب حکیم صاحب نے صرف سچی حقیقت بلا رنگ آمیزی وتصنع سیدھے سادھے الفاظ میں ظاہر فرمائی تھی ان کو نہ میدانِ فصاحت وبلاغت کی شہسواری کے جوہر دکھانا مقصود تھا۔ نہ آپ کی طرح لفاظی ولسانی سے پبلک کو دھوکہ دینا منظور تھا۔ آپ نے حکیم صاحب کی اُردو پر اعتراض کیا ہے۔ آپ کو تو کسی نہ کسی طرح کاغذ سیاہ کر کے حکیم صاحب کا جواب دینا مقصود تھا۔ پھر وہ جواب کسی طرح کا ہو۔ سچ ہے سہ

سہارا مل گیا دیوار کا اندھے عصا سمجھے۔ میاں نجندی، سنئے اور خوب غور سے سنئے۔

آپ کا اشتہار مجنوں کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا نہ کوئی سمجھ دار اس کو حکیم صاحب کا جواب کہہ سکتا ہے۔ آپ نے حکیم صاحب ممدوح کے اس قاہر ایراد کا کوئی جواب نہیں دیا کہ ممدوح نے تحریر فرمایا تھا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو علمائے کرام کے دلائل کا جواب دیجئے۔ رد لکھئے۔ فتویٰ تحریر کیجئے۔ حکیم صاحب موصوف کے اس مسکت جواب نے آپ کو ساکت کر دیا اور آپ اس کا کچھ جواب نہ دے سکے۔ آپ تو صرف ذاتیات پر بحث کرنا اور لفاظی و لسانی سے اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔ نجندی صاحب سنئے اور اچھی طرح سنئے اور ہو سکے تو سمجھنے کی کوشش کیجئے آپ نے اپنی پہلی کھلی چٹھی میں لکھا تھا کہ:-

"ہمارے تعصب مذہبی اور جذبات دینی کا تقاضا یہ تھا کہ ایک سنّی عالم کے ہاتھوں نجدی وہابی کی عزت و توقیر عوام الناس کے سامنے اس طرح ہونی چاہئے۔ اس حد تک ہر سُنّی مسلمان خواہ آپ کی پارٹی کا ہو یا نہ ہو آپ سے متفق و متحد رہ سکتا ہے"۔

اس کے بعد اس کا علاج بھی خود ہی بتایا۔ مگر جب جناب مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب نے گرفت فرمائی تو آپ نے،

نجدیت کی جان زار کو اس قاہر حملہ سے بچانے کے لئے اپنی دوسری کھلی چٹھی میں اس کی یہ تاویل ذلیل کی کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ امام صاحب زکریا مسجد نے دراصل کوئی قصور نہیں کیا۔ لیکن اگر تم نے اپنے مذہبی تعصب کی آڑ پکڑ کر ان پر اپنے دینی جذبات کو ٹھیس لگانے کا جرم قائم کرنا ہی چاہتے ہو۔ تو اس کا علاج یہ تھا کہ چند علماء جا کر ان کو سمجھا دیتے کہ ایسے تم نے یہ کیا تو کیا۔ آیندہ ایسا موقعہ آئے تو نہ کرنا" نجندی واقعی سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانا آپ ہی جیسے دُنیا ساز کا کام ہے مگر میاں نجندی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ شریعت کے قوانین آپ کے ساختہ نہیں جو آپ فرماتے ہیں کہ ایسے کیا تو کیا۔ نجندی صاحب

از روئے تصریحات علماء کرام امام کا فعل کفر! اور بقول آپ کے معاذ اللہ

اخلاق محمدی کا نمونہ اب آپ ہی فرمائیے کہ دونوں میں کون سچا؟ میں کہتا ہوں یقیناً علمائے کرام کی تصریحات حق اور آپ کا قول آپ ہی کے ارشاد سے باطل۔ سنئے جب امام کا فعل بقول آپ کے اخلاق محمدی کا نمونہ تھا اور اس نے کوئی غلطی نہیں کی تو پھر مذہبی جذبات کو ٹھیس کیونکر لگ سکتی ہے۔ اور تعصب مذہبی کا تقاضہ اس اخلاق محمدی کے خلاف کیونکر ہو سکتا ہے؟ خجندی صاحب آپ نے امام کے فعل سے سُنّی مسلمانوں کی جذباتِ دینی کو ٹھیس لگنا ممکن مانا اور اس کے فعل کو تعصّب مذہبی کے خلاف جانا پھر اپنی تحریر میں اسی فعل قبیح کو اخلاق محمدیؐ کا نمونہ بتایا۔ یہ متضاد قول اور حمایت نجدیت کا تماشا کیا؟

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

خجندی صاحب! آپنے اپنی پہلی تحریر میں لکھا تھا کہ ہر سُنّی مسلمان خواہ وہ آپ کی پارٹی کا ہو یا نہ ہو۔ آپ سے متفق و متحد رہ سکتا ہے اب آپ اس کا مقصد و مطلب بیان کرنے لگے گویا آپ کی پہلی تحریر کیسی ایسی زبان میں چھپی ہے جو مسلمانان بمبئی نہیں سمجھ سکتے یا پھر وہ اس قدر جاہل اور بے وقوف ہیں کہ آپ کی پہلی تحریر اردو:-

اب اُس کی ذلیل تاویل | میں صحیح و غلط کی تمیز نہ کر سکیں گے۔ میں صرف یہ کہتے ہوئے کہ:-

ببیں تفاوت رہ کجاست تا بہ کجا

اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔ وہ خود ہی غور فرمائیں کہ آپ کی یہ تاویل صحیح ہے یا نہیں۔ خجندی آپ نے نہایت بے باکی اور خدا و رسول کے خوف اور شرم کو بالائے طاق رکھکر:-

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر افترا | کر دیا اور حضور کے اسوۂ حسنہ سے امام زکریا مسجد کے فعل خبیث کو تشبیہ دی۔

اور لکھا کہ حضور پُر نور نے یہود نصاریٰ اور غیر مسلم قوم کا خیر مقدم، اس کی مہانداری اس کی خاطر تواضع میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ گویا امام زکریا مسجد کا فعل سراسر فعل رسول اور اسوہ حسنہ اور اخلاق محمدی کا نمونہ تھا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ خجندی صاحب! ہوش میں آئیے!

نجدیوں کی حمایت | میں مدہوش مت ہو جائیے ذرا خوف خدا و رسول سے کام لیجئے۔ چل کوچ کا وقت ہے

اس ضعیفی میں قیامت کا خوف کیجئے۔ انجمن تبلیغ صداقت کی شراب مخالفت سے بدمست نہ ہو جایئے۔

نجندی کیا آپ میں ذرہ برابر ہمت ہے کہ آپ یہ ثابت کریں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرتدین کی اسی طرح تعظیم وتوقیر کی جس طرح احمد یوسف فارسی نے کی۔ کیا حضور سرور دو عالم نے کسی کافر کسی یہودی کسی مجوسی کسی نصاریٰ کے مذہب کو ایسا مذہب بتایا جیسا زکریا مسجد کے امام نے نجدیوں کے ناپاک گندے مذہب کو لاعوج فیہا ولا امتا کہکر نجدیوں کے دہرم کو سچا سیدھا بتایا۔ کیا شفیع اعظم نے بھی کسی کافر مہمان کے لئے قصیدے پڑھے۔

ایسی الیجات کے گیت گائے؟ کیا آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کسی کافر کسی غیر مسلم کو یاطالع السعد یعنی نیکی کا ستارہ کہہ کر خطاب کیا؟ جیسا کہ امام مذکور نے نجدی ولی عہد کو مخاطب کیا؟ کیا نور مجسم نے بھی کسی کافر کسی یہودی کسی نصاریٰ کی مدح سرائی فرمائی؟ کیا سید عالم نے بھی کسی کافر مہمان سے یا کسی یہودی کسی مجوسی کو اپنی جان سے مدد کرنے کا وعدہ فرمایا؟ جیسا کہ زکریا مسجد کے امام نے نجدیوں کو میدان جنگ میں مدد دینے کا وعدہ کیا؟ کیا مولائے دو عالم نے بھی کافروں یا مرتدوں کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی؟

میاں نجندی! ہوش میں آئیے۔ زکریا مسجد کے امام کے اقوال ملعونہ وافعال مردودہ کو حضور سید عالم خلیفۃ اللہ الاعظم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ اور مہمان نوازی سے تشبیہ دیکر اور ایک کافر مرتد کی حمایت کر کے شریعت کے مجرم اور عذاب الٰہی کے مستحق مت بنئے۔

اسی طرح باؤلا ٹرسٹ صابو صدیق ٹرسٹ حج کمیٹی کے ممبران کے افعال کا جواب یہ ہے کہ آپ قصداً مسلمانوں کو مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ مذکورہ بالا ٹرسٹ اور حج کمیٹی کے ممبران کے افعال اور پولیس کمشنر آف بمبئی کے استقبال سے اور امام زکریا مسجد کے مذکورہ افعال سے کیا نسبت؟ ٹرسٹیان اوقاف اور ممبران حج کمیٹی کے افعال نہ عوام مسلمانوں کے سامنے برسر منبر ہو سکتے ہیں۔ نہ اس کی وجہ سے کوئی شخص کمشنر صاحب کو مسلمان سمجھتا ہے۔ نہ حج کمیٹی یا ٹرسٹی پولیس کمشنر صاحب کے مذہب کو اچھا اور سیدھا سچا۔

کجی اور نقصان سے پاک بتاتے ہیں۔ نہ ان کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں جس طرح زکریا مسجد کے امام فارسی نے نجدیوں کے جھوٹے مذہب کو سچّا اور سیدھا بتا کر مسلمانوں کو نجدیوں کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی دعوت دی نہ حج کمیٹی کے ممبر اور اوقاف کے ٹرسٹیز کمشنر صاحب کو یا طالع السعد کہتے ہیں نہ ابن التحیات کے گیت گاتے ہیں اور یہی جواب ان کے متعلق ہے۔ جنھوں نے نجدیوں کا استقبال کیا یا اُن کو پارٹی دی۔ ان کے اور امام زکریا مسجد کے افعال میں بعد المشرقین ہے نہ کسی نے امام زکریا مسجد کی طرح نجدیوں کی مدح سرائی و قصیدے خوانی کی۔ نہ ان کے مذہب کو اچھا سچّا بتایا۔ نہ اُن خبثاء کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی۔

رہا سلور جوبلی کا اعتراض

تو خجندی صاحب سنئے اور سُنکر شرمائیے۔ حضرت استاذی مولانا مولوی مفتی شاہ محمد ابراہیم صاحب قبلہ بدایونی مدظلہ العالی اور حضرت علامہ مولانا محمد سعد اللہ صاحب مکی مدظلہ العالی اور نہ کسی دوسرے سنّی عالم نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا نہ خود ان حضرات نے روشنی کی نہ دعا مانگی۔ بلکہ کھڑک کی مسجد میں روشنی نہیں ہوئی۔ یہ فعل صرف ٹرسٹیان مساجد کا ہو اور آپ کے قاضی محمد حسن صاحب مرگھے کی مساعی کا نتیجہ!

لیکن میں کہتا ہوں کہ متولیانِ مساجد کا اس موقعہ پر روشنی کرنا نہ کفر، نہ شرک، نہ کوئی ایسا جرم ہے جس کی وجہ سے ان کے دین یا مذہب پر الزام آتا ہو۔ خجندی صاحب اور سنئے اور سُنکر سن ہو جائیے کہ اس وقت بھی کمشنر صاحب کی تعظیم کی عزت ہار طرے پہنانے کا شرف آپکے احمد یوسف فارسی کو ہی حاصل ہوا خجندی صاحب! ایسے ہی موقعہ پر کہا جاتا ہے کہ آسمان کا تھوکا تھوکنے والے کے منھ پر آتا ہے۔

دربارۂ نجد سے خجندی پر کفر کا فتوی

خجندی صاحب آپ نے اپنے اشتہار میں روحی فداک یا رسول اللہ لکھا ہے اور نجدی یا رسول اللہ کہنے والوں کو کافر سمجھتے اور ان کا قتل کرنا، مال لُوٹنا جائز سمجھتے ہیں۔ معلوم نہیں۔ آپ نے نجدیت تو ان امام کی حمایت کرتے ہوئے نجدی دھرم کا کفر کیوں اختیار کیا۔ اب تو آپ نجدی فتوے سے کافر ہوگئے

آپ نے :-

تنگ نظر ملانے کی سُرخی سے لکھا ہے کہ علماء اخبار النشرہ پر ایمان لائے ہیں۔ حالانکہ اس میں بھی امام کربلا مسجد کے کفر کا نام ونشان نہیں ملیگا (ملخصا) خجندی صاحب! اگر آپ کا یہ قول سچا ہے تو پھر آپ اور راحمد فارسی اخبار النشرہ کے نام سے حواس باختہ کیوں ہوجاتے ہیں؟ اور آپ تو امام کی دستی تحریر پر ایمان لائے ہیں اور اخبار النشرہ کا نام سنکر زرد ہوجاتے ہیں۔

چلئے ہمت کیجئے ہم اور آپ اس پر متفق ہوجائیں کہ اخبار النشرہ کے بیان پر علماء اہل سنت سے فتوی وفیصلہ لیا جائے اور اسی فیصلہ کو ہم اور آپ تسلیم کریں۔ کیا آپ میں اتنی جرأت ہی؟ کہ آپ ہمیں اس چیلنج کو منظور کریں آپ نے لکھا کہ جھوٹے جھوٹے سوالات سے حضرت قبلہ عالم امیر ملت الحاج مولانا حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب محدّث علی پوری مدظلہ العالی کو اور دیگر علماء کرام کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔ دھوکہ تو دیا جاسکتا ہے۔ مگر:-

کلیجہ تھام کر دل سنبھال کر فرمائیے کیا آپ نے انجمن تبلیغ صداقت بمبئی کے اس استفتاء کو پڑھا ہی؟ یا پڑھوا کر سُنا ہے؟ جو حضرت امیر ملت کی خدمت میں پیش کیا گیا اور جس کا جواب حضرت امیر ملت نے تحریر فرمایا اور جو چھپ کر شائع ہوگیا ہے اگر آپ نے اس کو پڑھا یا سنا ہے:-

تو اپنے گریبان میں منھ ڈال کر سچ بولئیے! کہ اس میں کونسا سوال غلط ہے؟ اور استفتاء میں کونسی بات ایسی ہے جس کی وجہ سے علماء کرام کو دھوکہ دیا گیا؟ کیا آپ میں ذرہ برابر صداقت نہیں رہی؟ کیا آپ بڑھاپے میں انصاف اور حق پرستی کو بالکل ہی خیرباد کہہ چکے؟ اگر نہیں:-

تو پھر بتائیے اور جلد بتائیے! کہ علماء کرام کو کس طرح دھوکا دیا گیا؟ خجندی صاحب! میں کہتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ اور باآواز دہل کہتا ہوں۔ میں کہتا ہوں اور بلاخوف تردید کہتا ہوں کہ انجمن تبلیغ صداقت کے استفتاء کا

لفظ بہ لفظ حرف بہ حرف صحیح اور ایسا صحیح جس کی تردید نہیں کی جاسکتی۔ جس کو آپ یا امام زکریا مسجد احمد فارسی ہرگز جھٹلا نہیں سکتے۔ کیونکہ ان واقعات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آپنے پہلے اشتہار میں لکھا تھا کہ فتویٰ وہی قبول کیا جائیگا۔ جو امام کی دستی تحریر پر لیا جائے۔ (کیونکہ خجندی صاحب اسی پر ایمان لائے ہیں)

خجندیت مآب ہوش میں آئیے! عقل سے کام لیجیئے۔ کیا آپ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اصحاب دانش آپ کی اس اُلٹی منطق کو کس نظر سے دیکھیں گے اور کن الفاظ میں یاد کریں گے؟ یہ کہاں کا قانون ہے؟ کہ صرف مجرم کے بیان پر فیصلہ کیا جائے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کہ صرف مجرم کو سچا سمجھکر وہ جو کچھ اپنی برءت میں کہے اس کو تسلیم کیا جائے اور اس کو جرم سے بری کردیا جائے ۔ ؎

برایں عقل و دانش بباید گریست

جناب حکیم مولانا شمس الاسلام صاحب دہلوی نے آپ کی نیاد تیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ رات کی بات والا پوسٹر آپ کی طرف سے ہے۔ اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اور صرف یہ لکھا کہ اگر مولوی چندے والا پوسٹر ......

حکیم شمس الاسلام صاحب نے لکھا تو ان کا شمار .... میں ہوسکتا ہے

لیکن یہ تو فرمائیے کہ بقول آپ کے مولوی چندے والا پوسٹر آپ کے متعلق ہے اور رات کی بات والا پوسٹر گویا اس کا جواب! تو یہ جواب آپ کی طرف سے ہوگا؟ کیا آپ کو اس بات سے انکار ہے؟ اگر انکار ہے تو خیر! ورنہ فرمائیے کہ:-

تہذیب و سنجیدگی کے دعویدار کی زبانِ قلم سے جو الفاظ ادا ہوئے اور ادبی و اخلاقی فضا میں رات کی بات بنکر گونجے۔ اس پر کیا کہا جاسکتا ہے۔ یعنی رات کی بات لکھنے والے کو کونسا خطاب دیا جائے اور اس کا شمار کس گروہ میں کیا جائے؟ یہ بھی بتائیے کہ جو دو ہینڈبل حیدرجاہ کے نام سے پہلے شائع ہوچکے ہیں۔ وہ کس نے لکھے تھے؟ چندے والے پوسٹر میں (جو بقول آپ کے، آپکے متعلق ہے) لکھا ہو کہ آپنے اپنی مسجد کے نام سے چھپوایا: اور اب آپ ہی کے اشتہار سے معلوم ہوا کہ آپ کی مسجد کے بانی کا نام غلام حیدر ہے۔ شاید غلام حیدر کو ہی حیدرجاہ بنا یا گیا اگر واقعی ایسا ہی ہوا تو)

میں سوال کرتا ہوں کہ آپ ارشاد فرمائینگے کہ جو نام بدل کر خود پردے میں رہ کر ایسی شاطرانہ چالیں چلے جو اس طرح دھوکہ بازی کرے جو ایسی شطرنجی چال چلے جو ایسی مکاری سے کام لے جو اس قسم کی عیاری سے مسلم پبلک کو فریب دے اور خود پردہ میں رہے کیا اس کا شمار بھی ہجڑوں نامردوں، بزدلوں، مکاروں، عیاروں فریب کاروں، دھوکہ بازوں اور سب سے بڑھکر منافقوں میں ہو سکتا ہی یا نہیں؟ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا میں صرف سوال کرتا ہوں اور اس کا فیصلہ آپ کے جواب و تحریرات پر چھوڑتا ہوں انجندی صاحب آپ نے لکھا ہے کہ سعد اللہ بیچارے رات کی بات سے شرما کر خود ہی شہر بدر ہو گئے یہ آپ کا:۔

روشن جھوٹ ہے۔ مولانا قاری سعد اللہ صاحب مکی ممبئی ہی میں تشریف فرما ہیں۔ خجندی صاحب رات کی بات جب بے حیا بے غیرت نے میرٹھ کے بھٹیاروں کی زبان میں لکھی ہے وہ خود ہی شرمائے۔ اس میں سوائے ملعون افترا پردازی، بہتان بازی، تہمت تراشی، بے حیائی اور گالیوں کے کیا ہے ؎

چوں قلم در دست غدارے بود ✤ لاجرم منصور بر دارے بود

حضرت فاضل جلیل عالم نبیل مولانا مولوی مفتی قاری حافظ الحاج علامہ ابو السعود محمد سعد اللہ صاحب قبلہ مکی مدظلہ العالی نے بزبان حال یہ کہتے ہوئے کہ ع

ضبط ہے شیوہ میرا خوگر فریاد نہیں

ان ہزلیات اور بے ہودگی پر توجہ نہ فرمائی۔ لیکن رات کی بات جس نے لکھی ہے اس کو ہمارا یہ جواب ہے کہ ؎

کچھ اور نہ بن آیا کمبختوں کو یہ سوجھا ۔ دو چار نے مل کر کے اک خواب گڑھا جھوٹا

ابلیس کے بچوں نے ابلیس سے لکھوایا ۔ سمجھا نہ کوئی ان کو منھ پر ہے گا جوتا

دنیا میں پڑے جوتے کمبختوں کے تم تم کے ۔ عقبیٰ میں یقیناً ہوں کندے یہ جہنم کے

اس جواب کے بعد خجندی صاحب پھر آپ سے خطاب کرتا ہوں۔

آپ ہی فرمائیے! کی مرضی سے آپ نے افسر الاطبا، سید الحکما، مولانا حکیم فضل رحیم صاحب دہلوی کے اقوال اور وہ الزامات لکھے ہیں جو حکیم صاحب نے آپ پر لگائے مگر افسوس

کہ آپ نے ان الزامات کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

۶ خموشی معنی دارد کہ گفتن نمی آید

خجندی صاحب آپ لکھتے ہیں کہ یہ فتویٰ اور فیصلہ ہرگز جمعیت علمار کا نہیں ہے۔ پھر اس کے بعد

غور کیجئے کی سرخی سے لکھا کہ جمعیت کے ۴ ممبروں نے فیصلہ پر دستخط کئے ہیں اور اگر مولوی خلیل اللہ صاحب کے دستخط شمار کر لئے جائیں تو کل سات دستخط ہوئے الیٰ آخرہ خجندی صاحب!

انصاف سے کہئے! کہ علمار کرام کے دستخط کیسے گندم ہو گئے؟ یوں تو آپ زکریا مسجد کے امام کی حمایت میں انصاف کے خلاف۔ شریعت کے خلاف۔ دیانتداری کے خلاف۔ قانون کے خلاف حق و صداقت کے خلاف۔ عقل و ہوشمندی کے خلاف جو چاہیں کہیں۔ مگر ایمانداری لگتی آپ کہہ سکتے ہوں تو کہئے۔ کسی جماعت کا بنایا ہوا قانون شریعت پر اور شرعاً جمعیۃ العلمار پر کس طرح اثر انداز ہو سکتا ہے کیا یہی آپ کی دیانتداری اور حق پرستی ہے؟ سچ ہے۔ حبک الشئ یعمی و یصم۔ آپ زکریا مسجد کے امام کی حمایت میں بدمست ہو رہے ہیں۔ آپ میں حق و باطل صحیح و غلط کی تمیز باقی نہیں رہی۔

پچیس ۲۵ ممبر وہ ہیں کی سرخی سے آپ نے لکھا ہے کہ چار گندم آٹھ میری طرف دس غیر حاضر اور غیر جانبدار اور صرف تین آپ کی طرف، یہ ہے آپ کے اعلان کی حقیقت۔ اس کا جواب سنئے اور سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ آپ کا پچیس ممبر لکھنا عام مسلمانوں کو مغالطہ دینا ہے آپ کو خود اقرار ہے کہ جمعیت علمار کی مجلس عاملہ کے تمام ممبر

عالم نہیں! اور اسی لئے جمعیت نے من حیثیت جمعیت العلمار اس مسئلہ کا خود فیصلہ نہیں کیا اور مجلس علمار کو یہ معاملہ سپرد کر دیا اور یہی بات عالی جناب سیٹھ حاجی ابوبکر حاجی احمد ریشم والا آنریری جنرل سکریٹری انجمن تبلیغ صداقت بمبئی و دیگر ممبران انجمن تبلیغ صداقت اور مولوی محمد حسین کو سمجھائی گئی۔ پھر آپ کا پچیس ممبروں کو شمار کرنا کس طرح جائز قرار دیا جا سکتا ہے اور اس کو سوائے انتہائی دھوکا دہی کے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟ آپ نے سید محمود صاحب امام رنگاری محلہ مسجد کے خط کے متعلق لکھا ہے کہ انھوں نے بھی چال چلی۔ خجندی صاحب کیا آپ نے امام صاحب مسجد رنگاری محلہ کے خط کا یہ نتیجہ خیز جملہ

نہیں دیکھا کہ وہ لکھتے ہیں:۔

میرے متعلق جو کچھ لکھا گیا وہ غلط ہے!

آپ تو صرف اپنے مطلب کی بات دیکھا جانتے ہیں۔ ورنہ مولوی محمد حسین تو آپ کے کوئی انکی ایسی تحریر شائع نہیں کی جس میں انھوں نے جمعیت کے فیصلہ سے انکار یا اختلاف کیا ہو۔ برخلاف اس کے مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب نے مولوی محمد حسین کا جمعیتہ کے فیصلہ سے متفق ہونا ظاہر کیا ہے اور وہ اس کی تردید نہیں کرتے مگر آپ مدعی سُست گواہ چُست کے مصداق بنے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے لکھا ہے کہ میری طرف آٹھ:۔

دروغ گو را حافظہ نباشد بقول آپ کے کسی نے سچ کہا ہے

کہ جھوٹے کے ہوش و حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔ خجندی صاحب ذرا پھر نام شمار کیجئے۔ آپ کی طرف آٹھ نہیں بلکہ سات ہیں۔ خود آپ کی ذات شریف کو شمار کیجئے تو آٹھ ہوں گے۔ پھر آپ کا میری طرف آٹھ لکھنا کس قدر ۔۔۔

مضحکہ خیز جھوٹ

ہے اور سنئے میں آپ کو آزادی کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے مسلم پبلک کو مغالطہ دینے کے لئے جو آٹھ نام لکھے ہیں ان میں (۱) قاضی محمد حسن صاحب مر گئے (۲) قاضی عطاء الدین صاحب مر گئے (۳) سید محمد یوسف رفاعی صاحب (۴) زکریا منہار۔ یہ چاروں عالم نہیں اور:۔

غیر علمائے کے دستخط

شرعاً اور قانوناً کنڈم بالکل کنڈم یقیناً قطعاً کنڈم ان کے علاوہ جو حضرات غیر حاضر تھے یا بوقت اجلاس غیر جانبدار تھے اور بعد میں آپ کے ساتھ ہو گئے ہوں۔ ان کے دستخط بھی کنڈم۔ خجندی صاحب وہی تثلیث والا قول پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیجئے۔ خجندی صاحب آپ نے مولانا شمس الاسلام صاحب کے اس لکھنے پر کہ میں روزانہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دیتا ہوں۔ مذاق اڑایا اور اس کو جھوٹ قرار دیا ہے۔ حالانکہ تھوڑی سی عقل والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مولانا موصوف کا مطلب یہ تھا کہ زمانہ قیام دہلی میں آپ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے ہیں۔ مگر آپ نے محض تضحیک کی خاطر اعتراض کیا خیر آپ اپنی سنئے اور

لیاقت و قابلیت کے جوہر

ملاحظہ کیجئے آپ نے اپنے اشتہار دوسری کھلی چھٹی کے کالم نمبر ۳ پر میرا جواب کی سُرخی سے لکھا ہے کہ مولوی چندے والے پوسٹر میں بازاری گالیوں کے سوائے کوئی چیز نہ تھی۔ میں کہتا ہوں کہ آپ :-

مولوی چندے

والا پوسٹر پھر پڑھئے یا کسی سے پڑھوا کر سنئے اس میں سب سے پہلے بسم اللہ شریف کے عدد ۷۸۶ پھر ہوالحکیم۔ پھر حکم شریعت اور سب کے آخر میں مشتہرین کے نام لکھے ہیں۔ لیکن بقول آپ کے اس میں سوائے بازاری گالیوں کے کوئی چیز نہیں ؛

کیوں میاں خجندی! یہ بسم اللہ شریف کے عدد اور ہوالحکیم اور حکم شریعت یہ سب آپ ہی کے قول سے بازاری گالیوں ہیں ہیں یا نہیں ؛

آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

اس پر کوئی آپ ہی سے سیکھکر آپ ہی کے الفاظ میں یُوں کہے کہ اے شاطرانہ چالوں کے جاننے والے اے شطرنجی چال سے واقف۔ اے جھوٹوں کے بڑے بھیّا یہ ہوالحکیم اور بسم اللہ شریف کے عدد اور حکم شریعت یہ سب بازاری گالیاں کیسے ہو گئے ہائے جھوٹ بولا اور بولنا بھی نہ آیا۔

خجندی صاحب اور سنئے!

آپ کی دوسری کھلی چھٹی میں لفظ "چھٹی" متعدد جگہ لکھا ہے لیکن ہر جگہ غلط بجائے "ٹ" کے ہر جگہ پہلے "ھ" لکھی گئی ہے آپ کی زباندانی یہ ہیں آپ کی قابلیت کے جواہرزواہر خجندی صاحب! میں ہرگز آپ پر یہ اعتراض نہ کرتا۔ اگر آپ شرافت سے کام لے کر جناب مولانا حکیم شمس الاسلام صاحب دہلوی کو ناحق مطعون کرنے کی کوشش نہ کرتے میرا یہ اعتراض صرف اس بات کو سمجھانے کے لئے ہے کہ :-

شیش محل کے رہنے والے

پتھر پھینکنے کی ابتدا نہ کریں۔ چونکہ میرا مضمون امید سے زیادہ طویل ہو گیا۔ لہذا میں اس کو ختم کرتا ہوں۔ اگر آپ نے اس پر سنجیدگی سے غور فرمایا۔ اور متانت و شائستگی سے جواب لکھا تو بہتر اور اگر آپ نے ذاتیات پر بحث کرنے یا مجھے ہدف ملامت بنانے اور گالیاں دینے کی کوشش کی تو آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ :-

ہو اگر سحر بیان دشمن افعی پیر پر قلم اپنا بھی عصائے کف موسیٰ ہوگا

نیز بمبئی کی مسلم پبلک بیوقوف نہیں کہ وہ آپ کے اور میرے درمیان حق و باطل کا فیصلہ نہ کر سکے
وہی مضمون جواب سمجھا جائے گا جو آپکے نام سے ہوگا۔ آپکے سوا کسی دوسرے سے خطاب نہیں کیا جائیگا۔
مناسب سمجھتا ہوں کہ آخر میں مسلمانوں کو

شریعت کا حکم

بھی سنا دوں۔ پیارے سُنی مسلمان بھائیو! بحکم شریعت از روئے تصریحات علمائے کرام اب نذیر احمد خجندی صاحب کی امامت ناجائز ہے۔ لہذا مسلمان ان کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھیں۔

اگر عید کی نماز میدان میں خجندی صاحب پڑھائیں تو مسلمان بھائی میدان میں عید کی نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ اب خجندی صاحب کی اقتدا میں کوئی نماز درست نہیں ہوگی۔

فقط: وما علینا الا البلاغ

واللہ ولی التوفیق

مذکورہ بالا حکم شریعت پر مسلمانان پُونہ کا عمل

نذیر احمد خجندی سیرٹی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سلسلہ میں پُونہ گئے تھے اور انھوں نے چاہا کہ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۳ء کا جمعہ جامع مسجد مین اسٹریٹ پونہ کیمپ میں خود پڑھائیں۔ اسی لئے وہ وقت سے پہلے ہی معہ جُبّہ و دستار مسجد میں پہونچ گئے اور آنریبل سر ابراہیم ہارون جعفر کے صاحبزادے سیٹھ اسماعیل صاحب سے درخواست کی کہ مجھے یہاں خطبہ اور نماز جمعہ پڑھانیکی اجازت دلوا دیجئے۔ ان کی اس درخواست پر سیٹھ صاحب نے متولیان جامع مسجد کی خدمت میں خجندی کی گذارش پیش فرمائی۔ مگر غیور او دین پرست سُنی متولیان نے یہ کہہ کر اجازت دینے سے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ خجندی کے خلاف بمبئی سے فتویٰ شائع ہو کر ہم تک پہونچ گیا ہے کہ ان کے پیچھے

شرع شریف نجندی کی امامت جائز نہیں۔ اس لئے ہم نجندی کی اقتدا میں اپنی نماز برباد نہیں کرسکتے۔ ہاں اگر نجندی علانیہ توبہ صحیحہ شرعیہ کرلیں۔ تو ہمیں ان کی امامت پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ کوئی دوسرا عذر شرعی مثلاً آنکھوں کی بینائی کے نقص وغیرہ کا نہ ہو۔

متولی صاحبان کے اس مسکت اور صحیح جواب پر نجندی لقبد حسرت و یاس اپنا سا منھ لیکر خاموش بیٹھ گئے۔

(یہ خبر روزنامہ اقبال بمبئی مورخہ ۹ جنوری ۱۹۴۱ء میں بھی شائع ہوگئی ہے۔)

ہم حضرات متولیان کرام جامع مسجد پونہ کو ان کے اس جذبۂ دینی و حمیت اسلامی پر دلی مبارکباد دیتے ہیں واقعی ان حضرات کے اس مبارک جذبہ اور مستحسن اقدام پر جس قدر بھی مبارکباد دی جائے۔ کم ہے۔ ان کا یہ اقدام تمام سُنّی بھائیوں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اُن حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسلام و سنیت پر استقامت عطا کرے۔ آمین

اراکین انجمن تبلیغ صداقت بمبئی

ملنے کا پتہ

جناب مولوی سراج الدین عبدالمجید صاحب قادری منزل سگرام پورہ مولوی اسماعیل اسٹریٹ شہر سورت

جناب مولوی عباس میاں صاحب صدیقی۔ لال بازار شہر بھڑوچ

جناب حافظ اسماعیل صاحب ستھری محل۔ جالیہ مسجد۔ شہر بھڑوچ

جناب سید ہاشم علی سید احمد علی صاحب ۹۲ علی عمر اسٹریٹ۔ مستری محلہ بمبئی ۳

از
حضرت استاد زمن مولانا
حسن رضا خان صاحب

کشفِ رازِ نجدیت

مرحوم
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نجد یا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہی نجاست تیری

خاک مونھ میں ترے، کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذبِ الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

بلکہ کذّاب کیا تو نے تو اقرارِ وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علم شیطان کا ہوا علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزمِ میلاد ہو کنہیّا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

علمِ غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کُفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال اُن کا بُرا
اُف جہنّم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی ترے منھ پہ عبادت تیری

ہے کبھی بوم کی حلّت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری

ہنس کی چال تو کیا آتی، گئی اپنی بھی
اجتہادوں ہی سے ظاہر ہے حماقت تیری

کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مدد دے
یا علی سُن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علّت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اُگلنے لگے مِلّت تیری

عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخِ نجدی
اُس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری

اُسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مُہرِ صداقت تیری

ترجمہ اُس کا ہوا "تقویۃ الایماں" نام
جس سے بے نور ہوئی چشمِ بصیرت تیری

واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں، جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں، فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری

ہو اُسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

سر مُنڈے ہونگے تو پاجامے گھُٹنے ہوں گے
سر سے پا تک ہے یہی پوری شباہت تیری

ادعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا !
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری

اُن کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو !!
اِس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری

لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے !
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری

نکلیں گے دین سے یُوں جیسے نشانہ سے تیر !
آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگت تیری

اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کر لے
آپ کھُل جائیگی پھر تجھ پہ خباثت تیری

چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری

میرے پیارے مرے اپنے مرے سُنّی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری

تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سُن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری

گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری

گالیاں دیں اُنھیں شیطان لعین کے سپرد
جن کے صدقہ میں ہے ہر دولت و نعمت تیری

جو تجھے پیار کریں، جو تجھے اپنا فرمائیں
جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری

جو ترے واسطے تکلیفیں اُٹھائیں کیا کیا
اپنے آرام سے پیاری جنھیں راحت تیری

جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں
کس لئے اِس لئے کٹ جائے مصیبت تیری

حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
اِس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری

اُن کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری

تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے !
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری

اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن !
وہ قیامت میں کرینگے نہ رفاقت تیری

اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں، سچ کہتا ہوں
دعوٰی بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی !
اُن سے عشق اُنکے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلسنّت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

سُنی بھائیوں کی خدمت میں نہایت ضروری گزارش

بِرادرانِ اہلسُنّت! الحمد للہ تعالیٰ زکریا مسجد کے امام احمد فارھی کے خلاف ہندوستان کے اکابر علمائے اہلسنت مفتیانِ شریعت و پیرانِ طریقت کے مبارک فتووں کو یکجا کتابی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اُمید رکھتے ہیں کہ آپ اپنے پیشوایانِ دین کے ارشاد فرمائے ہوئے احکامِ شرعیہ کو از اول تا آخر بغور ملاحظہ فرما کر اُن پر عمل پیرا ہوں گے۔ اس گذارش کے بعد ہم آپ کی پیاری اور نمایندہ **انجمن تبلیغ صداقت** کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہی وہ انجمن ہے جو دشمنانِ دین و رہزنانِ ایمان کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر علم توحید و رسالت کو بلند کئے ہوئے مسلمانوں کی ہر ممکن دینی و دُنیوی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتی ہے اور جس کے دینی کارگذاریوں اور نمایاں خدمات کے اعتراف سے مخالفین کو مجال انکار نہیں۔ چونکہ زیرِ نظر رسالہ علمائے کرام کے فتاوئے مقدسہ کا مجموعہ ہے۔ اور اس کی ضخامت بھی خلافِ اُمید بڑھ گئی ہے اور اس میں اس قدر بھی گنجایش نہیں رہی کہ ہم آپ کی اس مبارک انجمن کی حالیہ خدمات کا مختصراً بھی تذکرہ کر سکیں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہی ہم اس انجمن کی کارگذاریوں کی رپورٹ بصورت رسالہ شائع کریں گے۔ جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی اس نمایندہ انجمن کے کارکنان نے کن کن مصائب و تکالیف کے باوجود دشمنانِ دین کا جمکر مقابلہ کیا اور اہلسنت کی کیا کیا ضروری خدمات انجام دیں۔ اور کس طرح مسجدوں کو اغیار کے قبضہ سے واگذار کرایا اور کس طرح اوراق قرآن کریم کو ہندوؤں کے ہاتھوں بے حُرمت ہونے سے بچایا۔ اور کیسی کیسی جدوجہد کے بعد ایک گستاخ آریہ کی ملعون اور ناپاک کتاب کو گورنمنٹ سے ضبط کرایا اور

کن کن مشکلات کے بعد جج فلم نامی دین و مذہب کی تضحیک کرنے والی فلم کو بند کروایا وغیرہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ تمام واقعات وحالات آپ کو رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوں گے لیکن ہم اس وقت آپ کو انجمن کے مقاصد اساسیہ بتلاتے ہوئے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ آپ کا دینی فرض ہے کہ آپ اپنی انجمن کی سرپرستی قبول فرمائیں اور اس کی ہر ممکن خدمت و اعانت کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ ہر سنی مسلمان اس انجمن کا خود ممبر بنے اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس کا ممبر بنائے اور ہر طرح کوشش اور سعی بلیغ سے دامے۔ درمے۔ قدمے سخنے مدد کر کے عند اللہ تعالیٰ ماجور ہو۔ یاد رکھئے کہ اس انجمن کی مدد کرنا باعث خوشنودی حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم اور سبب اجر عظیم ہے۔

کہتا ہے کون تم سے کہ مانی کو دو، جو کچھ کہ تمکو دینا ہے اس انجمن کو دو

اغراض و مقاصد انجمن تبلیغ صداقت بمبئی

(الف) مسلمانان اہلسنت کو مسلک ائمہ اربعہ و عقائد بزرگان دین کا صحیح معنوں میں متبع بنانیکی کوشش کرنا۔

(ب) عقائد بزرگان دین و مسلک ائمہ اربعہ و سلف صالحین سے روگردانی کرنیوالے جتنے فرقے ہیں اُن سبھوں کے عقائد باطلہ اور پروپاگنڈہ سے مسلمانان اہلسنت کو خبردار کرنا اور ان سے محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کرنا۔

(ج) مسلمانان اہلسنت میں مذہبی تعلیم کی اشاعت۔ اتحاد و اتفاق۔ تجارت وصنعت وحرفت کی ترویج اور معاشرتی وتمدنی اصلاح کی کوشش کرنا اور جائز ومستحسن طریقہ سے مسلمانان اہلسنت کو راسخ العقیدہ مسلمانان باعمل اور کامیاب شہری بنانے کی کوشش کرنا۔

ہمیں اُمید ہے کہ برادران اہل سنت ہماری گذارش کو شرف قبولیت بخشیں گے خدا کرے کہ ہماری حق وصداقت میں ڈوبی ہوئی پر درد آواز آپ کے رشتۂ تار قلب میں جنبش پیدا کر سکے۔ آمین

اوقات ملاقات در دفتر انجمن

شب کو ۹ بجے سے گیارہ بجے تک

صحت نامہ

ناظرین کرام! قبل مطالعہ کتاب اِس صحت نامہ سے کتاب کی تصحیح کرلیں۔ اگرچہ ہمنے انتہائی کوشش سے صحت کی ہے۔ پھر بھی "الانسان مرکب الخطاء والنسیان" ممکن ہے کہ عجلت میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین کرام عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے ہمیں ضرور مطلع فرمائیں۔ تاکہ طبع ثانی میں درست کردیجائے!

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۹	آصحابُ البدعِ	اَصْحَابُ الْبِدَعِ	۳۰	۱۶	نامت	امامت	۵۰	۸	مُلْبَہُ اللہُ	سَلَبَہُ اللہُ
		کلابُ اَھْلِ النَّار	کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ	۳۲	۱۵	عَبْدُالْوَھَّاب	عَبْدُالْوَھَّاب	"	۱۱	وَلِلسَّلْفِیْ	وَلِلسَّلَفِیِّ
"	۲۰	دوذخیوں	دوزخیوں	"	۱۸	عَامَ ثَلٰثِیْنَ	عَامَ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِیْنَ	"	۱۴	عَلَتِ	غَلَتِ
۵	۲	ذکریا	زکریا	۳۳	۱۹	بیان کئے ہیں	بیان کیے ہیں	۵۳	۱۱	یا ہناک	ڈھناک
"	۵	گمراہ اہادم	گمراہ ۔ نادم	۳۵	۷	فتح التقدیر	فتح القدیر	"	۱۳	سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ	سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ
"	۱۷	توبہ نہ تجدید	توبہ وتجدید	"	۹	داجب	واجب	۵۷	۳	سیدنا عزیز	سیدنا عزیر
"	۱۸	لامت باطل کیا دہ	امامت باطل ۔ کیا وہ	۳۷	۱۵	یَحْتَاجُ اِلَی التَّوْبَۃِ	یَحْتَاجُ اِلَی التَّوْبَۃِ	۶۰	۱۴	وَقِتَالَہَا	وَقِتَالُہَا
۶	۳	چند دونہ ہے	چند روزہ ہے ۔			ثَلٰثَۃٍ	فِی ثَلٰثَۃٍ	۶۱	۲	مِنَ السَّمَاءِ	مِنَ السَّمَاءِ
۹	۱۳	ماکان ویکون	ماکان وما یکون	۳۷	۱	ان	ابن	"	۹	تجاؤک	جَآؤُکَ
۱۰	۶	کر کے	کرے	۳۹	۵	مَنْ وَقَرَ	مَنْ وَقَّرَ	"	۱۰،۹	تَوَجَدُوا اللہ	لَوَجَدُوا اللہَ
"	۱۵	نعنہم	لعنہم	"	۱۱	تَوْبَۃَ السِّرِّ	تَوْبَۃٌ بِالسِّرِّ			تَوَّابًا رَحِیْمًا	تَوَّابًا رَّحِیْمًا
"	"	مَذَا بَا	عَذَابًا	"	"	تَوْبَۃَ الْاِعْلَانِ	تَوْبَۃٌ بِالْاِعْلَانِ	۶۳	۴	اَنْتُمْ مِنُوْنَ	اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ
۱۱	۸	بجدیوں	نجدیوں	۴۰	۱۶	وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ	وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ	"	۶	فَمَا جَزَاؤُ	فَمَا جَزَآؤُہٗ
"	۱۷	ابن ماجہ	ابن ماجہ	"	۱۸	وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ	وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ			مَنْ یَفْعَل	مَنْ یَفْعَلُ
"	۱۸	کنزن العمال	کنز العمال	۴۴	۳	وَلَا تُشَنَّا	وَلَا تَشْنَا	"	۸	یہ تو ہین	یہ توہین
۱۲	۲۰	عَبْدُالْوَھَّاب	عَبْدِالْوَھَّاب	۴۸	۲	رواہ البطرانی	رواہ الطبرانی	"	۱۵	ایک دوسرے	ایک کی دوسرے
۱۴	۲۱	اِنَّھُمْ	اَنَّھُمْ	"	۴	مَنْ وَقَرَ	مَنْ وَقَّرَ	۶۳	۱۹	نار اُٹھنے والے	تاز اُٹھنے والے
۱۳	۲۰	بعضا لبعضا	لبعضنا بعضا	"	۱۸	فَتَمَسَّکُمُ النَّار	فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ	"	۲۰	اِذُ الْاَرْضِی	اِذَا الْاَرْضِی
۱۶	۶	فبین المتحذین	فَتَبَیَّنَ اَنَّ الْمُتَّخِذِیْنَ	"	۲۱	لَا تُنْصَرُوْنَ	لَا تُنْصَرُوْنَ	۶۷	۱۴	وَمَنِ انْتَصَرَ	وَمَنِ انْتَصَرَ
۱۷	۱	وجوذنا سعود	وجود نا مسعود	۴۹	۱۱	برھانا	بڑھانا	"	"	یَوْمِ الْفَزَعِ	یَوْمَ الْفَزَعِ
"	۳	خون جوش کرتا تھا	خون جوش کرتا ؟	۵۰	۱	حَادَّ اللہَ	حَادَّ اللہَ	"	۱۵	اَوِاسْتَقْبَ	اَوِ اسْتَقْبَلَ
"	۵	فراموش کرسکتیں	فراموش کرسکتے ہو ؟	"	۲	لِمَنْ	بِمَنْ	۷۹	۴	مصبتن	مصیبتیں
۱۹	۱۰	بنے	بننے	"	۳	اَنْ یَتَحَقَّ	اَنْ یَتَحَقَّقَ	"	"	ومیتن	[illegible]صیتیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۷	لَنخُرِ جَنَّ	کَنخُرِ جَنَّ
〃	۱۴	بھائیوں کو کتابی کافروں	بھائیوں کتابی کافروں
〃	۰	اَنَّ لَا	اَنْ لَّا
۷۱	۱۹	شَیٰطِیْنُہُمْ	شَیٰطِیْنِہِمْ
۷۳	۱۷	آستان	آستانہ
۷۴	۱۳	کَیْدِکُمْ	لِیَدِکُمْ
۷۵	۲۰	مبغوض خدا در سول	مبغوض خدا و رسول
۷۷	۶	من احاب فجزاہ اللہ	من اجاب فجزاہ اللہ
۷۹	۱	زحمت	رحمت
〃	۱۲	تَاْوِیْلَ نِ الْکِتَابِ	تَاْوِیْلُ الْکِتَابِ
۸۰	۴	دلی ہوں	دلہ بیوں
۸۲	۳	سنہ ۱۲۲۳ھ	سنہ ۱۲۳۳ھ
〃	۱۱	وَکَانَتَہ	وَکَافَّۃً
〃	۱۳	تَوْہَاتَ	تَوْکَّت
۸۳	۱۶	ائمہ ربعہ	ائمہ اربعہ
۸۴	۱۰	جوابات کے	جوابات کے لئے
〃	۱۹	مِنْ دَرَقَۃ	مِنْ دَقَّۃ
۸۵	۷	وَلَا تُصَلُّوْا مَعَہُمْ	وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْہِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَہُمْ
〃	۱۸	رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے	رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
〃	۰	نجدیوں کو	نجدیوں حبیبوں کو
〃	〃	عرب و عجم کے اعلام	عرب و عجم کے علمائے اعلام
۸۶	۲۰	توحید رسالت	توحید و رسالت
۸۸	۱	یہ بھی	یہ تھی
〃	۹	ادر مستحسنہ	امور مستحسنہ
〃	۲۱	ند کریں گے	بند کریں گے
〃	۰	[illegible]ول	نجدیوں
۸۹	۱۹	بھانکی	مانگی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۲	۱۰	مِنْ ضَحِکِکَ	مَنْ ضَحِکَکَ
۹۳	۱۰	حَلَقَ	خَلَقَ
صہ ۱۰۰	۱۲	حساب الحرمین	حسام الحرمین
۱۰۴	۱۶	یَا اَہْلُ الْکِتَاب	یَا اَہْلَ الْکِتَابِ
〃	〃	سَوَاءٌ	سَوَآءٍ
۱۰۵	۹	یَا اَیُّہَاالَّذِیْنَ	یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
〃	۱۰	بِمَا جَاءَکُمْ	بِمَا جَآءَکُمْ
۱۰۸	۹	عِبَادِ الَّذِیْنَ	فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ
۱۱۲	۲	یکفر دالوہابی النجدی	یَکْفُرِ الْوَہَّابِیِّ النَّجْدِیِّ
〃	۴	ورار السینہ	درر السنیہ
〃	۵	یا نبی اخر الزمان	یا نبی آخر الزمان
〃	۶	سَفَہَاءُ	سُفَہَاءُ
۱۱۳	۱۹	مِنْ حَیْثِ النَّقَلِ	مِنْ حَیْثُ النَّقْلِ
۱۱۴	۱۷	اِنَّ الشَّرَّ	بِالشَّرِّ
〃	۱۸	عَبْدُ الْوَہَّابِ	عَبْدِ الْوَہَّابِ
〃	۱۹	اَلْحَنَ یلیۃ	اَلْحَنَابِلَۃ
۱۵	۶	الشَّیْطَانَ	الشَّیْطَانُ
۱۲۳	۸	طَرَبٌ	طَرَبْ
〃	۱۶	طَائِعُ	طَائِعَ
۱۲۴	۱۰	حَجَبٌ	جَرْبٌ
〃	۱۲	بِغَتَتِہٖ	بَغْتَۃً

ملنے کا پتہ

مرکزی انجمن تبلیغ صداقت رحمت منزل

کامبیکر اسٹریٹ - چھاچھ محلہ - بمبئی نمبر ۳

صہ ۱ صفحہ ۱۰۱ سطر ۱۲ غلط مہتم صحیح مہتمم